بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ط

جلد اوّل

مختصر سوانح حیات قطب الاقطاب، قیومِ زماں قبلہ عالم

خواجہ پیر سید فیض محمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف **حضرت پیر قندھاری** نقشبندی مجددی

بحسن سعی: سراج الصوفیاء، نقیب العرفاء، نقشِ پیر قندھاریؒ صاحبزادہ

الحاج سید حسین علی شاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (اول سجادہ نشین)

فیض آباد شریف چک ۴۱۱ گ ب. نزد تاندلیانوالا. فیصل آباد

بخدمت برادر معظم

جناب محمد اقبال مجددی صاحب

نیک تمناؤں اور دعاؤں کیساتھ

طالب دعا و دعاگو

سید پرویز قمر ہاشمی

7/12/2013

03337+4242095

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

أَلَا إِنَّ أَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ط صدق اللہ

الفیض

جلد اوّل

مختصر سوانح حیات قطب الاقطاب، قیومِ زماں قبلہ عالم

خواجہ پیر سید فیض محمد شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف **حضرت پیر قندھاری** نقشبندی مجددی

بحسن سعی: سراج الصوفیاء، نقیب العرفاء، نقشِ پیر قندھاریؒ صاحبزادہ

الحاج سید حسین علی شاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ (اوّل سجادہ نشین)

فیض آباد شریف چک ۴۱۱ گ ب، نزد تاندلیانوالا، فیصل آباد

Marfat.com

سوانح حیات قیوم زماں حضرت پیر سید فیض محمد شاہ بخاریؒ المعروف پیر قندھاریؒ

نام کتاب: .... الفیض (جلد اوّل) 129829

اشاعت: .... بار اوّل: 1975ء

بار دوم: ۱۴۱۷ھ، 1996ء

بار سوم: ۱۴۲۲ھ، 2001ء

بار چہارم: ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ، 2013ء

تعداد: ۱۱۰۰

مطبع: ....

زیرِ نگرانی: .... پیر سید پرویز شاہ صاحب قندھاری مدظلہ

کمپوزر، ڈیزائنر .... سگِ قندھاری حبیب احمد کوکب

ھدیہ: .... ۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ فیضیہ قندھاریہ

فیض آباد شریف چک ۴۱۱ گ ب، نزد تاندلیانوالا، ضلع فیصل آباد

۱۲۸ علی بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

Marfat.com

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ

میاں عبدالحکیم قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ نور محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ شیر محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ ملاّں محمد عالم قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ ملاّں راحم دل قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

سید فیض محمد شاہ بخاریؒ المعروف حضرۃ خواجہ پیر قندھاریؒ

Marfat.com

فہرس [جلد اوّل]

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اپیل

جملہ پیر بھائیوں اور عقیدتمندوں سے اپیل ہے کہ قیومِ زماں حضرت پیر قندھاریؒ کا دستی خط، کوئی واقعہ یا ہدایت آپ کو یاد ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھ کر روانہ کردیں۔ تاکہ اسے بھی الفیض جلد دوم میں جو کہ زیرِ طبع ہے شامل کر دیا جائے۔

۱۲۸ علی بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور، فون:

Marfat.com

نگاہِ اوّلین

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمط

بسم اللہ الرحمن الرحیمط

بیعت اور طریق صحبت کی ضرورت

تمام سلاسل طریقت حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منتہی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پرنور نُور علیٰ نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کا منصب عطا فرما کر اس وقت عالم میں مبعوث فرمایا جب تمام عالم انبیائے سابقہ علیہم السلام کی تعلیمات سے روگرداں ہو کر گمراہی کی اتھاہ گہرائیوں میں غرق ہو چکا تھا، کہیں توحید تثلیث میں گم تھی، اور کہیں سینکڑوں ہزاروں بلکہ کروڑوں بتوں نے خدائے وحدہٗ لاشریک کی جگہ لے رکھی تھی، بے محابا بُت پرستی کا رواج تھا، جس کے نتیجہ میں اخلاقی اقدار کا انحطاط خلق خدا کو ہولناک تباہیوں کی طرف دھکیل رہا تھا،

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا○

اگر رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم معلم دین بنا کر مبعوث نہ ہوتے اور آپ کی بجائے کوئی فرشتہ کتاب اللہ کو آسمان سے لا کر لوگوں کے سامنے رکھ دیتا اور یہ کہہ کر آسمان پر چلا جاتا کہ عامتہ الناس اس کی تلاوت اور فہم کے بعد خود بخود اپنی زندگی کو اس کے لائحہ عمل کے مطابق ڈھال لیں، تو کیا یہ کتاب ہدایت لوگوں کو نورِ ہدایت عطا کر سکتی تھی؟ ہر صاحب فہم و فراست اس کے جواب میں یہی کہے گا کہ یہ ناممکن تھا، کیونکہ جب تک کتاب اللہ عملی سانچہ میں ڈھل کر لوگوں کے سامنے نہ آئے، اور تعلیم الٰہی مجسم ہو

Marfat.com

کر ایک قابلِ تقلید مثال پیش نہ کرے، مناسبت نہ ہونے کے باعث خلقِ خدا کا رجحان اس طرف نہ ہو سکے گا، خواہ وہ تعلیم بے حد مفید اور ارفع و اعلیٰ ہی کیوں نہ ہو۔

جب حضورِ اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بحکم خداوندی اپنی رسالت و نبوت کا اعلان فرمایا تو عورتوں میں سے سب سے پہلے اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپ پر ایمان لائیں، وہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجیت کے شرف کے ساتھ دنیوی معاملات میں بھی آپ کی صداقت، دیانت، امانت اور خدا ترسی کا کامل مشاہدہ کر چکی تھیں۔ معمر مردوں میں سب سے پہلے خلیفہ اول خلیفہ برحق امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق ؓ ایمان سے مشرّف ہوئے، اور نوعمروں میں سب سے پہلے علی المرتضیٰ شیرِ خدا مشکل کُشا مولائے کُل کائنات کرّمَ اللہ وجہہُ الکریم نے اسلام قبول کیا، یہ دونوں حضرات بھی آپ کی رفاقت اور قرابت کے لحاظ سے آپ کی صداقت و دیانت پر یقین کامل رکھتے تھے۔

لہٰذا یہ اَظہر مِن الشّمس ہے کہ ہر وہ شخص جو مشرّف با اسلام ہوا، آپ کے فیضانِ صحبت سے بہرہ یاب ہوا، ایمان و اسلام اس کے دل و دماغ اور رگ و پے میں سرائت کرتا چلا گیا، یہ آپ کی صحبت و محبت کی تاثیر تھی کہ جو شخص ایک مرتبہ اس سے کیف آشنا ہوا پھر نہ قریش کی سختیاں اسے اسلام سے رُوگرداں کر سکیں اور نہ بڑی سے بڑی اذیتیں اس کی راہ میں حائل ہو سکیں، مومنین نے جان دینا اور مصائب جھیلنا گوارا کر لیا مگر اسلام سے انحراف کا نام سننا بھی برداشت نہ کیا۔ ع

یہ وہ نشہ نہیں جسے تُرشی اتار دے!

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر احکامِ خداوندی کی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے، اور آپ کی محبت و تربیت سے تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کی دولت سے بھی مالا مال ہوتے تھے۔ حکمت الٰہیہ اور اسرارِ دین کا درس ان سب عنایات پر مستزاد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منصبِ

نبوت کے تقاضوں کا بیان اس آیہ قرانی میں فرمایا ہے:۔

یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ ○

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیاتِ قرانی اور احکامِ خداوندی اپنے اصحاب کو سناتے ہیں، ہواجسِ نفسانی سے ان کے قلوب کی تطہیر بھی کرتے ہیں کہ انہیں کتاب اللہ اور حکمتِ الٰہیہ کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ مبارک کے پروردہ ہیں، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تربیت یافتہ تابعین اور عہدِ تابعین کے تربیت اور فیض یافتہ تبع تابعین ہیں۔ ہر دور سابقہ دور سے فروتر ہے، اور اب تو یہ بُعد چودہ سو سال تک پھیلا ہوا ہے، اس اعتبار سے ضُعف بھی تقریباً انتہا کو پہنچ چکا ہے۔

لیکن بحمدہ تعالیٰ دنیا ہنوز ایسے نفوس قدسیہ سے خالی نہیں جو ظاہری و باطنی کمالات سے آراستہ ہوں، ہر چند کہ اُن کی تعداد مجموعی طور پر قلیل تر ہوگئی ہے مگر ان کے وجودِ مسعود کی برکات سے انکار نہیں کیا جا سکتا، اس لئے ہر دور میں طالبِ حق پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ عارفینِ کاملین کی تلاش میں رہے اور جس شیخ کو اتباعِ شریعت میں سرگرم پائے اور علم و عمل کے درجہ میں کامل و مکمل دیکھے، اس کی صحبت اختیار کرنے کے بعد اصلاحِ نفس کی کوشش کرے۔ سالک پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ اصلِ مقصود اور معیار حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو ٹھہرائے اور قلب و روح کو شریعت کے ظاہر و باطن سے آراستہ و پیراستہ کرے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ النورانی نے کتنی ہی بار حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کا یہ شعر مکتوبات شریف میں نقل فرمایا ہے:

بے عیادِ حق خاصان حق ۔۔۔۔ گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

یعنی خدا اور خدا والوں کی عنایات کے بغیر اگر کوئی کہے میں فرشتہ ہوں تو بھی بد بخت ہے۔

ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اسی کا ترجمہ یوں کیا ہے:

اگر کوئی شعیب آئے میسر — شبانی سے کلیم دو قدم ہے

اولیائے کرام ہر طرح روشنی کا مینار ہیں اور طالبانِ راہ نے ان سے مختلف طریقوں سے اخذِ فیضان اور کسبِ عرفان کیا ہے۔ کوئی ان کی صحبت سے منور ہو گیا، کسی نے ان کے مزار سے زندگی پائی اور کوئی انہیں یاد کر کے منزل پر پہنچ گیا۔

تَتَنَزَّلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ

(صالحین کے یاد کرنے سے بھی خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے)

پھر یاد کرنے کے لئے بھی دو زبانیں ہیں، ایک زبانِ جسم ایک زبانِ قلم (اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْنِ) پھر زبانِ قلم سے یاد کرنے کے بہت سے فائدے ہیں، ایک تو وہی جو مجنوں نے بیان کیا تھا یعنی کہ لیلیٰ کا نام لکھتے رہنے سے اپنے دل کو اطمینان ملتا ہے، دوسرے یہ کہ مردِ حق کی زندگی کے حالات دوسروں کے لئے مشعلِ راہ بنتے ہیں اور اس کے تجربات سے فائدہ اٹھا کر کئی بھولے بھٹکے لوگ جادہ و منزل سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ مردِ خدا کی محبت جو مسِ آدم کے حق میں کیمیا سے کم نہیں عموماً انھیں تذکروں سے پیدا ہو جاتی ہے، اور انسان کو سفلی جذبات سے نکال کر ملائے اعلیٰ کی طرف مائلِ پرواز کرتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب ایک ایسے ہی مردِ کامل کا ذکر ہے۔ اس میں قیومِ زماں قطبُ الوقت شیخُ المشائخ قبلہ عالم حضرت سیّد فیض محمد شاہ قندھاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری کے سوانح و کوائف درج ہیں۔ حضرت شیخ دورِ حاضر کی ایک عظیم شخصیت تھے۔ سرزمینِ قندھار ان کا مولِد ہے مگر تلاشِ یار کے جذبۂ صادق نے کس کوہ و کمر کی انھیں سیر نہ کرائی

Marfat.com

اور کس دشت و وادی میں انہیں نہ پھرایا، وہ تو بیدم وارثی کے اس شعر کی زندہ تصویر تھے:

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بساکیں دولت از گفتار خیزد

گویا کہ:

عدم سے ہستی میں لائی ہے آرزوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کہاں کہاں لئے پھرتی ہے جستجوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انہیں منزل مقصود پر پہنچے کے لئے کتنے طویل راستے طے کرنے پڑے کتنے عمیق سمندروں کو پاٹنا پڑا، کتنے گرداب ہائے حوادث کا سامنا کرنا پڑا اور کتنے فلک بوس پہاڑوں کو عبور کرنا پڑا، فی الوقع ایک لمبی داستان ہے جس کے بیان کرنے کے لئے جادۂ عشق کے کسی ایسے ہی مسافر کی ضرورت ہے۔ ہر شخص نہ غمِ ہجر کی تنہائی سے واقف ہے نہ لذتِ وصل کی کامیابی سے دوچار ہے۔

زیرِ نظر کتاب ان کی سوانح حیات کے چند ظاہر واقعات پر مشتمل ہے لیکن اس موضوع پر جو کتاب بھی لکھی گئی ہے وہ اس سے زیادہ اور کیا بتا سکتی ہے۔ اہل حال کی دنیا اہلِ قال کی دنیا سے مختلف ہے اور اگر حال بھی قال میں آسکے تو حال کیسا ہوا:

اَوْلِیَائِی تَحْتَ قِبَائِی لَا یَعْرِفُھُمْ اِلَّا اَنَا (حدیثِ قدسی)

ہاں اتنی احتیاط ضرور ملحوظ رکھی جاسکتی ہے کہ کوئی بات واقعہ کے خلاف نہ ہو اور کوئی روایت ثقاہت سے ساقط نہ ہو۔ خدا کا شکر ہے اس کتاب کے متعلق پوری ذمہ داری سے یہ بات کہی جاسکتی ہے۔

عوام وخواص کے استفادے کے پیشِ نظر اس کی زبان بھی سادہ وسلیس رکھی گئی ہے، ہاں انشاء المولیٰ اتنی توقع ضرور ہے کہ صدق دل سے پڑھنے والا اس سے

بہت کچھ حاصل کر سکے گا۔ یہ درست ہے کہ اہلِ حال کی باتیں قال میں نہیں آسکتیں مگر سمجھانے والا خود اہلِ حال ہو تو اشاروں کنایوں میں بہت کچھ بتا جاتا ہے، اور ذوق والا اندر ہی اندر بہت کچھ سیکھ جاتا ہے، میں نے یہ بات اس لئے عرض کی ہے کہ زیرِ نظر کتاب مردِ کامل کے حالات پر ہی مشتمل نہیں بلکہ اسے لکھنے والا بھی خاندان سادات کا چشم و چراغ اور خود اسی مردِ کامل کا گلِ سر سبز ہے۔

ربِّ عالی کی بارگاہِ بیکس پناہ میں بصد تضرُّع التجا ہے کہ وہ اپنے حبیبِ لبیب علیہ الصلاۃ والسلام کے طفیل اسے قبول فرمائے اور قبولِ عام کا شرف بخشے۔

والسلام

یکے از نیاز مندانِ درگاہ

مولانا حافظ محمد عالم علیہ الرحمۃ نقشبندی
(سیالکوٹ)

Marfat.com

تذکرۂ مشائخ

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمۃ

آپ کی ولادت باسعادت بوقت نصف شب جمعہ 14 شوال ۹۷۱ھ بمقام سرہند شریف ہوئی۔ آپ کا نسب نامہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے ملتا ہے۔ جب آپ سنِ تعلیم کو پہنچے تھوڑی مدت میں قرانِ پاک حفظ فرمالیا بعد ازاں سیالکوٹ میں مولانا کمال الدین علیہ الرحمۃ کشمیری سے علوم عربیہ پڑھ کر سترہ سال کی عمر شریف میں تحصیل علم سے فارغ ہوکر درس و تدریس میں مشغول ہوگئے، طلبہ کو نہایت محنت سے پڑھایا کرتے تھے۔ آپ ۱۰۰۸ھ کو بارھویں حج شریف کے لئے عرب شریف گئے تو راستہ میں دہلی سے گزرے وہاں دہلی میں اپنے مخلص دوستوں سے خواجہ خواجگاں حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف سنی تو ان کی خدمت سراپا قدس میں حاضری دینے کا اشتیاق پیدا ہوا، حاضر ہوتے ہی کیفیت یکسر بدل گئی اور وہاں پر ہی بیعت ہوگئے۔ عرصہ قلیل دو ماہ و چند روز میں تمام نسبتِ نقشبندیہ بالتفصیل حضرت کو حاصل ہوگئی۔ حضرت خواجہ صاحب آپ کی بکمال عظمت ملحوظ رکھتے اور فرماتے شیخ احمد آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ستارے ان کی روشنی میں گم ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرُّہٗ النورانی کے خصائص و تصرفات بیشمار ہیں، منجملہ ان کے یہ ہے کہ آپ کا خمیرِ طینت اُسی مبارک مٹی سے بنا کر جو جناب سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق و تکمیل سے باقی رہ گئی چنانچہ آپ نے مکتوب نمبر ۱۰۰ جلد سوم میں اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ یہ بات عقلاً کچھ بعید نہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۝

(الحِجر، 15:21)

اور (کائنات) کی کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے مگر یہ کہ ہمارے پاس اس کے خزانے ہیں اور ہم اسے صرف معین مقدار کے مطابق ہی اتارتے رہتے ہیں ۝

(ترجمہ عرفان القرآن)

پس جائز ہے کہ جس خاک کو اللہ تعالے نے اپنے پیارے حبیب اکرم کے واسطے تیار کیا ہو اور اس کی اپنے انوار و برکات سے پرورش کی ہو اس کی کچھ بقیہ سے اپنے کسی اولیاء کی خمیر طینت بھی کر دی ہو اور ازانجملہ آپ مجدّد الف ثانی بھی ہیں، چنانچہ جلد ثانی مکتوب نمبر ۴ میں ارقام فرماتے ہیں کہ جس طرح مائۃ اور الف میں فرق ہے، اسی طرح ان کے بعد دین میں بھی فرق ظاہر ہے، بلکہ اس سے زیادہ مجدّد وہ ہے کہ اس مدت میں امت کو جتنا فیض حاصل ہوتا ہے اس کے توسط سے ملتا ہے، حتی کہ اقطاب۔ اوتاد۔ ابدال۔ نجباء جو بھی ہوں اُس سے فیض پاتے ہیں۔ بقول

فیض روح القدس ار باز مدد فرماند

(دیگر) ہم بکنند آنچہ میحا میکرد

حضرت مجدد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے طریقہ میں بواسطہ یا بلاواسطہ مرد یا عورت قیامت تک داخل ہوں گے، سب کو میرے پیش کیا گیا، اور ان کا نام۔ نسب۔ ولادت گاہ۔ مسکن بتلایا گیا، اگر چاہوں تو تمام بیان کر دوں۔ اللہ تعالے نے آپ کو طریقہ جدیدہ الہام کیا۔ آپ سے قبل سیرِ سالکین صرف ولائتِ صُغریٰ پر منحصر تھی اور شاز و نادر ہی کسی کو ولائت کُبریٰ بھی ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مجدّد پر اور مراتب منکشف فرمائے جو آج تک اس طریقہ

Marfat.com

میں جاری ہیں، جس کو سلوک مجددی کہتے ہیں۔

آپؒ کے تصرفات سے ایک مشہور واقعہ ہے کہ آپ نے فرمایا ایک دن میں یاروں کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم یہ ہوا کہ شیخ طاہر لاہوری کا نام دفتر سُعداء سے خارج کر کے دفتر اشقیاء میں داخل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ میں اس وقت متوجہ دفعِ شقاوتِ شیخ ہوا، عین التجاء تضرع میں معلوم ہوا کہ یہ امر لوح محفوظ میں قضاء معلق نہیں ہے مُبرم ہے اور مشروط کسی شرط کے نہیں۔ اس وقت کمال ناامیدی ہوگئی، تو فوراً حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کا قول یاد آیا کہ فرمایا قضاء مبرم میں کسی کو مجال تبدیلی کی نہیں لیکن مجھے ہے اگر میں چاہوں تو تصرف کر سکتا ہوں، از سرِ نو ملتجی ہوا اور زاری کی، یا خدایا! جس طرح تو نے اپنے بندۂ خاص کو اس نوازش سے نوازا ہے تیرے کمالِ کرم سے بعید نہیں اگر اس عاجز کو بھی ممتاز فرما دے، چنانچہ شیخ طاہر کو نجات ہوئی مگر اس وقت معلوم ہوا کہ ایک قسم کی قضاء ہے کہ وہ لوحِ محفوظ میں مبرم ہوتی ہے اور اللہ تعالے کے علم میں معلق ہوتی ہے اور اس میں بعض خواص کو تصرف حاصل ہوتا ہے، یہ معاملہ بھی اس آخری قسم میں سے تھا۔

اولیاء را ہست قدرت از اِلٰہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا انتقال ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ میں بمقام سرہند شریف ہوا، حضرت کا وجود مسعود قدرت کا ایک نمونہ تھا، جس کے ظہور کی بشارت ایک ہزار برس اس سے پیشتر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ چنانچہ اس کی تصدیق مکتوبات شریف جلد ثانی مکتوب نمبر ۲ میں موجود ہے۔

ایک دفعہ حضرت والا حلقہ ذکر میں اپنے یاروں کے ساتھ بیٹھے تھے کہ حضرت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ بمع تمام خلفاء حضرت شاہ کمال کیتھلی تشریف لائے اور اپنی نسبتِ خاصہ کے انوار سے مالا مال کر دیا۔ اس اثناء میں حضرت عبدالخالق غجدوانیؒ سے لے کرتا حضرت خواجہ باقی باللہ سب تشریف لائے اور غوث الاعظمؒ کے برابر بیٹھے۔ اکابر نقشبندیہ نے فرمایا کہ شیخ احمد ہماری تربیت سے کمال کو پہنچے، آپ کو اُن سے کیا واسطہ ہے، اکابر قادریہ نے کہا کہ انہوں نے اول چاشنی ہمارے خوان سے کھائی ہے، کہ ایام شیر خوارگی میں حضرت شاہ کمال کی زبان مبارک چوسی ہے، اس بحث میں حضراتِ چشتیہ و کبرویہ وسہروردیہ بھی تشریف لائے، کہ ہم اس کے دعویدار ہیں۔ حتیٰ کہ اس قدر اَرواح اولیاء جمع ہوئے کہ تمام مکان وگلی وکوچے ودشت وصحراء بھر گیا، اور مناظرہ میں صبح سے ظہر کا وقت ہوگیا۔ اسی اثناء میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ اور بکمال کرم نوازی سب کو تسلا دی اور فرمایا کہ چونکہ شیخ احمد کی تکمیل طریقہ نقشبندیہ میں ہوئی ہے اس واسطے اس کی ترویج کریں، باقی دیگر سلاسل کی نسبت بھی القاء کریں، ان کا حق بھی ثابت ہے۔ اس دعاءِ خیر کے بعد سب رخصت ہوگئے۔

عروۃ الوثقیٰ صاجزادہ خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ

حضرت محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ اور فرزند ثالث ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ ۱۰ شوال المکرم ۱۰۰۷ھ میں بمقام بَسّی متصل سرہند شریف ہوئی۔ سولہ سال کی عمر شریفہ میں آپ جامع علوم معقولہ ومنقولہ سے فارغ ہوکر ہمہ تن متوجہ سلوک طے کرنے کو ہوئے۔ بعنائتِ الٰہی اپنے والد بزرگوار کے احوال واسرار سے بہرہ وافر حاصل کیا۔

Marfat.com

مجدّد بتوصیفِ اُو لب کُشاد بفرمود کائے پور عرفاں نژاد
ز عرفاں نوشتم ورق در ورق ہمہ خواندی از من سبق در سبق
تو یک نکتہ زیں لوح نگزاشتی ہر آنچہ نہادم تو برداشتی
تو آخر چومن قطبِ دَوراں شوی زِمن ایں بشارت بہ یاد آوری

یہاں تک کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد معصوم تیری تخمیر طینت میں بھی بقیہ طینت جناب حبیبِ ربُّ العالمین ﷺ مندرج ہے، اور مجبوبیتِ ذاتیہ جو تجھ میں پائی جاتی ہے اس کے آثار ہیں۔ چنانچہ مکتوبات معصومیہ جلد اول مکتوب ۱۹۲ میں اس کو بیان فرمایا ہے۔

آپ مدینہ منورہ حاضر ہوئے وہاں دو دن اعتکاف کی نیت کرلی، رات کے وقت مواجہ شریف میں جاکر مراقبہ کیا کہ جناب رسالت مآب ﷺ حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لائے اس طرح تہجد کے وقت بھی محسوس ہوا کہ حضرت مقصورہ سے باہر تشریف لائے اور بکمال عنایت مجھ سے بغلگیر ہوئے، اس وقت مجھ کو الحاقِ خاص آنحضرت ﷺ کی حقیقت سے حاصل ہوا، فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وجودِ شریف حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلواۃ والتسلیم مرکزِ جمیع عالمیاں ہے، عرش سے فرش تک تمام مخلوق کیا جن وانس، حور وملک سائر الٰہی آپ کے محتاج ہیں، آپ سے فیضیاب ہوتے ہیں، ہر چند عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے لیکن قیام افاضات آپ کے توسل شریف سے ہوتا ہے، اور مہماتِ ملک وملکوت آپ کے اہتمام سے سرانجام ہوتے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی وفات سے ایک دن قبل جمعہ کا دن تھا۔ آپ نماز جمعہ کو تشریف لے گئے۔ بعد نماز کے فرمایا کہ امید نہیں کہ کل اس وقت تک دنیا میں

Marfat.com

رہوں، پھر سب کو پند و نصائح دے کر عبادت خانہ میں گئے، وہاں علی الصبح بکمال تعدیلِ ارکان نماز ادا کی، بعد مراقبہ معمولہ کے اشتراق پڑھی، پھر سورت یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے دو پہر کے وقت شنبہ کے دن ۹ ربیع الاوّل شریف ۱۰۷۹ کو انتقال فرمایا۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامات سے ہے کہ ماہ رمضان شریف کے چاند میں اختلاف پڑ گیا تو حضرت مجدّ دالف ثانی علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ دریافت کرو کہ محمد معصوم نے آج دودھ پیا ہے یا کہ نہیں۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ دودھ نوش نہیں فرمایا، تب مجدّ دالف ثانی علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ آج رمضان ہے، لہذا سب کو روزہ کی نیت کرنی چاہیے۔

آپ کو معمول تھا کہ سال میں دو عرس کیا کرتے تھے، ایک عرس حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور دوسرا عرس مبارک حضرت مجدّ دالف ثانی علیہ الرحمتہ کا۔ ان عرسوں میں حفاظ کرام تلاوت کلام پاک کرتے اور مختلف قسموں کا کھانا و شیرینی اور میوہ جات وغیرہ آدمیوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ مکتوبات معصومیہ جلد نمبر ۳ مکتوب نمبر ۱۶۲ میں ہے کہ آپ طریقِ صوفیہ میں طریقہ نقشبندیہ کو اکمل و افضل سمجھتے تھے، اگرچہ دیگر طریق میں بھی بیعت لے لیا کرتے تھے، اور وظیفہ "یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ" کا پڑھنا جائز قرار دیتے تھے۔

حضرت خواجہ میاں عبدالحکیم قندھاری رحمتہ اللہ الباری

حضرت قبلہ عالم پیر قندھاری علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ خواجہ میاں عدالحکیم قندھاری علیہ الرحمتہ اولاً شہر قندھار میں رہائش رکھتے تھے۔ وہاں آپ کی بزرگی کا بہت چرچا تھا، آپ کے عقیدتمندوں کا شمار تقریباً دو لاکھ تک تھا بہت سے لشکری بھی آپ

Marfat.com

کے مرید تھے ایک مرتبہ وزیر نے بادشاہ وقت سے کہا کہ میاں صاحب کے مریدین اس قدر ہیں کہ اگر میاں صاحب اُن کو تمہاری مخالفت کا اشارہ فرمائیں تو تم ان کا کسی صورت میں مقابلہ نہیں کر سکتے، لہذا تم کو چاہئے کہ کسی طریقہ سے ان کو اپنے ملک سے باہر چلے جانے کا حکم دے دو، کیونکہ ان کی موجودگی میں لوگوں کی نگاہوں میں آپ کی کوئی وقعت نہیں ہے، ایسا کرنے سے آپ کی جاہ وحشمت ہر طرح سے مستحکم ہو جائے گی۔ بادشاہ کو یہ رائے بہت پسند آئی، چنانچہ اس نے حضرت میاں صاحب کی جلاوطنی کا حکم دے دیا۔ حضرت میاں صاحب نے بادشاہ کی اطاعت حکم شرعی سمجھتے ہوئے شاہی حکم کی تعمیل کی اور ملک کی حدود سے باہر چلے جانے کی تیاری شروع کر دی، آپ کے مخلص مریدین بھی آپ کے ہمراہ تیار ہو گئے، حالانکہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے ان کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

وزیر مذکور بزرگوں کی نگاہوں کی تاثیرات سے واقف تھا، اس نے شہر قندہار کے اونچے اونچے مکانات پر جھنڈے نصب کرا دئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت میاں صاحب اپنی نگاہ جلال سے شہر کو جلا کر راکھ کر دیں۔ بالآخر حضرت میاں صاحب چل دئے، پیچھے مریدین بھی چلے آرہے تھے، فقط انسان ہی نہیں چل رہے تھے بلکہ وہاں کے درخت بھی بیقراری سے پیچھے چلنے لگے، شہر قندہار سے کچھ فاصلے پر جاکے آپ نے اپنے پیچھے آنے والوں کو ملاحظہ کیا، اور انھیں واپسی کا حکم دے دیا اور درختوں کو بھی رک جانے کا اشارہ کیا۔ چنانچہ سب لوگ واپس چلے گئے اور سب درخت بھی وہیں رک گئے، مگر ایک طالب صادق خواجہ نور محمد علی الرحمۃ اور ایک درخت ویسے ہی پیچھے چلتے رہے، تھوڑی دور آگے جا کر میاں صاحب نے پیچھے دیکھا تو دوبارہ رک جانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ درخت وہیں رک گیا۔ حضرت خواجہ پیر قندہاری رحمۃ اللہ الباری فرمایا کرتے تھے کہ اس درخت کو میں نے دیکھا ہے جو آج تک وہیں الگ کھڑا ہے۔

Marfat.com

خواجہ نور محمد علیہ الرحمۃ کو بھی واپسی کا حکم دیا گیا تھا لیکن اس طالب صادق نے عرض کی حضور اب آپ کو میری آنکھیں کب دیکھیں گی، آپ نے فرمایا قیامت کے روز۔ طالب صادق نے یہ سنتے ہی اپنی دونوں آنکھوں کو ضائع کر دیا، عرض کیا حضور! جب آپ کی زیارت ہی نہیں ہوگی تو ان کا کیا فائدہ۔ حضرت صاحب نے فوراً خواجہ نور محمد کو سینے سے لگایا اور خصوصی توجہ سے نوازا۔ اور روحانی وجسمانی آنکھیں مرحمت فرما دیں، ساتھ ہی خلافت باسعادت بھی عطا فرمادی۔

قبلہ عالم پیر قندھاریؒ سے یہ بھی منقول ہے کہ حضرت میاں عبدالحکیم صاحب نے کچھ دور جا کر شہر قندھار کی طرف نگاہ فرمائی تو آپ کی نگاہ اُن جھنڈوں پر جا پڑی جو شہر کے اونچے اونچے مقامات پر نصب کئے ہوئے تھے، آپ کی نگاہ جلال سے وہ سب خاکستر ہو گئے۔ ممکن ہے کہ یہ جھنڈے نصب نہ کئے ہوتے تو آپ کی وہ نگاہ پُر جلال ان مکانات کو ہی نہیں بلکہ پورے شہر کو راکھ کر دیتی بالآخر حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ بادشاہ مذکور کے حکم سے اس کی حدودِ مملکت سے باہر تشریف لے گئے اور حدود سے باہر قیام پذیر ہوئے، چنانچہ آپ کا مزار مقدس قندھار سے کوئٹہ کی طرف واقع ہے، جو مرجعِ خواص وعام ہے

حضرت خواجہ نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ

آپ حضرت میاں عبدالحکیم علیہ الرحمۃ کے مقبول نظر اور اخص مرید تھے آپ کو اپنے شیخ طریقت سے اس قدر محبت تھی کہ ایک دفعہ ان کی ہمیشہ کی جدائی کے تصور ہی سے اپنی دونوں آنکھیں نکال دی تھیں، لیکن شیخ طریقت نے کمال شفقت ومحبت سے اپنے اس طالبِ خاص کو ظاہری وباطنی کمالات عطا کرنے کے ساتھ ساتھ خرقہ خلافت عطا فرمایا آپ کے دستِ حق پرست پر ہزار ہا لوگوں نے بیعت کی نیز بیشمار گمراہوں اور

Marfat.com

نامور خطا کاروں کو معصیت سے ہٹا کر پابند صوم وصلوٰۃ بنا دیا۔ آپ نے کئی حضرات کو واصل باللہ بنا دیا اور ان کو خلقتِ خلافت سے نوازا۔ جن میں حضرت خواجہ شیر محمد قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیز ان کے سجادۂ خاص منتخب ہوئے۔

حضرت خواجہ شیر محمد صاحب علیہ الرحمتہ

آپ کو اپنے شیخ طریقت خواجہ نور محمد علیہ الرحمتہ سے بے پناہ محبت وعقیدت تھی، آپ شیخ طریقت کے ہر حکم وارشاد پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہتے تھے، آپ نے اپنے مرشدِ کامل کی خلوص نیت سے اس قدر خدمت کی کہ آپ سعادتِ خلافت سے نوازے گئے آپ سے بیشمار تشنگان علم وعرفان مستفیض ہوئے۔ آپ کی کرامات زبان زدِ خاص وعام تھیں، آپ کے خلفاء میں سے حضرت خواجہ ملاں محمد عالم علیہ الرحمتہ کا نام سرفہرست ہے۔

حضرت خواجہ ملاں محمد عالم علیہ الرحمتہ

آپ حضرت خواجہ شیر محمد علیہ الرحمتہ کے اجل خلفاء میں سے تھے، آپ نے اپنی زندگی میں شریعت وسنت کی تبلیغ فرمائی اور راہ حق سے بھٹکے ہوئے لاتعداد لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ صاحب کشف وکرامات تھے اور علوم ظاہری وباطنی سے مالامال تھے۔ آج بھی ان کے مزارِ پُرنوار پر ایک دینی درسگاہ آپ کی یادگار قائم ہے جس میں دور دراز کے لوگ اس مادرِ علمی سے دینی علوم کے زیور سے آراستہ اور باطنی علوم سے پیراستہ ہو رہے ہیں۔ آپکا مزارِ مقدس قندھار شہر کے باہر شمال کی جانب واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ ملّا سیّد راحم دل قندھاریؒ

مرشدِ کامل حضرت خواجہ سید فیض محمد شاہ صاحبؒ

آپ حضرت خواجہ ملا محمد عالم علیہ الرحمۃ کے اخص خلفاء میں سے تھے ورع و زہد میں آپ کا مقام بہت بلند تھا، ظاہری اور باطنی علوم سے مالا مال تھے، شریعت مطہرہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پابندی آپ پر ختم تھی، عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے سرشار تھے۔ آپ صوفہ مقام پر رہتے تھے۔ حضرت ملا محمد عالم نے اپنے مریدین میں سے حضرت ملا سید راحم دل علیہ الرحمۃ اور حضرت احمد جان علیہ الرحمۃ کو خلافت عنایت فرمائی حضرت خواجہ ملا راحم دل علیہ الرحمۃ خاندانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے باکمال بزرگ اور اپنے وقت کے غوث تھے، بقول حضرت قبلہ عالم پیر قندھاریؒ آپ کا ملکِ افغانستان میں ایسا مقام اور رتبہ ہے جیسا کہ پاک و ہند میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ کا مقام ہے۔ آپ کو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی سے صرف پانچ واسطوں سے روحانی نسبت حاصل تھی۔

خواجہ ملا راحم دلؒ کا مقامِ زہد

حضرت خواجہ ملا راحم دل کی پاکیزہ سیرت کا ایک ادنیٰ واقعہ بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے، کہ جس رات حضور قبلہ عالم پیر قندھاری علیہ الرحمۃ آپ کے مہمان ہوئے اور سیاہ کمبل کی جھونپڑی میں کھانا تناول فرمایا عین اُس وقت حضرت کی اہلیہ محترمہ نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا، پینے سے قبل آپ نے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے، محترمہ مائی صاحبہ نے عرض کیا کے فلاں گھر سے آیا ہے، آپ نے دودھ

Marfat.com

کا پیالہ نیچے رکھ دیا اور فرمایا کہ میں اسے نہیں پیوں گا کیونکہ مذکورہ گھرانہ کے دو مالک ہیں، اور ان میں سے ایک ابھی نابالغ ہے، ہوسکتا ہے کہ دودھ کے بھجوانے میں نابالغ فرد کی رضامندی حاصل نہ کی گئی ہو، میں نہیں چاہتا کہ کسی نابالغ کا حق استعمال کروں اور روز قیامت مجھے اس کا جواب دینا پڑے۔

خبردار! یہ میرا مرید ہے

حضرت قبلہ عالم پیر قندھاری علیہ الرحمۃ الباری نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ایک دن میں افغانستان میں اپنے استاد صاحب سے سبق پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک بزرگ تشریف لائے اور تھوڑے فاصلہ پر کھڑے ہو کر میری طرف بنظر شفقت دیکھنے لگے، بعد ازیں میرے استاد صاحب سے فرمایا کہ یہ طالب علم کہاں کا رہنے والا ہے، استاد صاحب نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں بعد ازاں وہ بزرگ واپس تشریف لے گئے کچھ دن گزرے تھے کہ میں اپنے معمول کے مطابق بعد از نماز عشاء وہاں کی مسجد میں ٹھہرا، ایک رات وہ بزرگ بھی نماز عشاء کے بعد اسی مسجد میں شریف لائے اور اپنے ورد میں مشغول ہوگئے۔ جب نمازی اپنے اپنے گھروں کی طرف چلے گئے تو آپ نے مجھے اپنے پاس بلالیا اور فرمایا کہ تمہارے پیر صاحب فلاں شکل کے ہیں، اور فلاں مقام پر رہتے ہیں، اور اپنی ریش مبارک کو مہندی لگاتے ہیں، میں نے ان کو دیکھا ہے وہ بہت کامل بزرگ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نے میرے شیخ کامل کی کب زیارت کی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ فلاں روز جبکہ آپ اپنے فلاں استاد سے سبق پڑھ رہے تھے، تو میں نے تم پر اپنی نگاہ ڈالنی چاہی مگر فوراً کیا دیکھتا ہوں کہ تمہارے شیخ طریق تشریف لائے اور مجھے دھمکی دی کہ خبردار یہ مرید ہے تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میرے مرید پر نگاہ کرو۔ میں نے اس دن آپ کے شیخ کی زیارت کی، وہ بہت بڑے بزرگ ہیں اور صاحب تصرف ہیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ سید راحم دلؒ کی نگاہِ لطف

حضور قبلہ عالم پیر قندھاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک روز سید ملا راحم دلؒ کہیں سیاحت کے لئے تشریف لے گئے، چلتے چلتے بہت دور نکل گئے۔ واپسی پر پیاس نے بہت غلبہ کیا لیکن پینے کے لئے پانی کا وہاں نشان تک نہ تھا کیونکہ وہ جگہ آبادی سے بہت دور تھی۔ اس اثناء میں کیا دیکھتے ہیں ایک شخص اپنے گھوڑے پر انار لادے ہوئے بیچنے کے لئے جا رہا تھا۔ وہ شخص ملا راحم دل علیہ الرحمۃ کو جانتا تھا، اس نے عرض کیا بندہ نواز آپ اتنی دور کیسے تشریف لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا سیر و سیاحت کے لئے آپ نے اس شخص سے پانی طلب فرمایا اس کے پاس پانی تو نہیں تھا لیکن اناروں کا رس نکال کر ایک پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت نے وہ رس نوش فرمائی جس سے پیاس کی شدت دور ہوگئی، چونکہ آپ نہایت نحیف اور عمر رسیدہ تھے سفر کرتے کرتے بہت تھک چکے تھے، اس شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ نواز آپ میرے اس گھوڑے پر سوار ہو جائیں میں آپ کو گھر تک پہنچا کر پھر انار فروخت کرلوں گا، آپ نے اس کی یہ درخواست منظور فرمائی اور گھر تشریف لے آئے، حضور اس شخص پر بہت خوش ہوئے اور اپنی نگاہِ لطف سے فیض یاب کیا، چنانچہ وہ شخص تھوڑے دنوں بعد ہی تارکِ دنیا ہو کر گوشہ نشین ہوگیا، ہمہ وقت متوجہ الی اللہ رہتا دنیا سے بالکل مستغنی ہوگیا اور فیوض و برکات کا منبع بن گیا۔

سید ملا راحم دلؒ کا تصرف

حضور قبلہ علم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ اپنے شیخ طریقت حضرت سید ملا راحم دل علیہ الرحمۃ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ کے حجرہ مبارک میں داخل ہوا تو آپ نے اس حجرہ مبارک کے کونہ میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا

Marfat.com

چنانچہ اشارہ کے مطابق میں بیٹھ گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ زائرین کا ہجوم تھا۔ اس کے بعد جب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا تو اسی جگہ پر بیٹھنے کا اتفاق ہوتا اور صرف وہی جگہ خالی پاتا، آپ نے فرمایا یہ بھی آپ کا تصرّف تھا ورنہ کبھی تو اس کے خلاف ہوتا۔ حضرت خواجہ ملا راحم دلؒ سے لے کر حضرت خواجہ میاں عبدالحکیمؒ تک کے بزرگوں کے کمالات کا اندازہ حضور قبلہ عالم پیر قندھاریؒ کے کمالات کو پڑھنے سے اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے۔

خلفائے عظام

حضرت خواجہ ملا راحم دلؒ نے اپنے سب مریدین میں سے صرف چار خوش نصیب معتقدین کو خلافت سے سرفراز فرمایا، ان میں سے دو خلفاء کو اندرون ملک رہنے کا حکم فرمایا و دیگر دو خلفاء میں سے ایک علاقہ ہرات ایران سرحد اور حضور قبلہ عالم پیر قندھاری کو علاقہ پاک و ہند جانے کا حکم فرمایا۔

مراقبہ اور سیرِ افلاک

حضور قبلہ عالم پیر قندہاری رحمۃ اللہ الباری نے ایک مرتبہ بیان فرمایا کہ ہمارا ایک پیر بھائی تھا جو کہ بہت عالم اور حضرت کا خلیفہ اول تھا۔ ایک دفعہ شیخ طریقت کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں بھی مجلس میں حاضر تھا۔ مرشدی کافی دیر تک حسب معمول مراقب رہے ہمارے پیر بھائی مذکور نے عرض کیا آپ کافی دیر تک مراقبہ کرتے ہیں، مریدین اکتا جاتے ہیں، اس قدر مراقبہ کیوں فرماتے ہیں؟ حضرت کو جلال آ گیا، جواباً فرمایا جب تم قندھار کے ایک کوچہ میں داخل ہو کر اسے عبور کرتے ہو تو کتنے کوچے درمیان میں آتے ہیں یہ تو ایک معمولی شہر کی حالت ہے۔ اسی طرح جب آسمانوں کے کسی مقام پر کوچے در کوچے ہوتے ہیں تو کافی وقت درکار ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہر کہ پیر و ذاتِ حق را یک نہ دید
نے مریدو نے مریدو نے مرید

پیرِ کامل صورتِ ظلِّ خدا
یعنی دید پیر دید کبریا

اولیاء اللہ اللہ اولیاء
ہیچ فرق درمیاں نبود روا

تو بہر حال کہ باشد روز وشب
یک نفس غافل مباش از ذکر رب

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ
خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

چند سالے سنگ بودی و نخراش
آزمودہ یک زمانہ خاک باش

گر تو سنگ خارہ مرمر شوی
چوں بصاحب دل رسی گوہری شوی

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

Marfat.com

حالات زندگی حضرت خواجہ پیر قندھاریؒ

اسمِ مبارک: سید فیض محمد شاہ (علیہ الرحمۃ)

عرف: حضرت پیر قندھاری (رحمۃ اللہ الباری)

سنِ ولادت: ۱۸۵۰ء

مقامِ ولادت: قلعہ سیداں
(افغانستان کے شہر قندہار سے جانب مشرق ۴۰ میل پر واقع)

القاب: غوث زماں۔۔ قیومِ دوراں۔۔ قبلۂ عالم۔۔ آیۃ مِنْ آیاتِ اللہ

حلیہ مبارک

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا رنگ مبارک سرخ و سفید با ملاحت تھا، موئے مبارک سیاہ سفید تھے، سر مبارک عزت و وقار پر مشتمل تھا، سر مبارک کے بال لمبے شرعی پٹے تھے، پیشانی مبارک کشادہ و روشن تھی، ابرو مبارک لمبی اور کمان کی شکل میں ملی ہوئی تھیں، چشمانِ مبارک مثل چشم آہو تھیں، پتلیاں مبارک نیلگوں تھیں، پلکیں بڑی بڑی تھیں، رخسار مبارک خوبصورت درازی مائل، جن پر ہلکا ہلکا گوشت تھا، ناک مبارک بلند، کان مبارک متوسط اور خوبصوت، دندان مبارک سفید و چمکدار، بوقت تبسم بجلی کی مانند چمک اور کلیوں کی طرح کھلے ہوئے تھے، حضور قبلہ عالم لبوں کے بال قینچی سے کترواتے تھے، سر مبارک اور ریش مبارک کے بال بالکل سفید، آخری زمانہ میں سر اور داڑھی کے بال دوبارہ سیاہ ہونے شروع ہوگئے تھے، گردن مبارک صاف اور شفاف، ہاتھ مبارک اور انگلیاں لمبی اور خوشنما، سینہ مبارک ابھرا ہوا اور کشادہ تھا،

Marfat.com

پیشانی مبارک پر قدرے سر کی طرف ایک تل نما گول سیاہ نشان تھا جس کا قطر تقریباً انچ تھا۔

لباس مبارک

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ نے جو ابتدائی بیس برس افغانستان میں گزارے تھے اس میں آپ افغانستانی طرز کا سادہ اور پروقار لباس پہنتے رہے۔ بیس سال سے ستر سال کی عمر تک لباس ایک تہبند اور ایک سیاہ کمبل پر مشتمل تھا، لوہے کی ایک چھڑی جس کا ایک سرا ہلال نما ہوتا، ہاتھ مبارک میں رکھتے تھے، سیاہ ہڈی کا ایک کشکول کھانے پینے لئے ہوا کرتا تھا، نیز سر پر ٹوپی اور رومال رکھا کرتے تھے۔

ستر برس سے آخر عمر تک حضور قبلہ عالم ہمیشہ کپڑے کی سفید ٹوپی بغیر کلف ململ کا عمامہ شریف استعمال کیا کرتے تھے، بغیر کالر کبھی سفید کبھی دھاری دار کرتا پہنا کرتے تھے، ٹخنوں سے اونچی چھوٹے پائچے کی شلوار پہنا کرتے تھے، کبھی کبھار موسم گرما میں تہبند اور سر پر رومال باندھا کرتے تھے، موسم سرما میں کبھی بند گلے کی واسکٹ اور لمبا کوٹ بھی زیب تن فرمایا کرتے تھے، شانہ مبارک پر ہمیشہ زرد رنگ کا دھاری دار سفید سوتی رومال ہوا کرتا تھا، پاؤں مبارک میں لمبے پنے کی سرخ کھال کا جوتا پہنا کرتے تھے۔

حسب ونسب اور خاندانی حالات

حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ والد مرحوم اور والدہ مغفورہ دونوں نسبتوں سے حسنی سید ہیں آپ کے والد مکرم کا اسم مبارک سید امیر محمد شاہ علیہ الرحمۃ تھا۔ آپ صاحب فراست مومن تھے اس کا اندازہ اس ارشاد سے ہوتا ہے جو آپ نے حضور قبلہ عالم کیلئے بچپن میں فرمایا تھا۔ اور جد امجد کا نام نامی سید خان محمد شاہ علیہ الرحمۃ تھا۔ حضرت سید خان محمد

Marfat.com

شاہ ﷫ کے والد ماجد بخارا شریف سے ترک وطن کر کے قندہار شریف میں تشریف لائے تھے، اور شہر قندھار سے جانب شرق قریباً (۴۰) چالیس میل کے فاصلہ پر موضع قلع سیداں میں متمکن ہوئے تھے اور موروثی پیشہ زمینداری کو اختیار فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں کے حالات اور روایات کے مطابق فن باغبانی کو بھی اپنایا۔ چنانچہ ایک طویل عریض قطعہ زمین میں انار، انگور، سردا اور دوسرے مقامی پھلوں کا باغ لگایا جو کہ قندھار کے علاقہ میں اپنی نظیر آپ تھا۔ حضور قبلہ عالم ﷫ کے ملک ہند (پاک وہند) کی طرف ہجرت کے زمانہ میں یہ باغ خوب جوبن اور عروج پر تھا، حضور کے تین اور بھائی اور پانچ ہمشیرگان تھیں۔ آپ اپنے والدین کریمین کے دوسرے بیٹے تھے،

ولادت، طبیعت اور تربیت

حضور قبلہ عالم ﷫ کی پیدائش ۱۸۵۰ء میں بمقام قلعہ سیداں ہوئی۔ آپ نے عین بچپن اور عالم طفولیت میں انتہائی خاموش طبیعت پائی تھی، آپ کھیل کود، لہو و لعب سے مبرا تھے، عام بچوں کی طرح کبھی بھی بستر پر بول و براز نہیں کیا تھا۔ رونا دھونا اور ضد آپ کے قریب تک نہ پھٹکی تھی، دن بھر اور تمام رات مالک حقیقی کی یاد میں مستغرق رہنا آپ کا شیوہ تھا چنانچہ حضور قبلہ عالم ﷫ کے والد ماجد سید امیر محمد شاہ صاحب ﷫ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ فیض محمد شاہ صاحب ہمارا دنیاوی امور میں معاون نہیں ہوگا، اور ایک روحانی پیشوا کی حیثیت حاصل کرے گا۔

مادرزاد ولی ہونے کی علامات

حضور قبلہ عالم نَوَّرَاللہُ ضَرِیْحَہٗ پیدائشی ولی تھے، بالکل بچپن کا زمانہ تھا کہ آپ کی عمر شریف بمشکل تمام کوئی پانچ برس تھی جب یہ راز افشا ہوا کہ نہ جانے کتنے عرصہ سے جناب رات کی تاریکیوں میں تن تنہا سوئے دریا نکل جاتے اور صبح صادق

Marfat.com

ہوتے ہی واپس لوٹ آتے، اور چپکے سے اپنی چارپائی پر لیٹ جاتے۔ جب اس ماجرا کا شبہ حضور قبلہ عالم کی والدہ ماجدہ کو ہوا تو مائی صاحبہ نے آپ کے ساتھ لیٹنا شروع کر دیا، لیکن اللہ تعالٰے کے شیروں کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی، اگرچہ لاکھوں تدابیر کی جائیں۔ آپ حسب معمول نصف شب والدہ ماجدہ کو سوتے چھوڑ کر ساحل دریا پر تشریف لے جاتے اور اپنے مالک کون ومکاں سے جی بھر کر سرگوشیاں کرتے اور والدہ مکرمہ کے بیدار ہونے سے قبل بستر پر آکر لیٹ جاتے، یہاں تک کہ ایک ہفتہ سے زائد ایام کا عرصہ اسی رازداری میں گزر گیا، اور ماں کی ممتا اپنے تئیں مطمئن تھی، اتنے عرصہ کے بعد ایک دن حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی مراجعت سے قبل مائی صاحبہ مرحومہ نیند سے بیدار ہوئیں تو اپنے بیٹے کو بستر پر نہ پاتے ہوئے دل کے طوطے اُڑ گئے، کمال بے چینی میں گھر کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن نورِ چشم آنکھ کا تارا غائب تھا، کچھ دیر بعد آپ حسب معمول تشریف لائے تو ماں کے چہرہ پر خوشی کے آنسوؤں نے جھڑیاں باندھ دیں، دوڑ کر لختِ جگر کو سینے سے لگایا، منہ سر کو بوسہ دے کر پوچھا بیٹا! میں تیرے واری، کہاں اور کب گئے تھے، اولیاء کرام کا وجود مسعود جھوٹ اور کذب بیانی کی بیخ کنی کے لئے ہوتا ہے اس لئے بیدھڑک فرمایا کہ میری پیاری اماں کوئی دو گھنٹے ہوئے دریا پر گیا تھا، دریا کے پانی سے وضو کیا اور نوافل ادا کرنے کے بعد یادِ الٰہی میں مگن رہا بعد ازیں گھر آگیا ہوں ماں نے فرمایا کہ میرے لاڈلے ایسی اندھیری راتوں میں سنسان اور بیابان ویرانہ میں اکیلے سفر کرنے اور دریا کی موجوں کی سرسراہٹ میں تمہیں خوف نہیں آتا؟ حضور قبلہ عالم نے جواباً مودبانہ عرض کیا کہ اماں جان! میں اکیلا نہیں ہوں میرا رب میرے ساتھ ہوتا ہے اور نہ جانے کتنی تیز روشنی ہوتی ہے، تمام راستہ بدرِ منیر سے بھی تیز تر روشنی سے منور ہوتا ہے، ماں اور بیٹا میں معرفت کی کافی باتیں ہوتی رہیں، جن کو من وعن درج کرنا رازداری کے اصولوں کے خلاف ہے۔

Marfat.com

دوسری شب مائی صاحبہ مرحومہ نے سوتے میں رسی کا ایک سرا اپنی کلائی پر اور دوسرا سرا حضرت کی کلائی پر باندھ دیا، تاکہ اگر رات کے کسی وقت میرے نور چشم نے گھر سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو رسی کے کھینچ جانے سے میرے آنکھ بھی کھل جائے گی اور روکنے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔ مگر اللہ کریم کو اپنے مقربوں کی ہر ادا پیاری ہوتی ہے اور ان کی امداد فرماتا ہے۔ جب بھی یہ ننھا سیدزادہ دریا پر جانے کے لئے اٹھتا تو پہلے چپکے سے اپنی کلائی سے رسی کھولتا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چل دیتا، جب دو اڑھائی گھنٹے کے بعد واپسی ہوتی تو اسی طرح کامل سکون اور اطمینان سے اپنی کلائی پر رسی باندھ کر لیٹ جاتا، اس طریق کار سے بھی کم وبیش دس پندرہ یوم گزر گئے کہ والدہ مکرمہ کو خبر تک نہ ہوئی۔ ایک دن واپسی کے وقت جب آپ کلائی پر رسی باندھ کر لیٹنے کی تیاری فرما رہے تھے تو مائی صاحبہ (مرحومہ) عالم خواب سے بیدار ہوئیں، بس اب کیا تھا کہ ماں کی گفتگو اور نصیحت کے شور وغل سے تمام افرادِ کنبہ مرد وزن پیر وجوان بھی بیدار ہو گئے، بالآخر ہر ایک کا یہ فیصلہ ہوا کہ فیض محمد شاہ صاحب کو راہِ صدق وصفا سے باز رکھنا اور روکنا نامناسب ہے، اس کا یہ طریق کار اور عمل پیدائشی ولی ہونے کی علامت ہے، بجائے رکاوٹ پیدا کرنے کے ہر امکانی سہولت مہیا کرنے سے رضاء الٰہی حاصل ہو گی۔

چنانچہ گھر میں ایک علیحدہ کمرہ آپ کے لئے وقف کر دیا گیا، جس میں پاک صاف فرش بچھا دئے گئے اور تسبیح ومصلہ سے آراستہ کر دیا گیا۔ بس اب حضور کا یادِ الٰہی، تزکیہ نفس اور صوم وصلوٰۃ کے علاوہ کوئی مشغلہ نہ رہا۔ دنیا کے لہو ولعب سے نفرت، کم خوردنی، کم گفتنی اور کم خفتنی پر عالم طفلی سے ہی پختہ طور پر پابند تھے۔ اب آپ کے لئے میدان بالکل صاف تھا، میدان معرفت اور حقیقت میں کمندیں ڈالنے کے لئے کوئی رکاوٹ نہ تھی۔

Marfat.com

ایک درویش کی پیشین گوئی

جب آپ کی عمر شریف نو سال کو پہنچی تو ایک بار آپ اپنے موروثی باغ میں جو چار ایکٹر زمین پر مشتمل تھا، اور اس میں قندھاری انار، انگور اور متفرق پھل لگے ہوئے تھے جو کہ کچی چار دیواری سے محسوب تھا، آپ باغ کی اس دیوار پر بیٹھے تھے جو شاہراہ سے ملحق تھی، وہاں سے ایک مرد قلندر کا گزر ہوا۔ اس اللہ کے بندہ نے حضور قبلہ عالم ﷫ سے پینے کے لئے پانی مانگا آپ نے یہ دیکھتے اور جانتے ہوئے کہ گھر میں اس وقت پانی نہیں ہے، جلدی سے درخت سے دو انار اتارے اور ان کا رس نکال کر اس درویش صفت راہگیر کی خدمت میں پیش کیا۔ جب انہوں نے پانی پی لیا تو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے مزید لعابِ ثمر کی پیش کش کی تو اس فرشتہ سیرت انسان نے رضا مندی کا اظہار فرمایا۔ اس مرتبہ آپ نے آب انار میں انگوروں کا ایک تازہ گچھے کا رس بھی نکال کر اس میں شامل فرما دیا، یہ پیالہ پی کر وہ اللہ کا بندہ بہت خوش ہوا، اور بارگاہ ایزدی میں قبلہ عالم کے لئے بے شمار دعائیں کیں، اور چلتے ہوئے یہ فرما گئے کہ" برخوردار! اللہ کریم عمر دراز فرمائے اور تمہارے در پر صدا لنگر جاری رہے گا، طالبان رشد و ہدایت اکنافِ عالم سے تمہارے آستانہ پر آیا کریں گے، تمہارے فیض سے ہر کس و ناکس مستفیض ہوگا اور تمہارا فیض عام ہوگا"۔

زمانہ ابتدائے تعلیم

حضور قبلہ عالم ﷫ نے پانچ سال کی عمر شریف میں قرآن مجید فرقان حمید پڑھنا شروع کر دیا۔ اور چند ماہ میں کمال صحت کے ساتھ قرآنِ پاک ختم کر لیا، اور اس کے ساتھ ہی اپنے علاقہ میں ابتدائی علوم اسلامیہ صرف، نحو، فقہ وغیرہ پڑھنے شروع کر دئے، بالخصوص علم فقہ کی طرف آپ کی توجہ زیادہ تھی۔ آپ بچپن ہی میں قرآن پاک کی تلاوت مشاق قراء حضرات کی طرح صحیح مخارج سے حروف کی ادائیگی سے فرماتے تھے۔

Marfat.com

شیخ طریقت کی جستجو

دورانِ تعلیم ہی حضور سید فیض محمد شاہ صاحب نے شیخ طریقت کی جستجو شروع کی دی۔ آپ کے آبائی گاؤں قلعہ سیداں میں ایک مرتبہ ایک صاحب دل درویش تشریف لائے اور اسی گاؤں میں قیام پذیر ہوئے۔ آپ نے اکثر و بیشتر اس مردِ درویش کی خدمت اقدس میں آنا جانا شروع کر دیا۔ چند دنوں کے بعد آپ نے اس بزرگ سے بیعت کی درخواست کی، اس بزرگ نے آپ کو بیعت کرنے سے معذوری کا اظہار ان الفاظ سے کیا کہ جس انسان کے مقدر میں جس بزرگ سے فیض یاب ہونا لکھا ہوتا ہے وہیں سے فیض حاصل ہوتا ہے، آپ کے مقدر میں کسی دوسرے مردِ کامل سے فیض حاصل کرنا لکھا ہے، لہذا جیسے بتاتا ہوں ویسے استخارہ کرو تو خود بخود آگاہ ہو جاؤ گے اور اس بزرگ سے فیض یاب ہو گے، حتیٰ کہ بعد ازاں دنیا آپ کے سینہ سے فیض یاب ہو گئی۔ چنانچہ آپ نے اس مردِ مومن کے فرمودہ طریقہ پر جب پہلی ہی رات استخارہ فرمایا تو حضور قُدوۃُ الاولیاء زُبدۃُ الاصفیاء حضرت ملّا راحم دل علیہ الرحمۃ خواب میں تشریف فرما ہوئے اور اپنی طرف رجوع کا اشارہ فرما کر چلے گئے۔ بیدار ہونے پر خیال فرمایا کہ اس نورانی صورت بزرگ نے نہ تو اپنی جائے رہائش کا پتہ بتایا اور نہ ہی مجھے پوچھنے کا خیال آیا۔ دوسری شب دوبارہ استخارہ کیا کہ حضور خواجہ خواجگاں مُلّا راحم دل علیہ الرحمۃ پھر خواب میں جلوہ نما ہوئے اور اپنی جائے قیام بتائی۔ دوسرے روز آپ شام کے وقت اپنے گاؤں سے دوسرے گاؤں موضع خترٍیزی اپنی پھوپھی صاحبہ کے گھر تشریف لے گئے اور رات وہیں بسر کی، نیز حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ بھی اسی گھر میں رہتی تھیں کیونکہ وہ پھوپھی زاد بھائی سے شادی شدہ تھیں۔ حضور قبلہ عالم کی عمر شریفہ ان دنوں پندرہ برس ہو چکی تھی، آپ دوسرے روز علی الصبح پھوپھی صاحبہ کے گھر سے جانب شرق موضع صوفہ (غزالہ) کی طرف اللہ تعالے کا نام لے کر

Marfat.com

چل نکلے۔ کچھ دور جا کر ایک راہگیر سے دریافت فرمایا کہ موضع صوفہ کس جانب ہے، راہ گیر نے جس سمت حضور جا رہے تھے اس کی تصدیق کی، مزید کچھ راستہ طے کرنے پر آپ ایک چوراہے پر جا پہنچے تو سوچنے لگے کہ اب کس سمت جانا چاہئے۔ درگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ اے باری تعالیٰ! صحیح راستہ کی راہنمائی فرما، چنانچہ آنِ واحد میں غیب سے ایک گھوڑ سوار نمودار ہوا اور صحیح سمت کا اشارہ فرما کر غائب ہو گیا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اس اشارہ کو تائیدِ ایزدی جانتے اور سمجھتے ہوئے اس راستہ کو اختیار فرما لیا اور قبل از دوپہر موضع صوفہ پہنچ گئے۔

حضرت مُلّا راحم دل ؒ کی زیارت و بیعت

موضع صوفہ کے باہر ایک چھوٹی سی مسجد تھی، حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اس مسجد میں قیام فرمایا تھوڑے ہی عرصہ میں اس مسجد میں وہی خواب میں دیدار کرانے والے نورانی شکل بزرگ تشریف لے آئے۔ آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا، کیونکہ

مردِ حقانی کی پیشانی کا نور
کب چھپا رہتا ہے پیشِ ذی شعور

ان کو دیکھ کر آپ کو دلی مسرت اور اطمینانِ قلبی حاصل ہوا اور جملہ صعوبتیں جو راستہ میں پیش آئیں بھول گئے، لیکن خاموش رہے۔ تشریف لانے والے مردِ کامل نے مسجد کے ملحقہ چشمہ سے وضو کیا، اور نماز ظہر کے لئے خود ہی اذان دی۔ آپ نے بھی اسی چشمہ سے وضو کیا، مسجد میں کوئی تیسرا نمازی نہ آیا، حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اُسی بزرگ کی اقتداء میں نماز ظہر ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ بزرگ مراقبہ میں کچھ ایسے منہمک اور مستغرق ہوئے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ اسی اللہ تعالیٰ کے بندے نے نمازِ عصر کے لئے اذان دی اور دونوں حضرات نے نمازِ عصر با جماعت ادا فرمائی۔ بعد

Marfat.com

نمازِ عصر بھی وہ بزرگ مراقبہ میں منہمک ہو گئے اور غروب آفتاب تک اسی کیفیت میں رہے۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ بھی گوشہ مسجد میں خاموشی سے اللہ اللہ کرتے رہے۔ نماز مغرب کے لئے اسی مردِ حق نے اذان دی اور جماعت کرائی، آپ نے نمازِ مغرب بھی ان کی اقتداء میں ادا کی۔ نمازِ مغرب میں چند نمازی بھی جمع ہو گئے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تمام نمازی یکے بعد دیگرے مسجد سے تشریف لے گئے سب سے آخر میں ظہر تا مغرب مراقبہ کرنے والے فرشتہ سیرت بزرگ اُٹھے اور حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کو اپنے پیچھے پیچھے آنے کا اشارہ فرمایا۔ کچھ فاصلہ پر جب آپ ان کے دولت کدہ پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ افغانی رواج کے مطابق ایک دو پرانے اور بوسیدہ سیاہ کمبلوں کا ایک مختصر سا جھونپڑا ہے، اور اس میں دو مستورات بیٹھی ہیں، جن کے متعلق بعد میں علم ہوا کہ یہ دونوں اس مردِ درویش کی بیویاں ہیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کو کھانا پیش کیا گیا، آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ کھانا کھانے کے بعد دونوں بزرگ مسجد میں تشریف لے آئے بعد ازاں دنوں بزرگوں نے باہمی نماز عشاء ادا کی۔

نماز عشاء سے فارغ ہو کر وہ صاحبِ بصیرت حسبِ معمول مراقبہ میں مشغول ہو گئے اور نوجوان سید فیض محمد شاہ چپ چاپ ان کی زیارت کرتے رہے۔ بتقاضائے بشریت دور دراز سفر کی تھکاوٹ کے باعث حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ پر نیند نے غلبہ پانا شروع کر دیا، ہر چند بیداری کی آپ نے کوشش فرمائی مگر نیند نے غلبہ پا لیا۔ آپ وہیں مسجد میں لیٹ گئے، اور نمازِ فجر سے بہت پہلے جاگ پڑے، وضو فرمایا اور اُسی بندۂ خدا کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی۔

فجر کی نماز کے بعد وہ بزرگ مسجد کے ملحقہ حجرہ میں تشریف لے گئے اور کافی دیر بعد حضور قبلہ عالمؒ کو اشارہ سے کمرہ میں بلایا۔ آپ حجرہ شریف میں تشریف لے گئے اور دو زانو خدمتِ اقدس میں بیٹھ گئے۔ اس وقت اس مردِ درویش صفت نے آپ

Marfat.com

کی آمد کی وجہ پوچھی تو آپ نے بیعت کی التجاء کی۔ تو اس بزرگ نے آپ کی صغرِ سنی اور روحانیت کی کھٹن منازل کا تذکرہ فرماتے ہوئے آپ کو اپنے ارادہ سے باز رہنے کا حکم فرمایا۔ لیکن حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے والہانہ شوق اور پیہم اصرار سے اپنے حلقہ بیعت میں لے لیا، کیونکہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ہر قسم کی پابندی، تعمیل ارشاد اور اوامر ونواہی کی پابندی کا کما حقہ یقین دلایا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اپنے شیخِ کامل کے سامنے کئے ہوئے وعدہ کو عمر بھر میں کہیں نظر انداز نہ فرمایا۔ اس مردِ کامل شیخ طریقت کا نام نامی اسم گرامی حضرت مُلّا راحم دِل علیہ الرحمۃ تھا۔

تکمیلِ علومِ اسلامیہ کا سفر

حصولِ علمِ دین کے لئے ہجرت

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ بچپن ہی سے نہایت مستقل مزاج اور مصمم ارادہ کے مالک تھے۔ اب روحانیت کے فیوض و برکات سے مالا مال ہونے کے بعد آپ نے مزید علمِ دین کے حصول کے لئے اپنے والدین سے باہر جانے کی اجازت کے لئے عرض کیا، اور راتوں رات شہر قندھار کی طرف چل نکلے۔ شہر قندھار میں ایک بڑی خانقاہ اور مسجد تھی، یہاں پر ایک دینی درس گاہ بھی تھی۔ خانقاہ اور درسگاہ دونوں پیر خانہ سے منسلک تھیں، لہٰذا آپ اس درسگاہ میں داخل ہو گئے۔ ایک دن حضور قبلہ عالم قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیز بازار میں گئے وہاں آپ کے گاؤں قلع سیداں کا ایک آدمی ملا۔ اس آدمی نے گاؤں واپس پہنچ کر آپ کے مشفق والدین کو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے ملاقات کا تذکرہ کیا، تو آپ کے والد ماجد اور آپ کے بڑے بہنوئی قندھار شہر میں درسگاہ پیر خانہ میں تشریف لائے اور آپ کو گھر جانے کے متعلق فرمایا مگر آپ کے حصولِ علمِ دین کے بے

Marfat.com

پناہ شوق کے سامنے ان کو ہتھیار ڈالنے پڑے، بلکہ بازار سے کچھ پارچات، کتب، سامانِ خورد و نوش خرید کر آپ کے سپرد کیا اور کچھ نقدی بھی دے کر دعائیں فرماتے ہوئے خوشی خوشی گھر واپس تشریف لے آئے۔

درسگاہ پیر خانہ سے متوسط کتب پر عبور

قرآن مجید اور ابتدائی علومِ اسلامیہ کی تعلیم تو اس سے پہلے حاصل کر ہی چکے تھے، اب فنون عربیہ کی درمیانی کتب کو پڑھنا شروع کر دیا۔ چنانچہ ایک سال کے قلیل ترین عرصہ میں علوم اسلامیہ کی متوسط کتب پر مکمل عبور اور دسترس حاصل کر لی، ساتھ ہی ساتھ فارسی کی آخری کتب کا مطالعہ بھی فرما لیا۔ علم صرف ونحو کے دقیق سے دقیق مسائل بھی آپ کو نوک زبان ہو چکے تھے۔ شہر قندھار میں واقع درسگاہ پیر خانہ میں آپ نے مذکورہ علوم مولانا جان محمد مرحوم سے حاصل کئے۔

تکمیل درسِ نظامی کیلئے مزید سفر

اب حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے شہر قندھار میں مزید رہنا مناسب نہ سمجھا اور تکمیلِ علم کیلئے کسی دوسری درسگاہ کا خیال فرمایا، چنانچہ آپ قندھار شہر سے جانب مغرب دریائے ارغندہ کے اس پار موضع خنزرا میں ایک بہت بڑی دینی درسگاہ میں داخل ہو گئے۔ اس درسگاہ میں ایک فرشتہ سیرت مُتَدَیّن عالمِ باعمل استاد حضرت مولانا محمد بہاؤالحق صاحب مرحوم صدرِ مدرس اور چند دیگر مدرسین تھے۔ حضور قبلہ عالم کی روانگی طبع اور صدرِ مدرس کی مشفقانہ التفات کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ انتہائی تھوڑے عرصہ میں کم وبیش درسِ نظامی کے طویل نصاب کی تکمیل فرمائی، یعنی علم تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، علمِ کلام، منطق، فلسفہ اور دیگر مروّجہ علوم کی آخری کتب پر کامل دسترس حاصل فرمالی۔ خصوصاً علمِ کلام اور معقول میں بلکہ اسی عرصہ میں شفیق استاد کی مخلصانہ مہربانی سے علم طب میں بھی معتد بہ عبور حاصل کر لیا۔

Marfat.com

دورانِ تعلیم شب بیداری کا معمول

اس چار سال کے عرصہ میں قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کا عمومی شیوہ یہ ہوا کرتا تھا کہ دن بھر حصولِ تعلیم، مشقِ اسباق اور مطالعہ کتب میں مستغرق رہتے تو رات بھر دریائے ارغندہ کے کنارے پر ذکر الٰہی اور مراقبہ میں ہمہ تن مشغول اور منہمک رہتے۔ اس دوران حضور قبلہ عالمؒ کبھی کبھی اپنے شیخِ کامل کی خدمت بابرکت میں حاضری کے لئے بھی تشریف لے جاتے رہے۔

طلبہ میں آپ کا مقام

حضور قبلہ عالم قُدِسَ سِرُّہٗ القَوِی کے اس معمول کو دیکھ کر کہ آپ تمام دن دارالعلوم میں ہوتے ہیں مگر رات کو نامعلوم کہاں تشریف لے جاتے ہیں، دارالعلوم کے دیگر طلبہ کرام حیران و ششدر تھے خصوصاً اس امر پر کہ یہ طالب علم دن بھر نہ کسی سے بولتا ہے نہ مذاق کرتا ہے اور نہ ہی کھیلتا ہے۔ چنانچہ طلبہ نے ایک روز اپنے استاد سے پوچھا کہ یہ نو وارد طالب علم کون ہے؟ کیونکہ اسکی طبع جملہ طلبہ سے نرالی اور عمدہ ہے۔ استادِ محترم چونکہ آپ کی طبع اور روحانی کمال سے بخوبی واقف تھے اس لئے فرمایا کہ اس طالب علم سے گستاخی نہ کرنا۔ یہ جدھر جائے جانے دینا، یہ جنّ ہے اگر تم نے اس سے کوئی رذیل حرکت کی تو سخت نقصان پہنچائے گا۔ طلبہ یہ بات سن کر خاموش ہو گئے مگر بعد ازیں آپس میں مشورہ کیا کہ رات جب یہ طالب علم باہر جائے گا تو اس کا پیچھا کریں گے اور دیکھیں گے کہ یہ کدھر جاتا ہے، چنانچہ رات کو ان طلبہ نے ایسا ہی کیا۔ لیکن اللہ عزوجل اپنے نیک اور مخلص بندوں کے راز افشاں نہیں کرتا۔ ابھی دارالعلوم سے کوئی دس پندرہ قدم ہی ان طلبہ نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کا تعاقب کیا ہوگا کہ ان کو آپ کا قد مبارک طول وطویل نظر آنے لگا۔ اپنے مدرس کی زبانی جنّ کا لفظ تو سنا ہی تھا۔ اتنا خوف ان پر طاری ہوا کہ لرزہ براندام ہو کر واپس دارالعلوم آ گئے۔ صبح ہونے تک یہ بات بجلی کی

Marfat.com

طرح پھیل چکی تھی کہ یہ طالب علم واقعی جن ہے۔ چناچہ اس دن کے بعد قبلہ عالم ﷫ سے کسی طالب علم نے کوئی مذاق نہیں کیا، بلکہ عزت اور قدر ومنزلت سے پیش آتے تھے۔

زمانہ تعلیم میں آپ کا کشف

ایک مرتبہ دارالعلوم موضع خزرا (افغانستان) میں آپ زیر تعلیم تھے، اس دارالعلوم کے ملحقہ چند صاحبِ ثروت اور حساس آدمیوں نے باہمی مل کر ایک دارُالاِقامۃ تیار کروایا۔ جب طلبہ کی چار پائیوں کو نو تعمیر دار الاقامۃ میں تبدیل کیا گیا اور طلبہ کو اس میں سونے کی اجازت دی گئی۔ تو رات کو سوئے ہوئے طلبہ کی چار پائیاں خو بخو د الٹ جاتیں۔ اور یہ معاملہ قریباً ہر رات وقوع پذیر ہوتا۔ اراکین مدرسہ و مدرسین دارالعلوم نے ہر چند سوچا بیسیوں تدابیر کیں لیکن کوئی صورت کارگر ثابت نہ ہوئی۔ حقیقیت حال کا کوئی پتہ اور سراغ سمجھ میں نہ آسکا۔ آخر کار مہربان استاد مولانا بھاؤالحق مرحوم نے حضور قبلہ عالم ﷫ سے دریافت فرمایا کہ شاہ صاحب آپ ہی بتلائیں کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ پہلے تو آپ نے معذرت چاہی لیکن مشفق استاد کے بار بار اصرار اور ایک دینی واسلامی درس گاہ کے احیاء وبقاء کی خاطر حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس دارالاقامتہ کے زیز زمین ایک ولی اللہ کی قبر مبارک ہے۔ چونکہ طلبہ کے شور غل اور ہنسی مذاق سے ان کا سوئے ادب ہوتا ہے۔ اوران کے تخلیہ میں خلل پڑتا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہے۔

قبلہ استاد صاحب مرحوم نے فرمایا اَب اس کا تدارک کیا جائے۔ تو حضور قبلہ عالم ﷫ نے فرمایا کہ اس جگہ پر بجائے لیٹنے اور سونے کے صاحب مزار کی قربت بنا کر اس جگہ کو درس وتدریس میں منتقل کر دیا جائے چنانچہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کے ارشاد کے مطابق عمل کیا گیا تو مکمل امن وسکون ہوگیا، اور ساتھ ہی زمانہ طالب علمی میں ہی حضور قبلہء عالم کے کشف کی صحت کا سب کو کامل یقین ہوگیا۔

Marfat.com

زاہد و متقی متعلّم

زمانہ تعلیم میں حضور قبلہ عالم ﷫ اپنے استادِ محترم حضرت مولانا بھاؤ الحق ﷫ کے ہمراہ ان کے باغات میں جو دار العلوم سے کوئی دو میل کے فاصلہ پر تھے۔ بغرض حصولِ تعلیم و مطالعہء اسباق تشریف لے جایا کرتے۔ اور مدت مدید گزر جانے کے باوجود کسی پھل کو ہاتھ تک نہ لگایا اور نہ ہی پھل کھایا۔ ایک دن استاد صاحب نے پوچھا شاہ صاحب کیا آپ نے اس باغ کے کسی پھل کو کھایا ہے؟ تو حضور قبلہ عالم ﷫ نے جواباً کہا جناب نہیں! استاد نے فرمایا کیوں؟ عرض کی حضور والا کی اجازت نہ تھی اور بغیر اجازت کھانا منع ہے مہربان استاد نے آپ کے تقویٰ کو دیکھ کر خوشی اور مسرت کا ظہار فرمایا نیز پھل کھانے کی عام اجازت دے دی۔

صاحبِ قبر سے گفتگو

حضور قبلہ عالم ﷫ ہمیشہ باغات سے مدرسہ واپسی پر اپنے استاد مکرم کے ہمراہ تشریف لایا کرتے تھے، راستہ میں واقعہ قبرستان میں ایک خاص مزار پر آپ کے استاد مولانا بھاؤ الحق علیہ الرحمۃ فاتحہ خوانی کرتے تھے۔ ایک دن حضور قبلہ عالم ﷫ نے اپنے استاد صاحب سے پوچھا حضرت یہ مزار کس کا ہے؟ تو استاد صاحب نے فرمایا یہ ایک بہت بڑے بزرگ کا مزار ہے آپ نے بھی فاتحہ خوانی کی اور بعد ازیں کچھ دیر کے لئے مراقبہ فرمایا اتنے میں اس بزرگ صاحبِ مزار نے حضور قبلہ علم ﷫ کو اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور پوچھا کیا تم حضرت خواجہ خواجگان ملا راحم دل قدس سرہ کے مرید ہو؟ حضور قبلہ عالم ﷫ نے فرمایا ہاں! مگر آپ میرے شیخِ طریقت کو کس طرح جانتے ہیں؟ تو اس صاحبِ مزار نے فرمایا میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں آپ کی طرف توجہ دینی چاہی تھی تو آپ کے شیخ کامل میرے سامنے تشریف فرما کر فرمانے لگے یہ میرا مرید ہے۔

Marfat.com

دورِ طالبعلمی میں ہی چور کو ولی بنا دینا

زمانہ طالب علمی کے آخری ایام میں ایک دن حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ حسبِ معمول ظہر کے وقت دارالعلوم کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ زمانہ کا نامی گرامی چور مسمی امیر محمد خان مسجد کے کنویں پر پانی پینے کی غرض سے آیا، پانی نکالنے کے لئے ابھی رسی کنویں میں ڈالی ہی تھی کہ اس کی آنکھیں چار ہوگئیں بس پھر کیا تھا وہیں بت بنا کھڑا رہ گیا۔

آنکھوں آنکھوں میں اشارے ہو گئے

ہم تمہارے تم ہمارے ہو گئے

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا اے اللہ کے بندے! تم یہاں کیوں کھڑے ہو، اور ہماری طرف کیوں ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس میں کیا وجہ ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہوگئی ہے۔ اس پر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا یہ اچھی محبت ہے، جس سے محبت ہو اس کے قریب بیٹھنا چاہئے یا کہ دور کھڑا رہنا چاہئے اس نے عرض نے جناب آپ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہیں، اور مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، میں گنہگار ہوں اور میرے کپڑے بھی ناپاک ہیں۔ تو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا اچھا پھر نہا دھو کر اور کپڑے بدل کر آجانا۔ اس نے کہا میرا گھر دور ہے، میں کل آسکوں گا، تو آپ نے بکمال شفقت فرمایا کوئی بات نہیں کل ہی آجانا۔

چنانچہ وہ چور نہا دھو کر صاف ستھرے اور پاکیزہ کپڑے پہن کر حاضر خدمت ہوا۔ حضور قبلہ عالمؒ نے انتہائی مہربانی سے اسے اپنے پاس بٹھایا، فرائض کی پابندی، اکل حلال، صدقِ مقال کا وعدہ لیا اور اپنا دستِ شفقت اس کے منہ پر پھیرا۔ پھر کیا تھا، روحانیت کے تمام دروازے اس پر کھل گئے اور آنِ واحد میں چور ولی ہو گیا، سر سے

پاؤں تک سارا جسم ذاکر بن گیا۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
گر ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اسی شب عالمِ خواب میں آپ کے پیر طریقت شیخ کامل حضرت خواجہ خواجگان ملا راحم دل علیہ الرحمۃ تشریف لائے اور فرمایا فیض محمد اتنی جلد بازی اچھی نہیں، ذرا تحمل سے کام لینا چاہئے۔ امیر محمد خان اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ تک زندہ رہے۔ اب ان کا مزار مبارک شہر قندھار کے نزدیک مرجع خواص و عام ہے جو خانقاہ امیر محمد خان امیر چور کے نام سے مشہور ہے، (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

نوجوانی میں خلعتِ خلافت

چار سال تمام ہونے پر حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ علومِ دینیہ سے فارغ التحصیل ہو چکے تھے اور دار العلوم سے آپ کو دستارِ فضیلت اور سندِ کامیابی حاصل ہو چکی اور روحانیت میں بھی "دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً" (یعنی میں نے اتنا علمِ نافع حاصل کیا کہ مقامِ قطبیت کو پا لیا) مصرعہ کا مصداق بن چکے تھے۔ آپ درسگاہ سے قندھار شہر کی طرف روانہ ہوئے جونہی قندھار میں پہنچے آپ کو ایک برادرِ طریقت ملا اور اس سے معلوم ہوا کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے پیر و مرشد شہر کی فلاں مسجد میں رونق افروز ہیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سیدھے اپنے ہادی و راہنما کی دست و پا بوسی کے لئے اُس مسجد میں گئے۔ اور اپنے شیخ کامل کے شرف دیدار سے محظوظ ہوئے۔

چند منٹ کے توقف کے بعد خواجہ خواجگاں قبلہ عارفاں حضرت خواجہ ملا راحم دل صاحب نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ آپ کو اپنے ہمراہ لیکر کابلی دروازہ کے باہر درسگاہ حضرت ملا محمد عالم نقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ الْقَوِی المعروف ملّا اخوند صاحب میں تشریف لے گئے۔

Marfat.com

وہاں کچھ مراقبہ کیا مراقبہ کے بعد حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو خلعتِ خلافت سے نوازا۔ اور ملک ہندوستان (پاک و ہند) جانے کا حکم فرمایا۔ یہ ۱۸۷۰ء کا زمانہ تھا۔ جب کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی عمر شریف صرف بیس برس کی تھی۔ اسی مجلس میں آپ کے شیخِ طریقت ملا راحم دل علیہ الرحمۃ نے اپنے ایک دوسرے بامراد صادق الیقین مرید کو بھی خلعتِ خلافت سے نوزا۔ اور اس خلیفہ کو علاقہ ہرات ایرانی سرحد جانے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ تمہیں دو ہمراہی ملیں گے جو تمہارا علاقہ بلوچستان تک ساتھ دیں گے۔

صوفیانہ سفر وحضر

خلعتِ خلافت اور سفرِ ہند کے حکم کے بعد حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اپنے دوسرے صادق الیقین پیر بھائی کے ساتھ اپنے شیخِ طریقت سے اجازت حاصل کر کے اپنی قیام گاہ موضع خنزرا کی درسگاہ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران حضرت خواجہ خواجگان ملا راحم اللہ دل علیہ الرحمۃ دست بدعا رہے۔ چند یوم کے قیام بعد دو آدمی درس گاہ میں تشریف لائے جو آپس میں سگے بھائی تھے، حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ ان دونوں مع اپنے دوسرے پیر بھائی کے اپنے شیخ کامل کی ہدایات کے مطابق سفر کی تیاریوں میں مصروف رہے۔ ان دونوں نو وارد صاحبان نے آپ حضرات کے ساتھ ہمراہی کی پیش کش کی، جس کو آپ نے شرف قبولیت بخشا۔

دورانِ سفر سبّی (کوئٹہ) میں فیض رسانی

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ جب علاقہ پشین میں پہنچ گئے تو آپ کا دوسرا برادر طریقت جن کو شیخ سے ہرات جانے کا ارشاد ہوا تھا وہ اور دیگر دونوں راہنمایان سفر واپس ملک افغانستان مراجعت فرما گئے اور آپ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سبی کی جانب (کوئٹہ) روانہ ہوئے جب آپ سبی کے ایک گاؤں میں داخل ہوئے تو نماز عشاء کا وقت تھا، آپ نے

Marfat.com

اس گاؤں میں ایک نئی تعمیر شدہ مسجد دیکھی تو وہاں تشریف لے گئے۔ تمام حاضرین مسجد نے آپ کو بیک زبان نیازمندانہ طریق سے سلام عرض کیا۔ اور آپ کے نورانی سراپا کو دیکھ کر التجا کی کہ آج امامت آپ فرمائیں۔ مگر آپ نے یہ فرما کر کہ میں مسافر ہوں۔ اور میں دوگانہ پڑھوں گا، معذرت چاہی۔ امام مسجد صاحب نے امامت کے فرائض سر انجام دیئے اس مسجد کے امام ایک اچھے عالمِ دین تھے۔ باقی نمازیوں کی نسبت امام مسجد کو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے کچھ خصوصی محبت اور انس ہو گیا۔

چنانچہ امام مسجد صاحب کی والہانہ محبت کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے ایک ماہ تک اس مسجد میں قیام فرمایا۔ اور اس ایک ماہ کے عرصہ میں امام صاحب اور دیگر معتقدین کو اپنی روحانیت سے کافی سرشار فرما کر یہی سے بذریعہ ریل جیک آباد کا رخ فرمایا۔

شکار پور سے سکھر، بہاولپور، شیر شاہ، بنوں، نوشہرہ کا پیدل سفر

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ جیکب آباد سے پاپیادہ شکار پور (سندھ) کی طرف چل دیئے۔ آپ نے پہلا تمام سفر پیدل طے فرمایا۔ اور بعد ازاں بھی اکثر و بیشتر پیدل سفر فرمایا کرتے تھے۔ شکار پور کے راستہ میں ایک گاؤں میں چند روز قیام فرمایا اس گاؤں کی مسجد میں چند طلبہ تعلیم حاصل کرتے تھے، ان طلبہ میں سے ایک افغانی طالب علم آپ سے بہت مانوس ہو گیا، اس نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی معیت میں کثرت سے رہنا شروع کر دیا۔ آپ نے اپنی نظرِ کرم اور توجہ سے اس پر اتنا کرم فرمایا کہ اس کا قلب ذکر الٰہی سے منور ہو گیا، اور رموز الٰہیہ کا باب اس پر کھل گیا۔ جب آپ نے اس مسجد سے آگے جانے کا ارادہ فرمایا تو اس طالب علم نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے ہمرکاب ہونے کی تمنا ظاہر کی، آپ نے اس طالب علم کو ہر چند سمجھایا مگر اس طالب علم کا جذبہ عشقِ صادق اور شوقِ عقیدت اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ اس نے اپنا کمبل، لحاف اور دیگر سامان تک فروخت کر دیا اور کمال درجہ کی منت و سماجت کے بعد حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے

Marfat.com

ہمراہ رہنے کی اجازت حاصل کرلی۔ یہاں سے جب آپ خاص شکار پور پہنچے تو ایک دم سرد ملک سے گرم علاقے میں داخل ہونے کی وجہ سے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی طبع مبارک پریشان ہوگئی، چنانچہ حضور نے وہاں سے براستہ سکھر، بہاولپور، شیر شاہ سیدھا بتوں اور نوشہرہ کا رخ فرمایا۔ راستہ میں چند یوم کے لئے رکے اور وہاں بھی اپنے فیضِ روحانی کی ضیاء پاشیاں فرماتے گئے۔

ہم نے پھولوں کو چھوا مرجھا گئے کانٹے بنے
تو نے کانٹوں کو چھوا تو گلستاں کر دیا

سفر پاک و ہند

۱۸۷۰ میں ملک افغانستان کے شہر قندہار دریائے ارغندہ کے اس پار موضع خزرا سے آپ نے دو رہنمایانِ سفر اور ایک برادرِ طریقت کے ہمراہ ملک ہندوستان (پاک و ہند) کا سفر مبارک اختیار فرمایا اللہ عزوجل کا نام مبارک لے کر مرشدِ کامل کے حکم پر اپنے آبائی ملک کو خیر باد کہہ دیا۔ اس وقت حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ کے والد محترم رحلت فرما چکے تھے، جبکہ والدہ مشفقہ بقیدِ حیات تھیں راستہ میں سب سے پہلے افغانستان کی بلوچستانی سرحد (چمن بارڈر) پار کر کے حضرت خواجہ پیر میاں عبدالحکیم نقشبندی مجددی قُدِّسَ سِرُّہُ الْقَوِی کے مزار پر انوار پر تشریف لے آئے جو کہ حضرت قیوم ربانی خواجہ خواجگان خواجہ محمد معصوم سرہندی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ ہیں۔ یہاں دو یوم قیام کے بعد علاقہ پشین کی طرف رجوع فرمایا۔ حضرت میاں عبدالحکیم کے آستانہ عالیہ پر پہنچنے سے آپ نے اپنے ہمراہیوں کو وہ تمام درخت دکھائے جو میاں صاحب موصوف قندہار شریف سے بحکم بادشاہ ہجرت کرنے پر عالمِ سوگ اور فرقت کی بیقراری سے اپنی اپنی جگہوں سے باذن اللہ ہٹ کر پیچھے پیچھے چلے آتے تھے، اور کافی دور جا کر حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے اشارہ فرمانے پر جہاں جہاں تھے وہیں رک گئے اور ایک

Marfat.com

درخت جوان میں سے بڑا تھا کچھ زیادہ سوگوار تھا وہ نہ رکا اور مزید آگے بڑھتا آیا کافی فاصلہ طے کرنے پر قبلہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے اسے رک جانے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ وہ درخت اکیلا تنہا میدان میں کھڑا ہو کر حضرت میاں عبدالحکیم نقشبندی مجددی قُدِسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی فرمانبرداری کی شہادت دیتا رہا۔

اولیاء اللہ

یہ فنا فی الذاتِ ربّ لا یزال
ان کو ہی قلبی طمانیت انہیں ذہنی سکون
گردشِ افلاک کا اِن پر نہیں کوئی اثر
اولیاء ہر حال میں لَا یَخَفْ لَا یَحْزَنُوْن

(علامہ محمد اقبالؒ)

Marfat.com

ریاضت ومجاہدہ

حضرت کا کا صاحب علیہ الرحمتہ کے مزارِ پرانوار پر چلہ کشی

بالآخر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ حضرت کا کا صاحب علیہ الرحمتہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے اور اپنے وطن عزیز شہر قندھار شریف سے سفر اختیار کرنے کے بعد یہ پہلا مزار شریف تھا جہاں آپ نے چلہ کشی فرمائی، بعدازفراغتِ چلہ کشی آپ وہاں پر ہی تشریف فرما تھے کہ آپ کے ہمسفر طالب علم نے عرض کیا کہ بندہ نواز! مجھے اسم اعظم کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ نے باکمال شفقت محبت اسم اعظم کی اجازت عنائت فرمائی اور وہ طالب علم آپ کی روانگی سے دودن پہلے نامعلوم کس طرف چلا گیا۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے آستانہ پر حاضری و چلہ کشی

حضرت کا کا صاحب علیہ الرحمتہ کے دربارِ گوہر بار پر حاضری دینے کے بعد حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللهُ مَرْقَدَهٗ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے روحِ رواں قبلہ عارفاں، غوث صمدانی، امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قُدِّسَ سِرُّهُ الرَّبَّانِی کے آستانہ عالیہ اور دربارِ مقدسہ پر حاضری دینے کا ارادہ فرمایا اور دیوانہ وار عالم شوق میں سفر شروع کر دیا۔ دورانِ سفر راولپنڈی اور جہلم ایک ایک ماہ کا قیام فرمایا۔ سرہند شریف جاتے ہوئے جب لدھیانہ پہنچے تو شہری آبادی کے باہر ایک ولی اللہ کا مزار مبارک تھا، آپ ہفتہ بھر وہیں ٹھہرے رہے۔ اس مزار مقدس پر ایک عالم جو کہ نہایت ہی زہد وتقویٰ کے

Marfat.com

مالک تھے قیام پذیر تھے، اس عالم دین نے جب آپ کی زیارت کی تو وہ آپ پر فریفتہ ہو گیا، اور آپ کی رفاقت اور صحبت میں ہر وقت رہنے لگا، آخر کار جب آپ نے وہاں سے سرہند شریف جانے کا عزم فرمایا تو اس عالم دین نے بھی آپ کی معیت میں سفر کرنے کو سعادت مندی سمجھتے ہوئے سفر کا عزم کر لیا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اس عالم دین پر بہت شفقت فرمائی تھی، آپ نے جتنے روز بھی حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قُدِّسَ سِرُّهُ الرَّبَّانِی کے مزار مقدس پر قیام فرمایا وہ عالمِ دین آپ کی معیت میں رہے اور علم و عرفان کی دولت سے مالا مال ہوتے رہے۔

حضور قبلہ عالم قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَزِيْز جب سرہند شریف پہنچے تو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے آپ پر اسرار و معارف کے دروازے کھول دئے، حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے نہایت سکون اور اطمینان سے چالیس یوم وہاں قیام فرمایا۔ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کے مزارِ گوہر بار پر علم و عرفان کی موسلا دھار بارش اور فیوض و برکات کی تقسیم عام ہے، اسی لئے تو شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال نے جب وہاں حاضری دی تو وہاں کی کیفیت اس انداز میں لکھتا ہے۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلع انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سرہند شریف سے روحانی، اور عرفانی دولت سے مالا مال ہو کر براستہ امرتسر لاہور تشریف لائے، اس عالم دین نے لدھیانہ سے آپ نے ہاں رہنے کی اجازت حاصل کر لی۔ راستہ میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ پھلوار اور دیگر کئی مقامات پر بندگانِ الٰہی کے قلوب کو اپنی نورانی ضیاء پاشیوں سے چند دنوں میں ہی منور کرتے

Marfat.com

ہوئے لاہور تشریف فرما ہوئے۔

مزارِ حضرت شاہ محمد غوث ؒ پر حاضری و چلہ کشی

لاہور میں حضور قبلہ عالم ﷺ دربارِ گوہر بار حضرت شاہ محمد غوث ﷺ (واقع بیرون دہلی دروازہ) تشریف لائے۔ بقول کسے ولی را ولی می شناسد

نہ جانے اس وقت کیا کیفیت ہوگی، آپ نے وہاں چھ ماہ کا عرصہ قیام فرمایا اور شب روز کا شغل آپ کو صرف یادِ الٰہی اور مراقبہ تھا۔ یہاں قیام پذیر ہونے کی وجہ سے آپ کی طبیعت بہت زیادہ جلالی ہوگئی تھی جس کا عالم یہ تھا کہ کسی شخص کو آپ سے آدھ منٹ سے زیادہ گفتگو کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی، چہرہ مبارک اتنا منور اور آب و تاب والا تھا کہ جی بھر کر دیکھنا تو کیا نظر بھر کر دیکھنے کا بھی حوصلہ نہ پڑتا تھا۔ یہاں سے فراغت کے بعد ملتان شریف جانے کا ارادہ فرمایا۔

مزاراتِ ملتان پر حاضری و چلہ کشی

حضور قبلہ عالم ﷺ لاہور شریف سے سیدھے ملتان شریف تشریف لے گئے، ملتان شریف میں متعدد اولیائے کرام، صوفیائے عظام اور بزرگانِ دین کے مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دی اور اپنی عادتِ مستمرہ کے مطابق یہاں بھی متعدد مقامات پر چلے پورے کئے، جیسا کہ حضرت موسیٰ پاک شہید ؒ کا مزارِ اقدس۔

خواجہ خواجگاں حضرت باقی باللہ ؒ کے مزار پر حاضری و چلہ کشی

حضور قبلہ عالم پیر سید فیض محمد شاہ صاحب ﷺ ملتان شریف سے براستہ لاہور شریف دہلی شریف حضرت خواجہ خواجگاں سرخیلِ قافلہء عارفاں فنافی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ قُدِّسَ سِرُّہُ اللہ کے مزار پرانوار پر حاضر ہوئے۔ آپ امامِ ربانی غوثِ صمدانی

Marfat.com

مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی فاروقی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ الْقَوِیْ کے شیخِ طریقت ہیں۔ اور نویں پشت پر حضور قبلہ عالم پیر قندھاری علیہ الرحمۃ کے آپ دادا پیر ہیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے خواجگاں نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ کے مزارِ مقدس پر چلہ مکمل فرمایا، آپ نے آستانہ عالیہ پر اس ادب و احترام سے قیام فرمایا جیسا کہ اولاد آباؤ اجداد کے ہاں قیام پذیر ہوتی ہے۔ جب یہ انداز تھا تو وہاں سے جو فیوض و برکات آپ کو نوازے گئے اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے، یہ وجہ تھی کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ وہاں پر حاضری کے دوران پھولے نہ سماتے تھے۔

دور دراز سے پیادہ سفر کرنے والے مسافر کی تمام تھکاوٹیں خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے دور فرما دیں، لاتعداد ذرہ نوازیوں سے مشرّف ہو کر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اجمیر شریف جانے کا ارادہ فرمایا۔ اجمیر شریف کا سفر اختیار کرنے سے پہلے دہلی شریف اور اسکے مضافات میں ہر ولیؒ اللہ کے مزار پر حاضری دی، جن میں حضرت سلطان المشائخ خواجہ محبوبِ الٰہی نظام الدین اولیاء، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت خواجہ سرور شہید، حضرت خواجہ شمس الدین اوتاد اللہ، حضرت خواجہ امیر خسرو عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃُ اللہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ بعد ازاں اجمیر شریف روانہ ہو گئے۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مزار پر حاضری و چلہ کشی

دہلی سے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سیدھے اجمیر شریف حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الملتِ والدین چشتی اجمیری نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ کے آستانہ مبارکہ پر حاضر ہوئے یہاں پر بھی کمال درجہ مانوس ہوئے اور ریاضت الٰہیہ و مراقبہ میں مشغول رہے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ رحمتِ باری کی موسلا دھار بارشیں آپ پر ہو رہی ہیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے ساڑھے تین ماہ یہاں پر قیام فرمایا اور منازلِ سلوک طے کرتے

Marfat.com

رہے۔ اجمیر شریف سے آپ نے بمبئی (ممبئی) جانے کا عزم فرمایا۔

ممبئی کے سفر کا ارادہ اور پھر دہلی واپسی

حضور قبلہ عالم پیر قندھاری رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِیْ نے اجمیر شریف سے ممبئی جاتے ہوئے راستہ میں جے پور کی ایک مسجد میں تین چار یوم قیام فرمایا۔ وہاں پر آپ کو نہایت ہی شدت کا بخار ہوگیا، وہاں پر نہ ہی کوئی ڈاکٹر اور نہ حکیم، نہ کوئی تیاردار اور نہ کوئی معالج تھا، حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ تن تنہا ایک درخت سے اوٹ لگائے بخار کی حالت میں تین دن اور تین رات وہیں پر رہے۔ اللہ کریم نے تین دن بعد آپ کو صحت سے نوازا۔ صحت یاب ہونے کے بعد آپ نے سفر کا رخ بدل دیا، اور ممبئی جانے کی بجائے دہلی شریف کا رخ فرمایا۔ واپسی پر جے پور میں اسی مسجد میں جہاں پہلے قیام فرمایا تھا پھر تین چار یوم قیام فرمایا۔ اور وہاں سے سیدھے دہلی شریف تشریف فرما ہوئے۔ دہلی شریف میں آپ نے جامع مسجد دہلی کو اپنی قیام گاہ منتخب فرمایا۔ آپ کم وبیش تین ماہ دہلی میں قیام پذیر رہے، یادالٰہی اور مراقبہ میں شب و روز گزارتے۔ تمام شب اولیاء الرحمٰن عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مزاراتِ مقدسہ پر گھومتے اور اس تین ماہ کے عرصہ کو آپ نے بالکل خاموشی سے گذارا، کسی سے کوئی کلام نہ فرماتے تھے۔ تین ماہ قیام کے بعد سرہند شریف کا عزم بالجزم فرمایا۔

سرہند شریف دوبارہ حاضری

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے سرہند شریف آتے ہوئے راستہ میں پانی پت کے مقام پر کوئی ہفتہ عشرہ قیام فرمایا۔ جس مسجد میں آپ نے قیام فرمایا تھا اس مسجد کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا مدرسہ تھا جس میں قریباً نو دس طلبہ زیرِ تعلیم تھے۔ اُن طلبہ میں سے ایک طالب علم نے جو کہ اپنے آپ کو ضلع امرتسر کا بتاتا تھا حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے مانوس ہوگیا، اور اکثر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا اور فیوض و برکات سے لطف اندوز

Marfat.com

ہوتا۔ آپ کی خدمت میں اکثر حاضری دینا اس کا روزانہ کا معمول تھا۔ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمتہ نے بھی اپنی بیش بہا عنایات سے نوازتے ہوئے ایک ہی نگاہِ کرم اور توجہ سے اس کو تمام مراتبِ سلوک اور لطائف سے مشرف فرمادیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو علیہ الرحمتہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

اک نگاہ جے عاشق ویکھے لکھ ہزاراں تارے ہُو
لکھ نگاہ جے عالم دیکھے کسے نہ کدی چاہڑے ہُو

پھر آپ حضرت امام ربانی سید الطائفہ مجدد الف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے مزارِ گوہر بار پر حاضر ہوئے اور دوبارہ چلہ کیا، یہاں سے آپ گرانقدر انوار و برکات سے مالا مال ہوئے جن کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمتہ سرہند شریف سے سیدھے (براستہ پھلوار، لدھیانہ، جالندھر اور امرتسر) لاہور شریف تشریف لے آئے۔

داتا گنج بخش ؒ اور حضرت میاں میرؒ کے مزارات پر حاضری

لاہور شریف پہنچ کر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ نے دربارِ گوہر بار مرکزِ تجلیات الٰہیہ حضرت خواجہ خواجگان داتا گنج بخش علی ہجویری نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ کے آستانہ عالیہ پر حاضری دی، اور بیحد فیوض و برکات حاصل کئے۔ آپ مہینہ بھر دربار شریف پر قیام پذیر رہے۔ لاہور کے اس قیام میں حضور قبلہ عالم دیگر اولیاء الرحمن عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے مزارات مقدسہ پر بھی حاضری دیتے رہے، جن میں حضرت بالا پیر میاں میر علیہ الرحمتہ کا مزارِ مبارک سرفہرست ہے۔ دربارِ پُر وقار حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ سے آپ براستہ سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی ریاست جموں و کشمیر کی طرف روانہ ہو گے، اور سری نگر (کشمیر) تشریف لے گئے۔

Marfat.com

خواجہ شاہ ہمدان علیہ الرحمۃ کے مزارِ مقدس پر حاضری و چلہ کشی

سری نگر (کشمیر) میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ حضرت شاہِ ہمدان عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ الرِّضۡوَان کے مزار پر انوار سے فیوضاتِ مقدسہ سے بہرہ ور ہوئے۔ اس قیام کے دوران ایک کشمیری درزی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر رہا، اور اپنی مخلصانہ عقیدت ومحبت اور نیاز مندی سے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو اتنا خوش کیا کہ آپ نے اپنی پُر فیض توجہ اور نگاہِ پُر اثر سے اس کا قلب نورِ معرفت سے منور فرما دیا۔

المختصر پاک و ہند کی سرحد میں داخل ہونے سے لے کر جبکہ آپ کی عمر شریفہ صرف بیس ۲۰ برس تھی اور ۱۸۷۰ء تھا، تب سے ۱۹۲۰ء تک یعنی پچاس سال کا عرصہ بعید آپ نے سیلانی طبع اور ملنگی میں گزارا۔ اسی دوران آپ نے صوبہ جات سندھ، سرحد، پنجاب، سی پی، یو پی، ریاستہائے بہاولپور، پٹیالہ، جے پور اور جموں و کشمیر کے گوشہ گوشہ اور قریہ قریہ کی سیر و سیاحت فرمائی، اور ہر بستی کو اپنے فیوض و برکات سے نوازا۔ اس دوران اولیاء الرحمٰن عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان کے مزاراتِ مقدسہ پر تشریف لے جاتے رہے، اور اکثر درگاہوں پر چلہ کشی بھی فرمائی۔ اس سیلانی دور میں بھی آپ نے ہزار ہا تشنگانِ حق و صداقت کو رشد و ہدایت سے بہرہ یاب کیا، سینکڑوں خوش قسمتوں کو اپنی نگاہِ ولایت سے سیراب فرماتے ہوئے ان کے قلوب کو ذکر الٰہی سے سرشار فرمایا۔

Marfat.com

پچاس سالہ سفر کے بعد سکونت

زیارت وصحبتِ شیخ کی آرزو

آپ سیلانی طبع تھے، اس دوران میں اللہ دین صاحب جو کہ بنک میں ملازم تھے اُن سے کوئی قانون طور پر غلطی سرزد ہوگئی جس کی وجہ سے وہ فرار ہوگئے اور کوہ مری چلے گئے۔ پولیس نے کافی جستجو کرنے کے بعد انہیں کوہ مری سے گرفتار کرلیا، اچانک حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کا وہاں سے گزر ہوا تو اللہ دین صاحب نے جب آپ کو دیکھا تو اس کے دل نے کہا کہ یہ کوئی خدا کا برگزیدہ اور ولی اللہ ہے، فوراً قدم بوس ہوا اور اس مصیبت سے خلاصی اور رہائی کے لئے التجا کی۔ آپ نے دعا فرمائی، آپ کی دعا و برکت سے اللہ تعالے نے اس کی رہائی فرمادی، اور وہ باعزت بری ہوگیا۔ رہائی کے بعد اس کے دل میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی محبت اور عقیدت جنون کی حد تک ہوگئی، مگر آپ کی قیام کا کسی کو بھی علم نہ تھا چونکہ آپ ہمیشہ سیر و سیاحت میں رہتے تھے۔ آخرکار اس نے آپ جناب تلاش کرلیا اور صدقِ دل سے مرید ہوگیا۔ چونکہ آپ اختر و بیشتر سیر و سیاحت میں رہتے تھے، اور ادھر چوہدری اللہ دین کی محبت کا عالم جنون کی حد تک تھا، یہ شخص آپ کی زیارت اور صحبت سے فیض یاب ہونے کی غرض سے ہمیشہ سفر میں ہی رہتا تھا، اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا تھا۔ بقول حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ

یک زمانہ صحبتِ باولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

Marfat.com

حضور قبلہ عالمؒ کا عقد مبارک

مریدِ صادق اللہ دین کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی شادی ہو جائے تو ممکن ہے کہ آپ ایک جگہ پر مقیم ہو جائیں، اور عقیدتمندوں کو خوب زیارت وصحبت کا موقعہ ملے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ اس کے پاس تشریف لائے تو اللہ دین صاحب نے بصد نیازمندی عرض کیا کہ بندہ نواز! میں اپنی بھتیجی سے آپ کا عقد کرنا چاہتا ہوں، بخدا آپ میری اس عرض کو رد نہ فرمائیں، حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا اللہ دین ایسی بات مت کرو میں آزاد طبیعت کا شخص ہوں، مجھ سے یہ قید برداشت نہیں ہو سکتی ، چنانچہ خفا ہو کر چل دیئے۔ کچھ عرصہ بعد اللہ دین صاحب پھر آپ کی تلاش میں چل دیئے، اور آخر کار کشمیر پہنچ کر وہاں آپ کو پا لیا۔ شرفِ ملاقات اور کچھ گفتگو کے بعد پھر سوال مذکور عرض کیا، آپ نے پھر اسی طرح انکار فرما دیا۔ القصہ یہ شخص اپنے بات منوانے کے لئے آپ کے پیچھے پیچھے مدت تک پھرتا رہا اور منت سماجت کرتا رہا۔ آخر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے بہت غور وفکر کے بعد اس معاملہ کو امرِ الٰہی وسنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سمجھتے ہوئے اللہ دین کی خواہش کو شرفِ قبولیت بخشا۔
اس طرح اللہ دین صاحب نے آپ کا عقد مبارک بمقام کریالہ نزد پتوکی اپنی خوش بخت اعلیٰ نصیب بھتیجی مسماۃ فاطمہ دختر عزیز دین سے کر دیا۔ جو کہ حضرت عارفِ ربانی شیرِ یزدانی میاں صاحب شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے خاندانِ باکرامت سے ہیں۔

شاہدرہ میں قیام

نکاح ہو جانے کی کچھ عرصہ بعد پھر سابقہ جولانی والی کیفیت غالب رہی۔ مگر بعد میں آپ نے پہلے تو لاہور شریف حضرت شاہ محمد غوث علیہ الرحمۃ کے متصل، بعد ازاں شاہدرہ باغ (لاہور) میں مستقل اقامت اختیار فرمائی اور یہاں قریباً پچیس برس تک قیام فرمایا۔

Marfat.com

خوش بخت شریکۂ حیات کی چند یادیں

صاحبزادگان والا شان نے بیان فرمایا کہ مخدومنا والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ شروع شروع میں جب میرے والدین نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے میرا عقد کر دیا تو اس وقت آپ کی عمر شریفہ قریباً ستر (۷۰) برس تھی، آپ کے کچھ دانت مبارک بھی گر چکے تھے۔ میں نے یہ حالت دیکھ کر انھوں نے اپنے والدین سے شکوہ اور شکایت کی کہ آپ نے میرا عقد ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو کہ معمر اور غیر ملکی ہے اس وجہ سے اسکی زبان بھی میری سمجھ میں نہیں آتی، اور اسکی طبع بھی فقیرانہ ہے۔ میں ان کے ساتھ کیسے زندگی بسر کر سکوں گی۔ لیکن بعد میں مجھے یہ حقیقت واضح ہوئی کہ میرے سب شکوے اور شکایات بے جا اور غلط ہیں، درحقیقت میرا عقد ایک غریب الوطن سے نہیں بلکہ ایک شہنشاہ سے ہوا ہے، آپ کی خدمتِ اقدس میں آجانے کے بعد میرا دل دنیاوی چیزوں سے یکسر متنفر ہو گیا، اور میں اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہمہ تن مستغرق ہو گئی تھی۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کے احترام وعزت اور خدمت کو میرے دل میں محبوب بنا دیا تھا، یہ وجہ تھی کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اپنے خاص خاص غلاموں اور عقیدتمندوں کے سامنے اپنی زبانِ مبارک سے میری تعریف ان الفاظ میں فرمایا کرتے تھے، "دیکھو میں ایک غریب الوطن، معمر اور درویش ہوں لیکن میری اہلیہ ان سب چیزوں کو اپنے لئے ایک نعمتِ مترقبہ جانتے ہوئے میری خدمت میں کوئی فرق نہیں رکھتی، مہمانوں کی خدمت تہہِ دل سے بجا لاتی ہیں، میں ان پر بہت زیادہ خوش ہوں، میں نے ان کو دنیاوی عورتوں کی طرح نہیں پایا۔

سادگی ومقامِ فقر

محترمہ مائی صاحبہ فرماتی ہیں کہ شروع شروع میں میں نے آپ سے عرض کیا کہ حضور گھریلو استعمال کے لئے برتن چاہئیں۔ آپ بازار سے سلور کے دو پیالے خرید

Marfat.com

لائے اور فرمایا تم کو یہ کافی ہیں۔ گھی کے لئے کوئی برتن نہ تھا، آپ ایک بوتل میں گھی ڈالا کرتے تھے۔ کبھی کبھی آپ مجھے گھر میں بٹھا کر باہر سے دروازہ کو بند کر کے اور تالا لگا کر شاہدرہ کے متصلہ ذخیرہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے، اور بسا اوقات تو پانچ چھ روز تک واپس تشریف لایا کرتے تھے۔ دریں اثناء میں گھر میں بعض میوے موجود پاتی تھی، جس سے گزر اوقات بآسانی ہو جایا کرتی تھی۔ اسی طرح کچھ عرصہ تک آپ کا یہ طریقہ رہا، بعد میں آپ نے سیلانی طریقہ کو ترک فرما کر ایک حجرہ میں خلوت اختیار فرمالی اور جنگل میں جانا چھوڑ دیا۔

اپنے کام خود کرنے کی عادتِ شریفہ

جب آپ ایک جگہ مقیم ہو گئے تو لوگوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہو گئی۔ اسی دور کی بات ہے کہ مہمانوں کے لئے سبزی وغیرہ اور دیگر سامان خود بازار سے خرید کر لایا کرتے تھے۔ اگر کوئی غلام خود خرید کر لانے کے لئے بازار جانے کیعرض کرتا تو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ فرماتے کہ یہ کام میں خود کر سکتا ہوں۔ آپ جب بازار میں سے گذرتے تو مسلمانوں کے علاوہ شاہدرہ کے ہندو اور سکھ بھی آپ کی تعظیم کے لئے فوراً اُٹھ کھڑے ہوتے اور آپ ان سب کو راہ راست کی تبلیغ فرماتے تھے،

تاندلیانوالہ (فیصل آباد) نقل مکانی

شاہدرہ میں جب آپ کے مریدین اور عقیدت مندوں کی کثرت اور آمد و رفت بہت زیادہ ہو گئی تو آپ عقیدت مندوں کے بے شمار تقاضوں کے بعد چک ۴۱۱ گ ب نزد تاندلیانوالہ (ضلع فیصل آباد) تشریف لے گئے۔ آپ کی نقل مکانی کی خبر جملہ عقیدتمندوں میں فوراً پھیل گئی۔ لہٰذا تمام ارادت مند اب شاہدرہ کی بجائے فیصل آباد حاضری دینے لگے یہ مبارک قصبہ حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب کے قدومِ میمنت لزوم سے فیض آباد شریف کہلانے لگا۔ عقیدتمندوں نے یہاں پر بھی آپ حضور

Marfat.com

قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں، حتیٰ کے تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی رہائش کے لئے مکانات، زائرین کے لئے مہمان خانہ اور دیگر ضروری عمارتیں وغیرہ بنوادیں۔ طالبانِ فیض نے ضروریات خانگی بھی فوری طور پر مہیا کردیں یہاں کے مریدوں کی عقیدت دیکھ کر آپ نے آخر دم تک اقامت فرمالی۔ اور یہاں قریباً سولہ (۱۲) سال تک خلقِ خدا کو انوار و برکات سے نوازتے رہے۔

خلوت گاہ اور مقامِ حضوری

عمدۃ العاشقین حضرت صاحبزادہ سید حسین علی شاہ صاحب نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ نے بیان فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ والدِ گرامی مرتبت سیدی حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اپنے سابقہ حجرہ میں (جواب گھر میں شامل کرلیا گیا ہے) ہماری آنکھوں کے سامنے تشریف لے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی صاحبزادی کو کسی کام کے سلسلہ میں اس حجرہ مبارکہ میں جانے کی ضرورت پڑی۔ جب آپ حجرہ شریفہ کے دروازہ پر پہنچیں تو اندر سے دروازہ کو کنڈا لگا ہوا پایا لیکن اس حجرہ شریفہ کی جنوبی کھڑکی کھلی دیکھ کر اس سے اندر کی طرف جھانکا۔ خیال یہ تھا کہ آپ بیدار ہوں گے تو دروازہ کھلوانے کی تکلیف دوں گی ورنہ واپس لوٹ آؤں گی۔ چنانچہ کھڑکی سے اندر دیکھا تو حجرہ مبارکہ میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کو نہ پاکر حیران رہ گئیں۔ کہ ابھی تو اندر داخل ہوتے ہم نے دیکھا ہے۔ اور کنڈا بھی اندر سے لگا ہوا ہے۔ حجرہ مبارکہ کے اندر کا سارا منظر بھی نظروں کے سامنے تھا مگر ابا جان کدھر چلے گئے؟ صاحبزادی صاحبہ نے جب یہ عالم دیکھا تو بے ساختہ چلّا اٹھیں۔ دوسری مستورات جو اس وقت گندم صاف کررہی تھیں وہ بھی فوراً حجرہ کے آس پاس جمع ہوجاتی ہیں۔ کبھی اِدھر دیکھتی ہیں کبھی اُدھر۔ مگر جب حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کچھ دیر تک بالکل نظر نہ آئے، پھر تو سب نے اپنی جبلّی عادت کے مطابق غوغا بپا کردیا۔ اُدھر سے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ فوراً دروازہ کھول کر باہر تشریف لائے، اور فرمانے لگے کیا بات ہے تم کو کیا ہوگیا ہے؟ میں تو اندر ہی تھا۔ اس طرح مجھے تکلیف نہ دیا کرو، تم مجھے کچھ نہیں

Marfat.com

کرنے دیتیں۔ اس واقعہ کے بعد آپ نے اپنا حجرہ مبارکہ گھر سے ذرا دور بنوالیا۔ جس میں آپ تادمِ آخر خلوت گزیں رہے۔ یہ مقام اب بھی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

احوالِ کشف اور زُہد

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے گھر مبارک کے صحن کی بیرونی دیوار کچی تھی۔ سال کے بعد لپائی کرنی پڑتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں یہ بہت تکلیف محسوس کرتا تھا۔ ایک دن دورانِ گفتگو اُسے پختہ بنوانے کا خیال حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت ظاہر کیا۔ تو آپ نے اس اس خیال کو ناپسند کرتے ہوئے زجر فرمائی۔ کچھ عرصہ کے بعد درویشوں کے ہاتھوں سے ہم نے وہ کچی دیوار گرادی۔ اور حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے بالا بالا اسی وقت پختہ بنیاد رکھوادی۔ خیال یہ تھا کہ جب تک آپ باہر تشریف لاتے ہیں۔ اس وقت تک دیوار مکمل ہو جائے گی، اور ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا۔ لیکن ابھی پختہ دیوار کی بنیاد رکھی ہی تھی کہ اچانک خلافِ معمول حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ حجرہ مبارکہ سے ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ نقشہ مذکورہ دیکھ کر ناراض ہوئے اور فرمایا تم مجھے بزرگوں کے سامنے شرمسار کرتے ہو۔ مجھے بزرگ یہ کہتے ہیں کہ تم اب دنیادار بنتے جارہے ہو، دیکھو تمہارے گھر کی دیوار کو اب پختہ کیا جارہا ہے۔

عارفِ حق حضرت صوفی محمد صدیقؒ کو بشارت

سید العارفین حضرت خواجہ صوفی محمد صدیق صاحب نَوَّرَاللّٰہُ مَرْقَدَہٗ عالم طفولیت سے ہی خاموش اور سادہ طبع ہیں آپ پہلے حضرت خواجہ احمد یار[1] صاحب علیہ الرحمۃ کے مرید تھے۔ مرید ہونے کے بعد تھوڑا عرصہ ہی گذرا تھا کہ انہوں نے ایک خواب دیکھا۔ خواب میں آپ فیض آباد شریف کے دربارِ گوہر بار حضرت خواجگان

---

[1] خواجہ احمد یار علیہ الرحمۃ حضرت سائیں قطب علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ پیر محل والوں کے خلیفہ اور سائیں شیر محمد علیہ الرحمۃ فتح پوری کے برادرِ طریقت تھے۔

Marfat.com

سید پیر قندھاری رحمۃ اللہ الباری کی چار دیواری کے اندر جنوبی طرف کمرہ میں موجود ہیں، اور آپ کے دو بڑے بھائی بھی وہاں موجود ہیں۔ (حالانکہ اس دربار کا سنگ بنیاد اس خواب سے پچیس سال بعد میں رکھا گیا ہے، اور صوفی صاحب اس وقت حضور قبلہ عالم پیر قندھاری رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے مرید بھی نہیں ہوئے تھے) صوفی صاحبؒ خواب میں دیکھتے ہیں کہ جہاں پر اب حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے، وہاں پر ایک اونچا سا چبوترہ بنا ہوا ہے اور اس چبوترہ پر حضور سرورِ کائنات فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع کمالات، احمدِ مجتبیٰ، مالکِ ہر دوسرا سیدنا محمد مصطفیٰ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّحِیَاۃِ وَالتَّسْلِیْمَاۃ جلوہ افروز ہیں، صوفی صاحب نے اپنے بڑے بھائیوں سے دریافت کیا کہ یہ کونسی جگہ ہے؟ تو انھوں نے جواباً کہا کہ یہ سات ولائتوں کا دارالخلافہ ہے۔ حضور پر نور نُوْر علی نُوْر شَافِعِ یومِ النُشُوْر صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے مذکورہ چبوترہ پر سفید لباس مبارک زیب تن فرمایا ہے اور وعظ و نصیحت فرما رہے ہیں۔ ایک درویش نے ہمارے سامنے بھنا ہو گوشت لا کر رکھا، جس سے صوفی صاحب مذکورہ نے بھی تین بوٹیاں کھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کی لذت آج بھی میں محسوس کر رہا ہوں۔ کچھ عرصہ بعد میرے مرشد کریم حضرت سائیں احمد یار صاحب علیہ الرحمۃ کا انتقال ہو گیا، لیکن میں تسکینِ قلبی حاصل نہ کر سکا۔

درین اثناء موضع مہلو کے میں حضرت خواجہ خواجگاں رہبرِ گم گشتگاں حضرت پیر قندھاری رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی تشریف لائے۔ میں آپ کی خدمتِ اقدس میں زیارت سے مشرف ہونے کیلئے حاضر ہوا۔ رات کے وقت پیر مدعلی شاہ صاحب تشریف لائے اور حاضرین میں چائے تقسیم کرنی شروع کر دی۔ حضرت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا مدعلی صوفی صاحب کو دو پیالیاں چائے دینا تاکہ تسکینِ قلب ہو جائے حالانکہ میں نے ابھی حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں کسی قسم کی کوئی گفتگو نہیں کی تھی، لیکن میرے دل میں جو قلق مدت سے موجزن تھا، اس کی تسکین کے بارے میں آپ نے توجہءِ روحانی

Marfat.com

سے ارشاد فرمادیا۔ قبلہ صوفی صاحب فرماتے ہیں کہ اس پہلی ملاقات میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ اس طرح شفقت سے پیش آئے جیسے کوئی دیرینہ واقف اور آشنا ہوتا ہے، پھر آپ نے اپنے مرید ہونے کا واقعہ بیان فرمادیا (جو کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے)

طریقِ نقشبندیہ

نقشبنداں عجب قافلہ سالار انند
کہ برحرم می روند پنہاں قافلہ را

(عارفِ جامیؒ)

کتاب وسنت اور کراماتِ اولیاء

اسلامی تاریخ ولائت کے ہاتھ پر ظہورِ کرامات اور خلافِ معمول واقعات کے ظہور سے بھری پڑی ہے اور کتاب وسنت ان کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ کراماتِ اولیاء کا انکار قرآنِ پاک کی واضح آیات کے انکار کے امترادف ہے۔ ان میں سے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے صحیح ہونے پر خبر دی ہے کہ ہم نے تم پر بادل سے سایہ کیا۔ اور من وسلویٰ اتارا۔ اگر منکرین میں سے کوئی یہ کہے کہ یہ تو موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ تو ہم کہیں گے کہ یہ جائز ہے، کیونکہ اولیاء اللہ کی کرامتیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہیں، اور اگر یہ کہیں کہ ہماری کرامات حضور سے غیبت کی حالت میں ظاہر ہوتی ہیں، تو یہ ضروری نہیں کہ وہ بھی آپ کا معجزہ ہوں، اور وہ معجزہ موسیٰ علیہ السلام کے مختلف تھا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان سے غائب ہو کر کوہِ طور پر چلے گئے، تو وہی حکم ان پر باقی رہا۔ پس زمان ومکان کی غیبت آپس میں مساوی ہیں، جب موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مکان کی غیبت کی صورت میں جائز تھا تو یہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ بھی زمان کی غیبت کی صورت میں جائز ہوگا۔

قرآن میں کرامتِ آصف بن برخیاؓ کا ذکر

دوسری بات یہ ہے کہ ہم کو آصف بن برخیا کی کرامت کی خبر دی گئی ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو ضرورت محسوس ہوئی کہ بلقیس کا تخت اس کے آنے سے پہلے آپ کے سامنے حاضر کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے آصف بن برخیا کا شرف اور اس کی

Marfat.com

کرامت کو لوگوں پر ظاہر کرنا اور اہل زمانہ کو یہ جتانا چاہا کہ اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں تو حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کون ہے جو بلقیس کا تخت اس کے آنے سے پہلے یہاں حاضر کر دے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ جنوں میں سے ایک جن نے کہا کہ میں اسے آپ کے پاس آپ کی مجلس برخاست ہونے سے پہلے پیش کر سکتا ہوں، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں اس سے جلدی چاہیے۔ تو حضرت آصف بن برخیا نے عرض کیا کہ میں اس کو آپ کی خدمت اقدس میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کر سکتا ہوں، آپ کو یہ بات مشکل معلوم نہ ہوئی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ○ (النّمل، 27 : 40)

(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لئے شکر مندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے○ (ترجمہ عِرفَانُ القُرآن)

Marfat.com

یہ واقعہ کسی صورت سے معجزہ نہ تھا۔ کیونکہ آصف بن برخیا پیغمبر نہ تھے لہذا یہ ان کی کرامت ہے، اگر وہ معجزہ ہوتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام سے اس کا ظاہر ہونا لازم تھا۔

قرآن میں کرامتِ مریمؑ کا ذکر

نیز ہمیں سیّدہ مریم علیہا السلام کے قصے میں بتایا گیا ہے کہ جب حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے پاس آتے تو گرمی کے موسم میں سردی کے میوہ جات اور پھل موجود پاتے اور سردی کے موسم میں گرمی کے میوہ جات اور پھل پاتے۔ یہاں تک کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ پھل مریم تمہارے پاس کہاں سے آتے ہیں، تو حضرت مریم علیہا السلام نے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سے آتے ہیں، حالانکہ وہ نبی نہ تھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حال کے متعلق واضح خبر دی ہے۔

ارشاد فرمایا:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقاً قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللّهِ إنَّ اللّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ○ (آل عمران، 3 : 37)

جب بھی زکریا (علیہ السلام) اس کے پاس عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو وہ اس کے پاس (نئی سے نئی) کھانے کی چیزیں موجود پاتے، انہوں نے پوچھا: اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لئے کہاں سے آتی ہیں؟ اس نے کہا: یہ (رزق) اللہ کے پاس سے آتا ہے، بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے○ (ترجمہ عرفان القرآن)

Marfat.com

اصحابِ کہف کے عجب احوال کا ذکر

بنی اسرائیل کے نوجوان اولیاءاللہ اصحاب کہف کا حال، کتے کا ان سے کلام کرنا، ان کا غار میں تین سو نو سال تک سوتے رہنا، اور غار میں دائیں بائیں کروٹ بدلنا، ان سب باتوں کے متعلق ہمیں بالتفصیل بتایا گیا ہے۔ یہ باتیں خلافِ عادت ہیں اور یہ معجزہ نہیں بلکہ کراماتِ اولیاء کے زمرے میں آتی ہیں۔ فرمایا گیا ہے

وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۔۔۔ ○ (الْكَهْف، 18 : 18)

اور ہم (وقفوں کے ساتھ) انہیں دائیں جانب اور بائیں جانب کروٹیں بدلاتے رہتے ہیں، اور ان کا کتا (ان کی) چوکھٹ پر اپنے دونوں بازو پھیلائے (بیٹھا) ہے۔۔۔ ○ (ترجمہ عِرْفَانُ الْقُرْآن)

یہ بھی جائز ہے کہ یہ کرامات بوقت تکلیف اور حصولِ موہولہ کی دعا کے قبول ہونے کے معنیٰ میں ہوں، نیز یہ بھی جائز ہے کہ ایک لمحے میں ایک لمبی مسافت کا طے کر لینا ہو، اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک نامعلوم جگہ سے کھانے کا ظہور ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کی اندرونی اندیشوں سے آگاہی حاصل کرنا ہو۔ اور اس قسم کی اور باتیں بھی جائز ہیں۔

اعمالِ صالحہ کا وسیلہ و دعا اور خرقِ عادت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی احادیث صحیحہ میں ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! (صلے اللہ علیک وسلم) پہلی امتوں کے عجیب افعال میں سے ہمیں کچھ بتایئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے تین شخص کہیں جا رہے تھے۔ جب رات ہوئی تو

Marfat.com

انہوں نے ایک غار میں رہنے کا ارادہ کیا اور اس میں جا کر سو رہے۔ جب کچھ حصہ رات گذر گئی تو پہاڑ پر سے ایک بڑا پتھر اس کے اوپر گر پڑا اور اس غار کا منہ بند ہو گیا۔ وہ حیران و پریشان ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اب ہمیں یہاں سے کوئی رہائی نہیں دلا سکتا سوائے اس کے کہ ہم اپنے گناہوں کی خداوند تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

تب ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے والدین تھے، اور دنیا کی دولت میں سے سوائے چند بکریوں کے اور کچھ نہ تھا۔ کہ جن کا دودھ میں ان کو پلاتا تھا، میں ہر روز ایک گٹھا ایندھن کا لاتا اور جب تک کہ میں ان بکریوں کا دودھ دوہ کر ان کو دیتا، وہ سو چکے تھے دودھ کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں وہیں اس حالت میں کھڑا رہا۔ اور کچھ کھائے بغیر ان کی بیداری کا انتظار کرتا رہا، حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ وہ دونوں جاگے اور کھانا کھایا۔ تب میں کہیں جا کر بیٹھا، اور وہ کہنے لگا کہ اے خدا! میں اگر اس معاملہ میں سچا ہوں تو ہمارے لئے کچھ آسانی بہم پہنچا۔ اور ہماری مدد فرما۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پتھر اسی وقت ہلا اور کچھ شگاف پیدا ہو گیا۔

دوسرے شخص نے کہا کہ میرے چچا کی لڑکی نہایت خوبصورت تھی، اور میرا دل اس پر فریفتہ ہو گیا۔ میں اُسے اپنی طرف بلاتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو بمشکل ایک سو بیس دینار بھیجے کہ وہ ایک رات میرے ساتھ خلوت کرے، جب میں اس کے پاس گیا تو میرے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوا۔ اور میں نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا اور وہ روپے بھی اسی کے پاس رہنے دیئے۔ تب اس نے کہا کہ اے خدا! اگر میں اس بیان میں سچا ہوں تو ہمارے لئے کشائش فرما۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پتھر کچھ اور ہلا اور وہ شگاف بڑا ہو گیا۔ لیکن ابھی تک وہ اس شگاف سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

تیسرے شخص نے عرض کیا کہ اے خدا! میرے پاس مزدوروں کی ایک

Marfat.com

جماعت کام کیا کرتی تھی، جب وہ کام ختم ہوگیا تو وہ سب مجھ سے اپنی مزدوری وصول کر کے چلے گئے، سوائے ایک مزدور کے جو کہیں غائب ہوگیا تھا۔ میں نے اس کی مزدوری سے ایک بھیڑ خرید لی، دوسرے سال وہ دو ہوگئیں، تیسرے سال چار اسی طرح بڑھتی گئیں اور جب چند سال گذر گئے تو بہت سا مال جمع ہوگیا۔ تب وہ مزدور آیا اور کہنے لگا کہ تجھے یاد ہوگا کہ میں نے ایک دفعہ تیرا کچھ کام کیا تھا۔ اب تم مجھے اس کی مزدوری دے دو میں نے اس سے کہا کہ جاؤ وہ سب بھیڑیں تمہاری ملکیت ہیں، انہیں لے جاؤ۔ میں نے وہ تمام بھیڑیں اس کو دے دیں اور وہ انہیں لے گیا۔ تب اس نے عرض کی اے باری تعالیٰ اگر میں سچا ہوں تو ہمارے لئے کشائش فرمادے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پتھر غار کے منہ سے ہٹ گیا اور وہ تینوں غار سے باہر نکل آئے۔ اس طرح اپنی نیکیوں کو وسیلہ بنا کر سب نے اس مشکل سے نجات پائی۔ یہ فعل عادت کے خلاف تھا، جو اللہ کے بندوں کی دعا سے صادر ہوا۔

تین بچوں کا گھوارے کے اندر کلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جریج راہب کی ایک حدیث شریف مشہور ہے جس کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص نے اپنے بچپن میں گھوارے کے اندر کلام نہیں کیا سوائے تین شخصوں کے ایک تو پیغمبرِ خدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں تم جانتے ہو۔

دوسرے بنی اسرائیل میں سے ایک راہب تھا جس کا نام جریج تھا وہ ایک مجتہد عبادت گزار ولی اللہ تھے۔ اس کی والدہ ماجدہ ایک پردہ دار خاتون تھیں ایک دن وہ اپنے بیٹے کو دیکھنے کیلئے آئی تو وہ اس وقت نماز میں مصروف تھا اس لئے اس نے عبادت خانہ کا دروازہ نہ کھولا دوسرے تیسرے اور چوتھے روز بھی ایسا ہوا اس کی والدہ نے رنجیدہ ہو کر کہا اے پروردگار میرے لڑکے کو ذلیل ورسوا کر اور میرے حق کا اس

Marfat.com

سے مواخذہ لے۔ اس زمانہ میں ایک فاحشہ عورت تھی اس نے ایک گروہ کے پاس آ کر کہا کہ میں جریج کو گمراہ کرتی ہوں چنانچہ وہ اس کے عبادت خانہ میں چلی گئی۔ جریج نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو اس نے راستہ میں ایک چرواہے سے صُحبت کی اور حاملہ ہو گئی اور جب شہر میں آئی تو کہنے لگی کہ یہ جریج کا حمل ہے پھر جب اس نے بچہ جنا تو لوگ جریج کے عبادت خانہ میں اس بچہ کو لے آئے اور کہا کہ یہ تمہارا بچہ ہے۔ آپ نے ان کے اس کہنے پر اس بچہ سے فرمایا کہ تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اے جریج میری ماں آپ پر بہتان لگا رہی ہے، میرا باپ تو ایک چرواہا ہے۔

تیسرا ایک عورت کا بچہ تھا وہ عورت اپنے مکان کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک سوار جو خوبصورت تھا اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھا وہاں سے گزرا۔ اس عورت نے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ تو میرے لڑکے کو اس سوار جیسا بنا دے تو لڑکا بول اٹھا کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے ایسا نہ بنانا۔ بلکہ مجھے اس فلاں عورت جیسا کر دے۔ ماں اس کی اس بات پر بہت زیادہ حیران ہوئی اور پوچھنے لگی کہ تو یہ کیوں کہتا ہے لڑکے نے جواب دیا کہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ وہ سوار ایک ظالم آدمی تھا اور یہ عورت نیک ہے لیکن لوگ اس کی برائی کرتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے اور میں نہیں چاہتا کہ میں ظالموں میں سے ہوں بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میں نیک لوگوں میں سے ہوں

صحابی علاء بن الحضرمیؓ کا دریا پہ تصرف

یہ بھی مشہور ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کو ایک جہاد پر روانہ فرمایا۔ جب وہ ایک دریا پر پہنچے تو انہوں نے اس دریا میں اپنا قدم رکھ دیا اور سب لوگ اسے یوں عبور کر گئے۔ کہ ان کے پاؤں تک تر نہ ہوئے۔

Marfat.com

عبداللہ بن عمرؓ کا تابعدار شیر

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ایک راستہ پر جا رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک گروہ عین راستہ میں کھڑا ہے۔ اور ایک شیر نے ان کا راستہ بند کر دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے شیر! اگر تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے تو درست ہے ورنہ ہمارا راستہ چھوڑ دے تا کہ ہم نکل جائیں۔ شیر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کو بوسہ دیکر چلا گیا۔

ابراہیم علیہ السلام کے امتی کا ہوا پہ تصرف

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ایک حدیث شریف مشہور ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ہوا میں بیٹھا ہوا ہے۔ آپ نے پوچھا کے اے بندۂ خدا تو نے یہ رُتبہ کس چیز سے حاصل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ تھوڑی سی چیز سے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیا چیز ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ میں نے دنیا سے اعراض کر لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی توجہ مبذول کر لی، تو مجھ سے پوچھا گیا کہ تو کیا چاہتا ہے کہ مجھے ہوا میں مکان دے دیا جائے تا کہ میرا دل لوگوں سے الگ ہو جائے۔

سیدنا عمر فاروقؓ کے محافظ شیر

ایک عجمی جوان نے مدینہ منورہ میں آ کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنا چاہا تو لوگوں نے بتایا کہ امیر المومنین جنگل میں کسی جگہ سوئے ہوں گے۔ اس نے جا کر دیکھا کہ آپ زمین پر سو رہے ہیں اور دُرہ سر کے نیچے بطور تکیہ رکھا ہوا ہے۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ تمام دنیا اس شخص سے لرزتی ہے، اور اس کا بہت دبدبہ ہے۔ جبکہ میرے لئے اس کا قتل کر دینا آج بہت آسان ہے۔ اس نے جونہی اپنی تلوار نکالی تو فوراً دو شیر نمودار ہوئے اور اس عجمی کو پھاڑنے کا قصد کیا۔ اس نے

Marfat.com

ہیبت زدہ ہو کر شور مچا دیا۔ اس کے شور سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ بیدار ہو گئے۔ اسی دوران دونوں شیر غائب ہو گئے اور اس نے اپنا سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔

پیرِ کامل

گر تو ذاتِ پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
گر جدا بینی زحق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن ہم دیباچہ را

(مولانا رومؒ)

Marfat.com

کشف وکراماتِ حضرت پیر قندھاریؒ

مریدوں کے انجام کی خبر

حضرت صوفی محمد صدیق صاحب نے بیان فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ موضوع مہلو کے ضلع اوکاڑہ تشریف لائے، حسبِ معمول آپ مسجد میں پھر رہے تھے اور ذکر الٰہی میں مشغول تھے، اور میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ موضع مرولہ کا رہنے والا ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور قبلہ علیہ الرحمۃ نے اس کو نصیحت فرمانی شروع کر دی کہ وہ اب ناشائستہ حرکات سے باز آ جائے۔ بہت سی پند و نصائح کے بعد جب وہ چلا گیا تو اپنی نگاہِ بصیرت سے حاضرین کو آگاہ فرما دیا کہ اس کو ہدایت نہیں ہوگی۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیثِ مبارکہ میں اسی حقیقت کی طرف واضح راہنمائی فرما دی گئی ہے کہ:

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ط

بندۂ مومن کی نگاہِ باطن سے ڈرو کہ بے شک وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (الترمذی: 3127)

یہی شخص پھر ایک مرتبہ فضل دین صاحب کے ہمراہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی زیارت کے لئے شاہدرہ روانہ ہوا۔ راستہ میں عورتوں کو نظرِ بد سے دیکھتا گیا۔ جب حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی مجلس میں پہنچا تو آپ نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم آئے تو پیر کو ملنے کے لئے ہو مگر راستہ میں عورتوں کو بھی نظرِ بد سے دیکھتے ہو۔ وہ شخص اپنے ساتھی

Marfat.com

کو نظر غضب سے دیکھنے لگا۔ اور سوچا کہ یہی میرے ہمراہ تھا اس نے میری ناشائستہ حرکات سے متعلق حضور قبلہ عالم کو بتایا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا اچھا تمہاری آج کی حرکات تو فضل دین نے بتائی ہوں گی۔ مگر فلاں وقت فلاں دن تمہاری فلاں فلاں حرکات کے وقت تو فضل دین وہاں تمہارے پاس موجود نہ تھا وہ کیوں کیں؟ حضور قبلہ علیہ الرحمتہ نے اس شخص کو بہت تنبیہ کی، مگر بدقسمتی تھی کہ اس نے کوئی اثر قبول نہ کیا۔ بالآخر اس شخص کا انجام کیا ہوا کہ وہ ایک عورت کو اغوا کر کے لے گیا اور پھر اس کی خبر کسی کو نہیں ملی کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہے۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کا فرمان درست تھا کہ اس کو ہدایت نہیں ہوگی۔

مقامِ استغناء اور ملائکہ سے بات چیت

عالی جناب صاحبزادہ صاحب اور دیگر مریدین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ ہمارا ایک مرید تھا ہم نے اس کو اللہ اللہ بتایا، اس کو یہ بھی بتایا کہ اسے یاد کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایک کمرہ اپنے لئے مخصوص کر لو، چنانچہ حسب الاشاد اس شخص نے ایسے ہی کیا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے مجھے دعوت دی اور میں نے اس کی دعوت قبول کر لی۔ میں اس کے کمرہ میں گیا تو وہ سراپا ذاکر بن کر خلوت گزیں تھا۔ جب میں بیٹھا تو دو فرشتے آ گئے اور کہتے ہیں کہ حضور ہم آپ سے بہت خوش ہوئے ہیں، مدت سے ہم آپ کے مشاق تھے، اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں اجازت عطا فرمائی ہے کہ جاؤ پیر قندھاری ؒ سے ملاقات کرو کہ وہ اس وقت اپنے مرید کے کمرہ میں جلوہ افروز ہیں۔ استقامتِ ذکر کا یہ مقام اور من جانبِ اللہ انعام قرآنِ حکیم میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ (فُصِّلَت - حٰمٓ اَلسَّجدَة، 30:41)

Marfat.com

بے شک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں ○ (عِرْفَانُ الْقُرْآن)

الغرض وہ دونوں زائر فرشتے کہنے لگے کہ ہم آپ کو ایک عمل بتاتے ہیں، اگر آپ اس کو پڑھا کرو گے تو ہم کو آپ کی ملاقات کی روزانہ اجازت مل جایا کرے گی۔ چنانچہ انھوں نے وہ عمل لکھ کر دیا اور ایک رومال جو نہایت خوبصوت اور خوشبو دار تھا ساتھ دے دیا اور مجلس برخاست ہوگئی۔ چنانچہ میں نے واپس شاہدرہ پہنچ کر اپنے حجرہ میں مذکورہ عمل اور رومال دونوں صندوق میں رکھ دیئے اور اس عمل پر کاربند نہ ہوا۔ حضرت قبلہ پیر قندھاریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ زبان وقلب پہ بس اللہ کا نام ہی کافی ہے، اگر اس سے فراغت مل گئی تو دیکھا جائے گا۔ چنانچہ کچھ دن گذر گئے کہ وہ فرشتے میرے پاس دوبارہ آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ نے ہمارا بتایا ہوا عمل نہیں کیا اس کے بغیر ہم آپ کے پاس نہیں آسکتے۔ اگر آپ نے وہ عمل نہیں کرنا تو ہمارا رومال اور وہ عمل واپس دے دیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے وہ دونوں چیزیں ان کو صندوق سے نکال کر واپس دے دیں۔ فرشتوں نے کہا کہ آپ ایک دو مرتبہ تو پڑھیں تو یہ لے لیں۔ میں نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ ہم کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

مرید کو کبیرہ گناہ سے بچانے کی تدبیر

حضور قبلہ عالم ﷫ کا ایک مرید منڈی واربرٹن کے ایک کارخانہ میں ملازم تھا، اس کا ایک عورت سے ناجائز تعلق ہونے لگا۔ چنانچہ حسب وعدہ وہ عورت رات کے وقت کارخانہ میں پہنچ گئی۔ شخص مذکور جس چارپائی پر لیٹا ہوا تھا اسی چارپائی پر اس کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور اسے بیدا کیا۔ وہ دونوں گناہِ کبیرہ سے قبل ابھی ملاعبت میں ہی تھے کہ ان کی چارپائی کے آس پاس ایک بہت بڑا سانپ نمودار ہو کر چارپائی کے اردگرد

Marfat.com

گھومنے اور پھنکارنے لگا۔ ان دونوں کو اپنی جان کی پڑ گئی۔ سانپ کی یہ کیفیت دس پندرہ منٹ تک رہی اور بعد ازاں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ دہشت زدہ عورت اپنی جان بچا کر بھاگ گئی اور شخص مذکور صبح ہوتے ہی شاہدرہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ جب مجلس میں تشریف لائے تو اسے دیکھ کے فرمایا کہ ہمارے بعض مرید ایسے بھی ہیں جو اپنے پیر کو رات کو بھی آرام نہیں کرنے دیتے۔ شخص مذکور آپ کے قدموں میں گر کر تہہِ دل سے معافی کا خواستگار ہوا۔ اور حضور قبلہ عالم قیومِ زماں علیہ الرحمۃ کی نگاہ فیض رساں کی برکت سے ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا۔

چہرے سے نوشتۂ تقدیر پڑھ لینا

پیر طریقت حضرت حکیم عبد الطیف صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مرشدِ پاک حضور قبلہ عالمؒ کا ایک سعادت مند خادم محمد بخش تھا۔ اس نے پاک و ہند کی تقسیم کے زمانے میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ آج کل کفّار مسلمانوں پر جاتے جاتے بھی ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ اگر آپ مجھے رخصت دیں تو اپنی بساط کے مطابق اپنے بھائی مسلمانوں کی امداد کرنے جاؤں۔ آپ نے اس کو ٹالنا چاہا۔ مگر محمد بخش مرحوم بار بار حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے عرض کرتا رہا۔ اس معاملہ کی اطلاع اس کے گھر والوں بھی ہو گئی تو انہوں نے بھی محمد بخش کو رخصت دینے سے روکا۔ آخر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے محمد بخش کے جذبہ جہاد اور اصرار کو مدنظر رکھتے ہوئے اجازت مرحمت فرما دی۔ چنانچہ محمد بخش مرحوم ایک آلہ جارحہ ساتھ لئے تاندلیانوالہ کی طرف ظالم کفّار سے دو چار ہونے کی لئے نکل گیا۔ کچھ عرصہ تک خادم محمد بخش کی تلاش جاری رکھی گئی، مگر کسی کو کوئی اطلاع نہ ملی۔ ان کے گھر والوں نے عرض کیا کہ آپ کو تو ہم نے اسے رخصت نہ دینے کی درخواست کی تھی مگر آپ نے ہماری مانی ہی نہیں تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ تم بھی ٹھیک کہتے ہو۔ مگر میں جب بھی اس کو دیکھتا تھا تو اس کی پیشانی پر شہید لکھا ہوا پاتا تھا۔ اب بتاؤ کہ جہاد کی اجازت نہ دیتا تو کیا کرتا۔

Marfat.com

کچھ عرصہ کے بعد حضرت صاحبزادہ حسین علی شاہ صاحبؒ کی بارات لاہور جانے کے لئے تاندلیانوالہ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر گاڑی کی انتظار میں بیٹھی تھی، اور پاس ہی حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ چار پائی پر تشریف فرما تھے، کہ اچانک آپ کے اس خادم محمد بخش کا ذکر شروع ہو گیا۔ (کیونکہ مذکورہ واقعہ کو گذرے ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا تھا) اس کے یوں لاپتہ ہو جانے کا ذکر ہو رہا تھا کہ باتوں باتوں میں حضور قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ محمد بخش تمہیں نہیں ملے گا، اس کی تلاش چھوڑ دو۔ کیونکہ میں نے اس کو جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس روز سب کو پتا چلا کہ مظلوم مسلمانوں کی امداد اور قریہ ءمرشد کی حفاظت کرتے ہوئے آپ کا وہ مجاہد خادم شہید ہو چکا ہے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

مرید کی نگہبانی اور تصرف

ایک دفعہ آپ کا ایک مرید مہالکہ ضلع اوکاڑہ کا رہنے والا تھا اور رجب ۱۳۸۸ھ تک بقید حیات تھا۔ اس کے نفس نے غلبہ کیا اور وہ کسی عورت کو بدفعلی کی نیت سے کھیت میں لے گیا۔ عورت کو بٹھا کر خود ایک درخت پر چڑھ گیا اور چاروں طرف دیکھنے لگا، کہ کوئی ہمیں دیکھ تو نہیں رہا۔ اسی دوران اچانک حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ وہاں نمودار ہوئے اور اسے بازو سے پکڑ کر زمین پر دے مارا، جس سے اس کی ٹانگ پر سخت چوٹ آئی اور ایک بازو بھی ٹوٹ گیا۔ بے ہوش کر کافی دیر تک پڑا رہا۔ وہ عورت یہ منظر دیکھتے ہی فرار ہو گئی۔ جب اس کو افاقہ ہوا تو وہ شرمسار حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ آپ نے دورانِ گفتگو فرمایا، دیکھو تم جب برائی پر آمادہ ہوتے ہو تو تمہارا خیال یہ ہوتا کہ اب ہمیں اللہ اور اس کا رسول نہیں دیکھ رہا۔ اور نہ ہی پیر دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے توبہ کی اور صحیح معنوں میں متقی و پرہیز گار بن گیا۔

عامۃ الناس کے احوال کی خبر

ایک دفعہ مونی والا ضلع اوکاڑہ سے دو شخص حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی بیعت

Marfat.com

ہونے کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کے لئے آ رہے تھے۔ جڑانوالہ کے ریلوے اسٹیشن سے گاڑی پر سوار ہوئے تو اسی ڈبہ میں ایک فاحشہ عورت بھی بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کا خیال اس عورت پر جم گیا۔ تاندلیانوالہ تک وہ آپس میں ایک دوسرے کو نظرِ بد سے دیکھتے آئے۔ وہ عورت تاندلیانوالہ سے آگے کمالیہ جانے والی تھی۔ جب گاڑی تاندلیانوالہ اسٹیشن پر پہنچی تو یہ دونوں شخص گاڑی سے اتر کر فیض آباد شریف پہنچے۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ اس وقت روضہ شریف کی چاردیواری میں ٹہل رہے تھے (جو آپ کے وصال شریف سے کئی سال پہلے کی تیاری کی گئی تھی) جب وہ دونوں حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے پوچھا، کیسے آئے ہو، کیا بات ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا حضور والا! ہم مرید ہونے کے لئے حاضر خدمت ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا پیر تو آگے کمالیہ چلا گیا ہے، تم یہاں کیا لینے آئے ہو؟ وہ دونوں اسی وقت آپ کے مبارک قدموں پر گر گئے، بہت نادم ہوئے، اور سچے دل سے تائب ہوئے۔ آپ نے ان کو اس وقت تو بیعت نہ کیا بلکہ فرمایا پھر کسی وقت آنا۔ چنانچہ وہ دونوں شخص پھر دوبارہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر حلقہء بیعت میں داخل ہوئے۔

دور دراز سے مدد فرمانا

الحاج فیروز دین صاحب مرحوم و مغفور نے بیان کیا ہے کہ سردی کا موسم تھا اور ۱۹۴۵ء کا زمانہ تھا کہ جن دنوں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کے چند مریدین نے جہاں آپ کا روضہ مبارک ہے وہاں آپ کی اجازت سے ایک حویلی کی تعمیر شروع تھی۔ یہ مقام چک نمبر ۴۱۱ گ ب فیض آباد شریف (سابقہ نام چک مجھیانہ) نزد ریلوے اسٹیشن تاندلیانوالہ تھا۔ کیونکہ آپ نے شاہدرہ سے تاندلیانوالہ نقل مکانی کا فیصلہ فرما لیا ہوا تھا۔ انہیں ایام میں غالباً جمعرات کا دن تھا کہ میں قبل از نماز مغرب شاہدرہ آستانہ عالیہ پر قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا آپ نے شام کے کھانے کے بعد ارشاد فرمایا فیروز دین تم نے چک مجھیانہ دیکھا ہوا ہے عرض کیا نہیں فرمایا تاندلیانوالہ اسٹیشن

Marfat.com

دیکھا ہوا ہے؟ جواباً عرض کیا بندہ نواز نہیں۔ فرمایا کیا تم نے اس لائن پر کبھی سفر نہیں کیا؟ عرض کیا حضور نہیں۔ پھر فرمانے لگے کہ اگر تمہیں کہا جائے کہ ابھی ابھی رات کی گاڑی پر چک مجھیانہ جاؤ تو کیا خیال ہے؟ عرض کیا کہ حضور کی پُشت پناہی سے جانے کو بالکل تیار ہوں۔ فرمایا جب تم تاندلیانوالہ اسٹیشن پر پہنچو گے تو جس طرف ریلوے اسٹیشن کی عمارت ہو گی اس کی دوسری طرف بالکل سیدھا دیہاتی چھوٹا سا راستہ (پگڈنڈی) ہوگا۔ اس پر چلے جانا۔ ڈیڑھ میل کے بعد چک مجھیانہ آ جائے گا۔ وہاں ایک نئی عمارت تعمیر ہو رہی ہے اسے جا کر دیکھنا کہ کیا ٹھیک بن رہی ہے اور کتنی بن چکی ہے، یہ دیکھ کر تھوڑا عرصہ وہاں ٹھہرنا، پھر اسی راستہ پر واپس آ جانا۔ تاندلیانوالہ سے شاہدرہ آنے کے لئے علی الصبح ساڑھے چار بجے گاڑی ملے گی، اس پر سوار ہو کر تم نو بجے شاہدرہ پہنچ جاؤ گے۔

چنانچہ میں حسب الحکم شاہدرہ آبادی سے سیدھا شاہدرہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچا۔ گاڑی بالکل تیار کھڑی تھی، اس پر سوار ہو کر کوئی رات کے ساڑھے دس بجے تاندلیانوالہ پہنچ گیا۔ گاڑی سے اتر کر حسب الارشاد چک مجھیانہ کی جانب چل پڑا۔ میرا اس دیہاتی راستہ پر قدم رکھنا ہی تھا کہ ایک غیبی جلتی ہوئی لالٹین زمین سے تین چار فٹ بلندی پر میری رہبری کے لئے مجھے کوئی پانچ چھ فٹ آگے دکھائی دی۔ اور متواتر ریلوے اسٹیشن سے چک مجھیانہ تک کم و بیش اسی اونچائی اور فاصلہ سے میرے آگے آگے چلتی ہوئی باقاعدہ رہبری کرتی رہی۔ راستہ میں جہاں کہیں ندی نالہ عبور کرنے کے لئے رُکتا تو لالٹین بھی رک جاتی۔

الحاج فروز دین صاحب مرحوم و مغفور کہتے ہیں کہ خدا کے فضل سے فیض آباد شریف (چک مجھیانہ) پہنچ گیا، چک میں داخل ہوتے ہی ایک جوہڑ تھا (جہاں اَب درس ہے)۔ جب اس جوہڑ سے ذرا آگے بڑھا تو وہ زیرِ تعمیر عمارت نظر آئی، اس وقت

Marfat.com

رات کا وقت ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام بند تھا۔لیکن چند ایک مزدور اور معمار آپس میں محوِ گفتگو تھے اور چائے نوش کر رہے تھے۔ ان میں سے دو آدمی میرے پہلے کے واقف تھے۔ایک کا نام جو کہ مجھے یاد ہے محمد سلطان کھوکھر صاحب میلو کے ضلع اوکاڑہ کے تھے۔ میں نے ان سے عمارت کے متعلق معلومات دریافت کیں، کہ کیا کیا بنا ہے، کمروں کی تقسیم کیسی ہوگی، اندازاً کتنی مدت تک عمارت پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد کوئی تین بجے رات (وقتِ سحری) ریلوے اسٹیشن کو چل دیا۔اب پھر وہی غیبی لالٹین میرے آگے آگے رہنمائی کرتی رہی اور میں گھپ اندھیرے میں بھی بآسانی ریلوے اسٹیشن تاندلیانوالہ پہنچ گیا۔گاڑی آئی اور میں اس پر سوار ہوا اور صبح نو بجے شاہدرہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گیا۔اور ریلوے اسٹیشن سے سیدھا حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور قدمبوسی کے بعد تمام تفصیلات بالخصوص غیبی لالٹین کا ماجرہ عن وعن عرض کیا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا فیروز دین وہ ہم ہی تو تھے جو تمہارے آگے آگے لالٹین لئے جاتے تھے۔ کیا تمہیں راستہ میں فلاں فلاں واقعہ درپیش نہیں آیا؟ میں اور حیرت زدہ ہوا تو آپ تاندلیانوالہ ریلوے اسٹیشن سے چک فیض آباد شریف تک کی آمد ورفت کا سارا واقعہ آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا۔اور ساتھ ہی منع فرما دیا کہ کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا۔ چنانچہ حسب الارشاد آپ کی ظاہری حیات میں کسی کو یہ واقعہ میں نے نہیں سنایا تھا۔

نگاہِ فیض رساں کا کرشمہ

حضرت صاحبزادہ سیّد حسینِ علی شاہ صاحب ﷫ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ حضور قبلہ عالم ﷫ نے اس گئے گزرے دَور میں متقدمین کا طریقہ زندہ کر کے دکھا دیا۔ خصوصاً حضور قبلہ عالم قدس سرّہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں توفیض رسانی کی بارش برسا دی۔ یہاں تک کہ درو دیوار سے بھی ذِکر الٰہی کی آوز سُنادی۔

Marfat.com

ایک روز حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ اپنے مہمان خانہ میں جلوہ افروز تھے اور کافی تعداد میں مریدین بھی حاضر خدمت تھے، آپ حسبِ معمول مریدین کو اپنے فیوض وبرکات اور توجہات سے مستفیض فرمارہے تھے اور مریدین آپ کی کریمانہ نگاہوں سے متاثر ہوکر کیف وسرور میں تھے۔ بیساختہ زبانوں سے اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ کی صدائیں بلند ہورہی تھیں۔ اوران کے اس جہری ذکر سے مہمان خانہ گونج رہا تھا، عجیب ہی سماں تھا۔ جس کی کیفیت بیان کرنا احاطہ تحریر سے باہر ہے

اللّٰہ اللّٰہ کا مزہ مرشد کے مے خانے میں ہے
دونوں عالم کی حقیقت ایک پیمانے میں ہے

دریں اثناء مہمان خانہ کے بیرونی دروازہ کے متصل بازار میں چند مستورات جارہی تھیں، جب ان کے کانوں میں اللہ اللہ کی بلند صدا پہنچی تو وہ وہیں حیران اور ششدر ہوکر کھڑی ہوگئیں اور تعجب سے پوچھا کہ اس حویلی میں یہ آواز کیسی ہے۔ ایک شخص نے مزاحاً کہا کہ یہ حضرت پیر قندھاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے خمرے بول رہے ہیں۔ عورتوں نے دروازہ سے جھانکا تو آدمی ہی آدمی نظر آرہے تھے، خمروں کا نشان تک نہ دیکھا تو عورتوں نے اس شخص کو کہا کہ یہ تو آدمی ہی آدمی ہیں جو کہ تڑپ رہے ہیں۔ اور انہیں سے اللّٰہ اللّٰہ کی صدائیں بلند ہورہی ہیں۔ یہ خمرے تو نہیں ہیں، تو اس شخص نے کہا کہ بیبیو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے یہ پیر قندھاری علیہ الرحمۃ کے مرید ہیں، اور یہی آپ کے خمرے ہیں، اس مہمان خانہ میں روزانہ یہی معمول ہے کہ آپ کے مریدین جمع ہوتے ہیں، اور آپ اپنی چارپائی پر بیٹھ کر ان پر توجہ فرماتے ہیں جس سے ان کے قلب جاری ہوجاتے ہیں اور وہ کیف ومستی کے عالم میں اللّٰہ اللّٰہ کی باآوازِ بلند ضربیں لگاتے ہیں۔

Marfat.com

اپنا اعمالنامہ مشاہدہ فرمانا

حضرت صاحبزادہ پیر سید حسین علی شاہ صاحب رَحْمَةُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور قبلہ عالم ﷫ کی خدمت اقدس میں حجرہ شریفہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے ذِکر میں مستغرق تھا اور مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میری آنکھوں سے بیساختہ آنسو جاری ہو گئے۔ مجھے تسلّی اور تشفی دینے کے بارگاہِ الٰہی سے ملائکہ تشریف لائے۔ باوجود ملائکہ کی تسلّی کے میرے آنسو نہ رُکے اور وہی کیفیت رہی۔ فرشتوں نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ آپ اتنا رو رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ مجھے یہ فرمادے تم میرے قرب سے دور ہو جاؤ تو لَا یُسْئَلُ عَنْہُ (وہ ذات کسی کو جوابدہ نہیں) کے مطابق کہا جا سکتا ہے اس پر ملائکہ نے مجھے بہت تسلّی دی کہ ماشاءاللہ آپ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہو، کوئی فکر نہ کرو۔ اگر ہم آپ کو آپ کا اعمالنامہ لا کر دکھادیں تو پھر آپ کو تسکینِ قلبی ہو جائے گی۔ چنانچہ فرشتوں نے میرا اعمالنامہ لا کر میرے سامنے رکھ دیا اور فرمایا کہ اپنا اعمالنامہ خود پڑھ لو۔ اور ہمیں دکھاؤ کہ آپکا وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس قدر مغموم ہیں۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ میں نے اپنا اعمالنامہ سارا پڑھا، اس میں صرف اَللّٰہ اَللّٰہ ہی لکھا ہوا تھا۔ (سبحان اللہ!)

قرآنِ حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے یَشْھَدُہُ الْمُقَرَّبُوْنَ O مقربینِ بارگاہ (انبیاء، اولیاء، فرشتے) اس (لوحِ محفوظ) کا نظارہ کرتے ہیں۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی!

ایک خاتون حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی، جب اس نے آپ کو دیکھا تو دیکھتے ہی بیخود ہو کر گر پڑی، دیگر مستورات اس کو اٹھا کر سرکار ﷫ کے حجرہ مبارکہ سے کچھ فاصلہ پر دور لے گئیں۔ کچھ دیر بعد اس عورت کو افاقہ ہوا تو

Marfat.com

مستورات نے اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیا ہوا تھا۔ اُس نے جواباً کہا کہ جب حضور قبلہ عالم نَوَّرَاللهُ مَرْقَدَہٗ کے حجرہ مبارکہ کے صحن میں داخل ہوئی اور آپ کے دیدار سے مشرّف ہوئی تو آپ کی زیارت کرتے ہی مجھے چاروں طرف سے اَللّٰہُ اَللّٰہُ کی آوازیں سنائی دینے لگیں، بلکہ میرے جسم میں سے بھی یہی ندا بلند ہونے لگی۔ جس کو میں برداشت نہ کرسکی اور بیخود ہوگئی۔

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی!

حضرت صاحبؒ کے خلیفہ برحق حکیم محمد لطیف صاحب ﷫ نے فرمایا کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی نگاہِ فیض رساں انسانوں کی قوتِ برداشت سے کہیں زیادہ تھی۔ چنانچہ میں نے آپکے بامراد اور مخلص غلاموں سے عرض کیا کہ حضور قبلہ عالم ﷫ کی خدمت سراپا قدس میں میرے لئے عرض کریں کہ مجھ پر نگاہِ کرم فرمائیں۔ آپ کی خدمت میں انہوں نے کئی مرتبہ عرض کیا۔ آخر بہت عرصہ کے بعد آپ نے اس عرض کو شرف قبولیت بخشا۔ اور وہ اس طرح کہ میں آپ کی خدمت عالیہ میں سابقہ مہمان خانہ کے اندر ایک سرکنڈوں کی جھونپڑی میں حاضر تھا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اپنی عادتِ شریفہ کے مطابق مجھ پر اپنی نگاہِ کرم ڈالی تو ایک شخص نے عرض کیا کہ غریب نواز! بس کریں، یہ عیالدار ہے، اس کی ہر چیز ویران ہوجائے گی۔ ایک دوسرا شخص آپ کو اپنی طرف متوجہ کررہا تھا، آپ نے اس کو اپنے ہاتھ مبارک کے اشارہ سے ارشاد فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ۔ ان دونوں شخصوں کے عرض کرنے کے باوجود آپ نے اپنی نگاہِ لطف مجھ پر برابر رکھی۔ اس وقت میری یہ حالت تھی کہ میں اس کو بیان نہیں کرسکتا۔ ہاں اس قدر بتاسکتا ہوں کہ اگر آپ ایک سیکنڈ مزید اپنی نگاہ سے اسی طرح توجہ فرماتے تو یقیناً اس کی تاب نہ لاسکنے کی وجہ سے میری موت واقع ہوجاتی۔ مردِ حق کی اس نگاہِ فیض کے بعد میرا قلب جاری ہوگیا۔ مختلف انوار و برکات کا ظہور ہونے لگا۔ اور یہ میرے ابتدائی حالات ہیں۔ مقصود اس سے بہت آگے ہے۔

Marfat.com

رموز واسرار کی باتیں

حکیم عبداللطیف صاحب مرحوم ومغفور نے ایک مرتبہ آپ کی خدمت عالیہ میں ایک عریضہ دستی ارسال کیا۔ اس میں کچھ معروضات تھیں اس عریضہ کا جواب آپ نے تحریر فرمایا، جس کی اصل عبارت فارسی میں تھی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جو راز میں تمہارے ساتھ رکھتا ہوں اگر خط میں وہ تحریر کروں تو سر بریدہ قلم کو پتہ چل جائے گا۔

بدمذہبوں سے نفرت

ایک مرتبہ چوہدری حاجی عبدالرؤف صاحب فیصل آبادی حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، تو آپ نے فرمایا کہ عبدالرؤف جب تم یہاں سے گئے تھے تو تمہارے مقامات (لطائف) ذاکر تھے اب جب تم آئے ہو تو لطائف بالکل بند ہیں۔ تم نے کونسی چیز کھائی ہے، اور کہاں سے لیکر کھائی ہے؟ حاجی صاحب نے ذرا سوچنے کے بعد عرض کیا۔ غریب نواز! میرے ایک رشتہ دار نے میری دعوت کی تھی، وہاں جا کر ان کے گھر سے کھانا کھایا ہے۔ اس کے علاوہ تو میں نے اپنے گھر ہی سے کھانا کھایا ہے۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا یہی بات ہے تمہارا وہ رشتہ دار رافضی ہے۔ اس کے کھانے کا اثر تم پر پڑ گیا ہے جو تمہارے اذکار بند ہو گئے ہیں۔ اب توبہ کرو آئندہ ان کے گھر سے کھانا نہ کھانا۔

دل میں چھپی بات جان لینا

عبدالغفور صاحب لاہوری بیان کرتے ہیں کہ ہمارے مکان کے قریب ایک شخص رہتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھے اس نے کہا کہ میرے پاس بزرگ شناخت کرنے کی ایک کسوٹی ہے۔ کہنے لگا کہ میں نے بہت سے علاقے پھرے ہیں اور تلاش کی ہے کہ کوئی بزرگ مل جائے۔ مگر میرے معیار اور کسوٹی پر کوئی پورا نہیں اترا۔ اسی سلسلہ میں سندھ،

Marfat.com

بنوں، پشاور وغیرہ کے علاقہ کا چکر بھی لگا یا ہے۔ مگر کوئی بزرگ میں نے نہیں پایا۔ میں نے اس شخص کو کہا کہ تم میرے ساتھ میرے شیخ اور پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں حاضری دو اور انکی زیارت کرنے کے بعد مجھے بتانا کہ وہ واقعی بزرگ ہیں یا کہ نہیں۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ چل پڑا۔ ہم دونوں آپ کی خدمت اقدس میں فیض آباد شریف (نزد تاندلیانوالہ) حاضر ہوئے۔ قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اس وقت اپنے حجرہ مبارکہ میں استراحت فرما رہے تھے۔ میں باہر مہمان خانہ کے دروازہ پر ہی ٹھہر گیا اور شخص مذکور نے آپ کے حجرہ مبارکہ کے باہر بازار میں کھڑا ہو کر اپنی کسوٹی پر پرکھنا شروع کر دیا۔ قریباً تین چار منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اپنے حجرہ مبارکہ کا بیرونی دروازہ کھول دیا۔ اور شخص مذکور کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلالیا۔ اور اسی وقت وہ شخص آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو گیا۔ بعد ازاں میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کسوٹی کیا ہے جس پر تم نے آپ کو پرکھا ہے اور معتقد ہو گئے ہو، اور بیعت کرنے میں بھی ذرّہ بھر تامّل نہیں کیا؟ تو اس نے بتایا کہ وہ کسوٹی درود شریف ہے کہ اگر یہ کسی صاحب نظر بزرگ کی پیٹھ پیچھے پڑھا جائے تو وہ درود شریف کی طرف اپنا رخ پھیر لیتا ہے۔ میں نے حجرہ مبارکہ کے باہر اس نیت سے درود شریف پڑھا تھا کہ اگر یہ کامل بزرگ ہوں گے تو رُخ بدلنا تو درکنار میری طرف ضرور تشریف لائیں گے۔ چنانچہ میں نے درود شریف ابھی تقریباً چار مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے مجھے بلالیا۔ بایں وجہ میں نے بیعت کرنے میں ذرّہ بھر بھی توقف نہیں کیا۔

چور پہ بھی دستِ شفقت

ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کے کھیت سے ایک چور آپ کی چارہ مشین چرا کر لے گیا۔ خدام نے اس چوری کا تذکرہ آپ سے کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں اس کو ہم سے زیادہ مشین کی ضرورت ہو گی۔ تم کو اللہ تعالیٰ اور مشین عطا فرمائے

Marfat.com

گا۔ کچھ دنوں بعد وہی چور ایک گدھے پر مشین لادے حجرہ مبارکہ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔ کہ حضورؒ! میں تباہ ہو گیا، مارا گیا، میرے مال و جان میں بہت زیادہ نقصان ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف اس مشین کا چوری کرنا ہی ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ مشین آپ کی ہے میں بے خبری میں کسی کی مشین سمجھ کر لے گیا تھا۔ اللہ کے لئے مجھے معافی دیجئے اور اپنی مشین لے لیجئے۔ یہ عرض کر کے وہ زار و قطار رونے لگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ تم کو معاف کر دیا۔ اور یہ مشین بھی لیتے جاؤ اب یہ تمہاری ہے۔ آئندہ چوری سے سچی توبہ کرو۔ پس اس نے سچی توبہ کی۔

دیوانے اونٹ کی فرمانبرداری

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمتِ عالیہ میں آپ کے ایک طالبِ صادق نے اپنا ایک اونٹ آپ کے کاروبار کو سرانجام دینے کے لئے پیش کیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ اونٹ دیوانہ ہو گیا۔ جو اس کے قریب جاتا وہ اونٹ اس کو کاٹنے کے لئے پیچھے بھاگتا۔ اس کی دیوانگی کی وجہ سے آپکے خدّام ازحد پریشان ہوئے۔ آپ کے خادم خاص سراج دین صاحب نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ عرض کیا۔ آپ اس پر نگاہ کرم فرمائیں تو ہمیں امید ہے کہ یہ پریشانی اور تکلیف دور ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ خادم کے اصرار کرنے پر اس اونٹ کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر نگاہ شفقت کرتے ہوئے خادم کو فرمایا کہ یہ اونٹ تو بہت شریف ہے، یہ کسی کو کچھ نہیں کہے گا۔ خادم کا کہنا ہے اس نظرِ شفقت سے اونٹ کا دیوانہ پن ختم ہو گیا اور سب کو اس سے امن ہو گیا۔

نگاہِ عشق و مستی کا اثر

ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں آپ کا ایک مرید مسمی محمد رمضان حجام اپنے دیسی گڑ سے تیار کیا ہوا حلوہ لے کر حاضر خدمت ہوا۔ اور حلوہ پیش

Marfat.com

خدمت کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ میں نے خود پکایا ہے۔ میں ایک شادی پر گیا ہوا تھا۔ اور شادی والوں نے مجھے گھر والوں کے لئے یہ حلوہ دیا ہے گھر کی طرف جاتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ گھر والوں سے مجھے میرے پیر و مرشد پیارے ہیں، ان کی خدمت میں حلوہ پیش کروں۔ پس حضور والا شرف قبولیت سے نوازیں۔ اور اسے میرے سامنے تناول فرمائیں، حضور قبلہ عالم قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَزِيز نے فرمایا کہ تم غریب ہو اسے اپنے گھر والوں کے لئے لے جاؤ۔ میں نے قبول کر لیا ہے۔ اب میری طرف سے تم اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ۔ لیکن وہ طالبِ صادق اسی پر مُصر رہا کہ آپ تناول فرمائیں۔ آپؒ اُسے ٹالتے رہے، بالآخر اس کی تسکین کے لئے ایک نوالہ تناول فرمایا اور اس کی محبت اور عقیدت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس پر توجہ فرمائی۔ وہ آپ کی توجہ مبارک کی تاب نہ لا کر مہمان خانہ میں بیخود ہو کر اللہ اللہ کی ضربیں لگانے لگا، اور شدت سے تڑپنے لگا۔ حاضرین نے اس کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر اس کا جوش اتنا زیادہ تھا کہ وہ ناکام رہے۔ یہ کیفیت اس پر قریباً آدھ گھنٹہ طاری رہی۔ بعد میں رفتہ رفتہ ہوش میں آ گیا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس کے تمام اذکار جاری ہو گئے ہیں۔ یہ بہت طاقتور ثابت ہوا ہے۔ مسمی محمد رمضان ۱۳۸۸ھ میں بقیدِ حیات تھا اور اس وقت تک بھی کبھی اس پر وہ نگاہِ پرتاثیر کیفیت طاری کر جاتی تھی۔

ان کی محبت مردہ دل کو زندہ کرے ایسا زندہ ہو کہ پھر ہرگز نہ مرے

کیفیاتِ ذکر اور اصلاحِ احوال

حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهُ کے طالبِ صادق عبدالغفور لاہوری بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں ذکر الٰہی میں مشغول تھا کہ یکایک غنودگی طاری ہو گی۔ اسی عالم میں کیا دیکھتا ہوں کہ زمین میرے قدموں کے نیچے سے بہت تیزی کے ساتھ چلنا شروع ہو گئی ہے۔ گویا کہ ہوائی جہاز سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے۔ چلتے چلتے بہت خوبصورت

Marfat.com

زمین پر پہنچ گیا کہ جنّت نظر تھی۔ اس زمین میں مجھے محسوس ہوتا تھا کہ کچھ وقفہ کے بعد اس سے گزر گیا۔ پھر آگے چل کر بہت ہیبت ناک جگہ پر پہنچ گیا جس میں سانپ بچھو اور اس قسم کے زہریلے جانور بکثرت ہیں۔ قریب تھا کہ اس جگہ سے بھی میں گزرتا، کیا دیکھتا ہوں کہ یکایک حضور قبلہ عالم نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ تشریف لے آئے ہیں۔ اور میرے بازو کو پکڑ کر فرماتے ہیں کہ اگر تم اچھے کام کرو گے تو وہ جگہ (جنت) ملے گی۔ اور اگر بُرے کام کرو گے تو یہ جگہ (دوزخ) ملے گی۔ پھر فوراً غنودگی زائل ہوگئی۔

کرامتاً بیت اللہ شریف کا طواف

حاجی فیروز الدین مرحوم فرماتے ہیں کہ جب میں حج کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں حاضر ہوا تو ایک دن بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ اپنے آگے دیکھتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ بھی طواف کر رہے ہیں۔ میں نے اپنی رفتار تیز کر دی تا کہ آپ کے قریب ہو جاؤں۔ قریب پہنچنے پر دست بوسی سے مشرف ہونے کے لئے جونہی میں نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے تو آپ نظروں سے اوجھل ہو گئے اور میں حیران کھڑا رہ گیا۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر

گرچہ مانند در نوشتن شیر و شِیر

مطلع علی الغیب اور تصرّف

حاجی غلام مرتضیٰ صاحب ساکن بامابالا مرحوم و مغفور نے بیان کیا کہ مجھے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے دو مرتبہ اپنی طرف سے حج کرنے کے لئے (یعنی حجِ بدل) حرمین الشریفین حاضری دینے کا حکم فرمایا اور کل خرچ اپنے پاس سے مرحمت فرمایا۔ اور اس سے پہلے بھی میں نے دو حج کئے ہوئے تھے، ایک اپنا اور دوسرا چن پیر صاحب کی طرف سے۔ چنانچہ جب میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی طرف سے پہلا حج کر کے آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا حج اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔

Marfat.com

میں نے عرض کیا کہ بندہ نواز! حج کی قبولیت کا علم آپ کو کیسے ہو گیا؟ تو جواباً فرمایا کہ ایک شخص (خود حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ) نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت کی سیر کر رہا ہے۔ سیر کرتے کرتے ایک بڑے عالی شان مکان کو ملاحظہ فرمایا اور کسی سے پوچھا کہ یہ کس کا مکان ہے۔ تو جواباً کہا گیا کہ اس مکان کے اوپر صاحب مکان کا نام لکھا ہوا ہے۔ پڑھ کر معلوم کر لو۔ چنانچہ اس شخص نے مکان پر نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس پر پیر قندھاری لکھا ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمہارا حج قبول ہو گیا ہے۔

مرید کے اہل و عیال کی نگرانی

حاجی غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم و مغفور مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت عالیہ میں یہ شکوہ کیا کہ میں آپ کا بہت پرانا مرید ہوں۔ مگر تا حال یہ معلوم نہیں کر سکا کہ کچھ فیض حاصل کیا ہے یا کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا مکہ مکرمہ میں تم کو مکان کس نے لے کر دیا تھا؟ اور حج کا سفر طے کرتے ہوئے تمہیں زردہ پلاؤ کس نے کھلایا تھا؟ اور فلاں دن اور رات کے وقت تمہارے کھیت کو پانی کس نے دیا تھا؟ ابھی تو کہتا ہے کہ میں فیض یاب ہوا ہوں یا کہ نہیں۔ جب آپ نے ان واقعات کی طرف توجہ دلائی تو میں ششدر رہ گیا۔ کسی کے پوچھنے پر حاجی غلام مرتضیٰ صاحب نے واقعہ کی تفصیل یوں بیان فرمائی کہ مکہ مکرمہ میں میں اور میری اہلیہ اور میرا بیٹا تینوں مسجد الحرام کے صحن میں لیٹے ہوئے تھے کیونکہ کوئی مکان وغیرہ کرایہ پر نہیں لیا تھا۔ اس روز میری اہلیہ نے کہا کہ گھر میں ہم چبوترے پر سوتے ہیں۔ اب یہاں فرش پر تو نیند ہی نہیں آتی۔ آخر جب صبح ہوئی تو ایک اجنبی شخص جو کہ مدینہ منورہ کا باشندہ تھا آیا اور ہمیں ایک چبوترے پر لے گیا۔ اور اس نے کہا کہ اَب تم اس چبوترہ میں رہا کرو، مسجد حرام کے صحن میں نہ سویا کرو۔ پھر حاجی صاحب نے بحری جہاز کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک شخص جس کو ہم جانتے نہیں تھے وہ ہم کو بغیر مانگے روز زردہ اور پلاؤ دے جاتا تھا۔

Marfat.com

اور پانی کا واقعہ یوں بیان فرمایا کہ میں جب حج پر گیا ہوتا تھا اور اپنے گھر پیچھے اپنے لڑکے محمد لطیف کو چھوڑ گیا تھا۔ ایک دن کھیت کو پانی دینا ضروری تھا۔ رات کا وقت تھا کہ محمد لطیف پر نیند نے غلبہ کیا اور وہ سو گیا جب صبح ہوئی تو وہ بیدار ہوا۔ اور متفکر ہوا کہ پانی نہیں دیا۔ جب زمین پر پہنچا تو دیکھتا کیا ہے کہ ساری زمین پانی سے سیراب ہو چکی ہے۔ حیران ہو کر نوکر سے پوچھا کہ پانی کی باری کا تجھے علم تھا۔ نوکر نے کہا کہ مجھے کوئی علم نہیں۔ تم نے خود رات کو آواز دے کر مجھے جگایا تھا اور یہ بتایا تھا کہ آج پانی کی باری ہے، اٹھو کھیت کو پانی لگاؤ۔ تمہاری آواز میرے باپ نے سنی اور مجھے جگایا اور کہا کہ محمد لطیف بلا رہا ہے، اور کہتا ہے کہ جا کر پانی لگاؤ۔ چنانچہ میں اٹھا اور پانی باندھ لیا اور سب کھیتوں کو پانی سے سیراب کیا۔ یہ سنکر محمد لطیف بہت حیران ہوا کہ میں تو ساری رات سو یا رہا ہوں، نہ ہی میں بیدار ہوا اور نہ ہی میں نے تمہیں آواز دے کر جگایا۔ خدا جانے اس میں کیا راز اور بھید ہے۔ حاجی صاحب نے کہا کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ وہ آواز مدینہ منورہ سے آئی تھی۔ اور وہ شخص جو تمہیں مکان دے کر چلا گیا تھا اور جہاز پر پلاؤ زردہ کھلاتا تھا۔ وہ بھی نبی غیب داں، مالک کون و مکاں سیدِ مرسلاں محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھیجا ہوا تھا۔ اب تم شکوہ کرتے ہو کہ میں نے ابھی تک پیر قندھاری کی مریدی میں کچھ نہیں دیکھا۔ یہ مریدِ صادق کہتا ہے کہ اس دن سے مجھے یقین ہو گیا کہ مرشدِ کامل میری اور میرے گھر کی ہر وقت نگرانی فرماتے رہتے ہیں۔

کمبل مبارک کی برکت

ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ حافظ محمد عالم صاحب نَوَّرَاللّٰہُ مَرْقَدَہٗ (مہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ) حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں قدمبوسی کے لئے حاضر ہوئے۔ دورانِ گفتگو آپ نے فرمایا کہ ایک عورت جو ہماری بیعت ہے وہ ایک دن قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔ اور بے علمی میں اپنے اوپر وہ چادر اوڑھ لی جو کبھی کبھی میں اوڑھ لیتا تھا۔ چادر اوڑھتے ہی اس پر وجد طاری ہو گیا۔

Marfat.com

اور اسے اپنے وجود اور چاروں طرف کی چار دیواری سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دینا شروع ہوگئی۔ گھر والوں نے مجھے اطلاع دی کہ اس عورت کو آفاقہ نہیں ہورہا ہے۔ تو میں نے کہا کہ اس عورت نے اپنے اوپر جو چادر اوڑھی ہوئی ہے وہ اتار دو۔

اتباع و عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مقامِ فناء

ایک مرتبہ مولانا حافظ محمد عالم صاحبؒ سیالکوٹ والے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی بیماری کے ایام میں آپ کے حجرہ خاص میں حاضری سے مشرف ہوئے۔ اس کے کچھ ہی دن بعد حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے وصال فرمایا۔ آپ نے سلام کا جواب دیتے ہی ارشاد فرمایا کے مولوی کو قہوہ پلاؤ۔ مولوی کیا کہے گا کہ حضرت نے ہم کو قہوہ بھی نہیں پلایا۔ حضور قبلہ عالمؒ کے ارشاد کے مطابق محمد حسین درویش قہوہ بنا کر لایا۔ جس کی لذت و کیف احاطہ تحریر سے باہر تھا۔ میرے ساتھ قہوہ نوشی میں ہمارے ایک پیر بھائی بھی شریک تھے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اس دوران ارشاد فرمایا کہ ایک روز ایک عورت جو ہمارے سلسلہ میں داخل ہے وہ قرآن پاک کی تلاوت میں ہمارے گھر میں مصروف تھی۔ سردی کا موسم تھا، میں نے محسوس کیا کہ اس کو سردی لگ رہی ہے۔ تو میں نے اپنا کمبل جس کو میں کبھی کبھی اوڑھا کرتا تھا اس پر ڈال دیا۔ اس پر وجد طاری ہوگیا اور اس کی حالت بدل گئی۔ آپؒ نے فرمایا کہ جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا کہ اس پر سے کمبل اتار دو۔ پھر اس کو ہوش آ گیا۔ پوچھا کیا ہوا؟ تو عرض کرنے لگی کہ اس کمبل کی وجہ سے عجیب انوار و تجلیات نظر آئے حضور قبلہ عالم سے اس پر مولانا حافظ محمد عالم صاحبؒ نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ ایک روز رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم باہر سے تشریف لائے اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ جب آپ حجرہ اقدس میں داخل ہوئے تو مائی صاحبہؓ نے آپ کے کپڑوں کو چھونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا عائشہ کیا بات ہے؟ تو عرض کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم باہر بارش ہو رہی تھی۔ مگر آپ کے کپڑے خشک ہیں۔ میں حیران ہوں کہ کیا بات ہے۔ تو حضور پر

Marfat.com

نور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے سر پر کیا ہے، تو عرض کیا آپ کا تہبند مبارک ہے۔ فرمایا کہ ظاہری بارش نہیں ہو رہی تھی۔ بلکہ انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی جو تمہیں اس تہبند کی وجہ سے معلوم ہو رہی تھی۔ یہ سنکر حضور قبلہ عالمؒ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ مولانا نے کہا کہ آپ اس قدر روئے کہ ایسے روتے ہوئے میں نے آپ کو پہلے کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے عشق میں مستغرق ہیں۔ حضور قبلہ عالمؒ باوجود بیمار ہونے کے سہارا لے کر اٹھ کر بیٹھ گئے۔

روحِ ایماں مغزِ قرآں جانِ دیں
ہست حبِّ رحمۃً للعالمیں

حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات

محمد بشیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں حضور قبلہ عالمؒ کی بیعت ہو کر گھر چلا گیا کچھ عرصہ کے بعد مجھ پر خوف و ہراس کا ایسا غلبہ طاری ہوا کہ رات کو نیند بھی نہ پڑتی تھی۔ خیال یہ آتا کہ ابھی ابھی مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ اور میرے ساتھ فرشتے محاسبہ کریں گے۔ اور تیرے پاس تو توشۂ آخرت بھی نہیں، اب تو مارا گیا، تیرا بہت برا حال ہوگا۔ چھ روز تک بیدار رہا نیند آنکھوں نے حرام ہو چکی تھی کھانے پینے سے بھی دل بیزار ہو گیا تھا۔ بالآخر ایک دن اپنی زمین کو فروخت کرنے کے لئے ماموں کانجن گیا۔ اس خیال سے کہ اب زندگی تو ملے گی نہیں، زمین کو بیچ کر رقم فی سبیل اللہ دینے کا ارادہ کر لیا۔ اس سفر کی واپسی پر جب میں براستہ شورکوٹ گوجرہ منڈی پہنچا تو ایک فقیر ملا۔ اس نے مجھے ایک پس خوردہ لڈو دینا چاہا۔ میں نے اس سے نفرت کرتے ہوئے لڈو نہ لیا۔ کیونکہ پہلے سے ہی میں فقیروں کی روش سے متنفر تھا۔ اس فقیر نے کہا کہ تم نے لڈو نہیں کھایا۔ لہٰذا تم کو گوجرہ سے سمندری کی بس بھی نہیں ملے گی۔ چنانچہ جب میں اڈہ پر آیا تو بدقسمتی سے مجھے بس میں جگہ نہ ملی، مجھے فقیر کی بات یاد آئی۔ اور فقیر سے عقیدت ہو گئی۔ واپس اس

Marfat.com

کے پاس آ کر اپنی سرگزشت اس کو سنائی۔ تو فقیر نے کہا کہ تو اپنے کپڑے اتار کر مجھے دے دو۔ میں تجھے اپنے کپڑے دیتا ہوں، یہ پہن لو تم کو سکون حاصل ہوگا۔ چنانچہ میں نے قمیض اتاری جب جیب سے رقم نکالنے لگا تو فقیر نے کہا کہ اگر رقم نکالے گا تو اطمینان حاصل نہیں ہوگا بہر کیف میں نے رقم سمیت کپڑے فقیر کے حوالے کر دیئے اس نے اپنے کپڑے مجھے دے دیئے۔ اس فقیر کے کپڑے پہنتے ہی مجھے تسکین قلبی ہوئی اور خوف و ہراس دور ہو گیا۔ سونے کو دل بہت چاہا۔ فقیر نے کہا کہ جاؤ تم کو مستوں کا سردار بنا دیا ہے۔ اپنے گھر سیدھے چلے جاؤ۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں اپنا نام تو بتائیں۔ بہت اصرار کے بعد فرمایا کہ میں خضرؑ ہوں۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہو گئے۔ بعد میں حضور قبلہ علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ مجھے بھی خضر علیہ السلام ملے تھے انہوں نے اپنے کپڑے مجھے رکھنے کے لئے دیئے ہیں۔ لو یہ کپڑے تم کو دیئے جاتے ہیں۔ یہ بھی تم اپنے پاس رکھو۔ چنانچہ وہ کپڑے اب بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ اور بطور تبرک رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے خود قبلہ عالم علیہ الرحمتہ سے عرض کیا کہ بندہ نواز! اس فقیر نے مجھے دو وِرد بھی بتائے تھے۔ ایک دین کے لئے اور دوسرا دنیا کے لئے۔ آپ نے فرمایا کہ جو وِرد دین کے لئے تھا وہ کبھی پڑھ لیا کرو۔ دنیا والا ورد چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ رازق ہے۔

ابراہیم خلیل اللہ کی مہمان نوازی

محمد بشیر صاحب بیان کرتے ہیں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کی خدمت میں زیارت سے مشرف ہونے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بشیر تمہارے گھر کل مہمان آئے گا۔ اس سے خوب مہمان نوازی اور تعظیم و توقیر سے پیش آنا۔ چنانچہ میں گھر چلا گیا۔ اور مہمان کا انتظار کرنے لگا۔ دوسرے روز عصر کے وقت وہ مہمان تشریف لایا۔ ان کی مہمان نوازی میں ذرہ بھر بھی کسر نہ رکھی۔ دوسرے روز مہمان نے رخصت ہونا چاہا میں نے الوداعی کے وقت عرض کیا کہ اپنا تعارف تو کرائیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوں۔

Marfat.com

روحانیت کی پروازیں

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ ایک مرتبہ حلقہ عقید تمنداں میں جلوہ افروز تھے جن میں حکیم محمد لطیف صاحبؒ لاہوری اور مولانا حافظ محمد عالم صاحبؒ سیالکوٹی بھی موجود تھے۔ فرمایا یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں بزرگ پہنچا ہوا ہے کیا تمہیں اس کا مطلب معلوم ہے۔ وہ یہ ہے کہ بزرگانِ دین صبح اشراق کے وقت سیر و سیاحت کرتے ہیں۔ کبوتر کی مانند پرواز کرتے ہیں، حسب استطاعت کوئی پہلے آسمان پر کوئی دوسرے آسمان تک۔ علیٰ ہذالقیاس اپنے اپنے درجات کے مطابق سیر کرتے ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ دیکھو ایک چیز سنی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ایک چیز دیکھتی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ دیکھی ہوئی چیز ہے۔ بعد ازیں آپ نے فرمایا شجرۂ طریقت کو میری تعلیم کے مطابق پڑھا کرو۔ جہاں تم ہوتے ہو بزرگانِ دین تمہارا پورا پورا خیال رکھتے ہیں۔ دِن میں ایک دفعہ تو تمہیں خود دیکھتے ہیں۔ کہ تم اللّٰہ اللّٰہ کرتے ہو یا کہ نہیں۔ اگر تم اللّٰہ اللّٰہ کرتے ہو تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ ختم خواجگان یعنی عرس مبارک کے موقع پر بزرگانِ طریقت تشریف لاتے ہیں۔ اور جس طرف دیکھتا ہوں مشائخ ہی نظر آتے ہیں۔

مرید کو خانہ کعبہ کی زیارت کرادینا

حضور قبلہ عالمؒ کے ایک عقیدت مند نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے حرمین الشریفین کی زیارت کی اجازت سے نوازا جائے۔ آپ نے فرمایا اب تمہاری مالی حالت دِگرگوں ہے۔ اَب نہیں پھر کِسی وقت جانے کا ارادہ کرنا۔ بعد ازیں اس شخص نے عرض کیا کہ میں ایک گاؤں کی جامع مسجد میں بعد از نماز مغرب ذکر میں مشغول تھا۔ میری آنکھیں تو بند تھیں مگر دل بیدار تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں۔ میں اب ٹکٹکی لگا کر آپ کی زیارت کرنے لگا۔ دریں اثناء دیکھتا ہوں کہ آپ خانہ کعبہ کے اوپر کافی بلندی پر جلوہ فرما ہیں۔ اور دونوں ہاتھوں

Marfat.com

سے سفید روئی کے ڈھیروں کی طرح انوار و فیوض کے ڈھیروں سے نواز رہے ہیں۔
چنانچہ کچھ وقت کے بعد میں نے آنکھیں کھولیں تو اسی مسجد میں اپنے آپ کو ذِکر الٰہی میں مشغول پایا۔ بعد ازاں جب میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، تو آپ نے اس مرتبہ اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے ہاتھ کو خلاف معمول ذرا زور سے دبایا جس سے میں یہ سمجھا کہ اِس واقعہ کو بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

آخرت میں معیّت کا عہد

ایک دفعہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کے ایک خادم نے عرض کیا کہ میں آپ کی خدمت حاضر رہا ہوں۔ یہ دنیا کا وقت مشکل یا آسانی میں گذر ہی جائیگا۔ مزہ تو یہ ہے کہ جیسے اَب میں آپ کی خدمتِ اقدس حاضر ہوں اور آپ کی رفاقت نصیب ہے، اسی طرح آخرت میں بھی آپ کی معیّت نصیب ہو جائے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ گھبراؤ نہیں انشاء اللہ المولیٰ ایسا ہی ہوگا۔

منزلِ مقصود کی طرف راہنمائی

حاجی فیروز دین صاحب مرحوم نے کہا کہ یکم جولائی ۱۹۲۷ء بروز جمعہ کو میں نے بادشاہی مسجد لاہور میں پہلی صف میں نماز جمعہ ادا کی۔ دوران نماز موسلا دھا بارش شروع ہوگئی۔ جو کہ ایک گھنٹہ تک جاری رہی، نماز اور صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہو کر میں مسجد میں لیٹ گیا اور سو گیا۔ نیند کی حالت میں پہلی مرتبہ حضور قبلہ عالم پیر قندھاری رحمتہ اللہ الباری نے اپنے دیدار سے مشرّف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا فیروز دین تم میرے پاس آؤ تمہیں فائدہ ہوگا۔ تو میں نے عالم خواب میں ہی عرض کیا، جناب کس مقام پر حاضر ہوں؟ فرمایا شاہدرہ میں۔ اتنا فرما کر تشریف لے گئے۔ جب بیدار ہوا تو ابھی بوندا باندی جاری تھی۔ کچھ دیر بعد مسجد سے باہر نکلا اور شاہدرہ کی طرف چل پڑا۔ شاہدرہ پہنچ کر سوچنے لگا کہ شاہدرہ ایک بہت بڑا قصبہ ہے۔ کس گلی اور کوچہ میں تلاش

Marfat.com

کروں، نہ ہی ان کا نام جانتا ہوں اور نہ ہی ان کی قیام گاہ کا علم ہے۔ معاً خیال آیا اِس تردّد میں مت پڑو۔ قریب ہی کسی مسجد میں جا کر وضو کرو اللہ تعالی کارساز اور مسبب الاسباب ہے۔ جس نے یہاں تک پہنچا دیا ہے وہ آگے بھی ضرور راہنمائی فرمائے گا۔ جب شاہدرہ کے ٹانگہ کے اڈّہ کے بالکل سامنے والی گلی میں جھانکا تو ایک چھوٹی سی مسجد دکھائی دی۔ میں وہاں پہنچا اور وضو کیا۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو قریباً پچیس گز کے فاصلہ پر ایک مکان کے دروازہ پر وہی بزرگ تشریف فرما ہیں جو مجھے خواب میں ملے تھے۔ اور حاضر ہونے کے متعلق حکم فرمایا تھا۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی فوراً آپ کی طرف بڑھا۔ سلام عرض کرنے کے بعد دست بوسی اور قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ آپ مجھے مکان کے اندر لے گئے۔ وغاں ایک چٹائی تھی میں اس پر بیٹھ گیا۔ آپ ایک ننگی چار پائی پر جلوا فروز ہوئے جس پر نہ چادر تھی اور نہ ہی کوئی بستر تھا۔ خیر و عافیت پوچھنے کے بعد قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے پانی کا ایک ٹھنڈا گلاس عنایت فرمایا اور دوسری طرف اپنی نگاہ کرم سے فیض یاب فرمایا۔ میرے دِل میں بیعت ہونے کا خیال آیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا وضو ہوگا۔ تم بیعت ہونا چاہتے ہو۔ عرض کیا جی حضور! آپ چار پائی سے نیچے اس شکستہ بوریا پر تشریف لے آئے جس پر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور مجھے شرف بیعت سے سرفراز فرمایا۔ اور ہدایات اور تعلیمات فرمائیں، اور اوامر کی پابندی اور نواہی سے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی۔ حلال و حرام کی تمیز کرنا ارکانِ اسلام کی پابندی کا ارشاد فرمایا۔

حالتِ بیداری میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کرا دینا

جناب مولانا خان محمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ عرس کے روز عرس کے بعد ہم نے دربار شریف میں رات گزارنے کا پروگرام بنایا مغرب کی نماز سے قبل حاجی خاں عبدالرؤف خاں صاحب نے مجھے کہا کہ آج مغرب کی نماز کے بعد حضرت قبلہ عالم کو ملنا ہے۔ میں نے کہا کہ بھائی میں نے تو کبھی بھی حضور کے دروازہ کو دستک نہیں

Marfat.com

دی۔ مگر میاں صاحب کے اصرار کے باعث میں نے وعدہ کرلیا۔ نماز مغرب کے بعد ہم دونوں دروازہ پر حاضر ہوئے۔ اور میں نے دستک دی حضرت صاحب تشریف لائے اور دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ عرض کی حضور! عبدالرؤف خاں صاحب کوئی بات عرض کرنا چاہتا ہے

آپ نے میاں عبدالرؤف صاحب سے پوچھا مگر ان میں بولنے کی سکت نہیں تھی۔ دوسری مرتبہ اُن سے پوچھا تو میاں صاحب تب بھی خاموش تھے، تیسری مرتبہ پوچھا تو میاں صاحب نے عرض کیا حضور بندہ نواز آپ کی توجہ اور نگاہِ کرم کی وجہ سے دِل کی آنکھوں سے تو حضور نبی پاک ﷺ کی زیارت سے بارہا مشرّف ہو چکا ہوں حضورِ والہ کرم فرمائیں تو ظاہری آنکھوں سے بھی زیارت سے مشرّف ہو جاؤں۔ تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے کیا دیکھا ہے۔ اللہ کے بندے تو زمین سے آسمان تک نور دیکھتے ہیں اور کسی کو خبر تک نہیں ہوتی، تم نے کیا دیکھا ہے! تم اب بھی نبی پاک ﷺ کو دیکھ رہے ہو۔ تم اب بھی نبی پاک ﷺ کو دیکھ رہے ہو، تم اب بھی رسولِ پاک ﷺ کو دیکھ رہے ہو۔ جب تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا تو میاں عبدالرؤف خاں صاحب چیخ مارتے ہوئے وجدانی کیفیت میں کیکر کے درخت کے قریب جا گرے، اور بے ہوش ہو گئے۔ آپ نے مجھے فرمایا اس کو اٹھاؤ مگر میاں صاحب مجھ اکیلے سے اٹھائے نہیں جاتے تھے۔ لنگر خانہ سے کچھ آدمیوں کو بُلا کر لایا اور میاں صاحب کو اُٹھا کر میں اپنے کمرہ میں لے آیا۔ حضرت صاحب علیہ الرحمتہ دس منٹ کے بعد کمرہ میں تشریف لائے اور فرمایا تم کو کیا ہو گیا تم شکر نہیں کرتے کہ تم نے کوئی چلّہ کاٹا ہے۔

سیدّنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبت و تعلق

خان عبدالرؤف خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کے پاس چند احباب حاضر تھے۔ حضور قبلہ عالمؒ نے فرمایا کہ آپ باہر چلے جاؤ۔ حسب

Marfat.com

الارشاد لوگ باہر چلے گئے۔ مگر خان عبدالرؤف صاحب اور حکیم سید اکبر شاہ صاحب تاندلیانوالہ اٹھ ہی رہے تھے کہ ان کو اشارہ سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ بعد میں آپ نے فرمایا میز پر کوئی گلاس پڑا ہے، خانصاحب فرماتے ہیں کہ پہلے میز پر گلاس نہیں تھا جب حضرت نے فرمایا اور دیکھا تو گلاس موجود تھا جس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مجھے پینے کے لئے دو۔ کیونکہ ابھی ابھی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پانی کو دم کر کے گئے ہیں، نیز فرمایا ہے کہ اس پانی کو پیو۔

مرید کے افعال سے مطلع ہونا

میاں عبدالرؤف صاحب کا بیان ہے کہ گرمیوں کا موسم تھا ہم حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے پاس حاضرِ خدمت تھے مولانا خان محمد صاحب، سردار محمد صاحب وغیرہ، تو منڈی وار برٹن کا ایک نوجوان مرید حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اس کے آنے سے قبل صوفی محمد حسین صاحب اپنے خادم کو فرمایا تھا کہ کوئی بھی آئے خواہ مرید ہو یا کوئی اور اس کو اندر نہ آنے دینا۔ اس نوجوان کے اندر داخل ہونے پر صوفی محمد حسین صاحب نے اس کو روک دیا۔ مگر دوسری دفعہ صوفی صاحب کی غیر موجودگی کی وجہ سے وہ مہمان خانہ کے اندر چلا گیا تو حضور قبلہ عالم کی اس پر نگاہ پڑی تو اس کو فرمایا کہ تم نے اتنے آدمیوں کو نقصان کیا۔ کیونکہ آپ مریدین کو تربیت دے رہے تھے۔ بعد ازیں فرمایا کہ راستہ میں تم نے جو حرکات کیں ہیں وہ تم بتلاؤ گے یا کہ میں بتاؤں، پھر ساتھ ہی خود فرمایا کہ اچھا میں ہی بتاتا ہوں۔ بعد ازیں فرمایا کہ اس نے فلاں فلاں اسٹیشن پر لڑکیوں کے ساتھ نشائستہ حرکات کیں ہیں، کہیں انکو پکوڑے لے کر دئے، کہیں پانی پلایا اور تاندلیانوالہ اسٹیشن پر تم نے ان لڑکیوں کو الوداعی سلام کیا۔ یہ بات سُنکر اس پر کپکپی طاری ہوگئی، اور عرض کیا کہ بندہ نواز معاف فرمادو تو آپ نے فرمایا تم نے کوئی میرا گناہ کیا ہے، گناہ تو اللہ کا کیا ہے، مسجد میں جاؤ اور دو نفل ادا کرو اور اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔

Marfat.com

شیخ الحدیث حافظ محمد عالمؒ کو بشارتِ بیعت

فقیر نے مسجد کوچہ لال حویلی اکبری منڈی لاہور میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کا شجرہ مبارکہ دیکھا جس کے سرِ ورق پر امام مسجد نے لکھا ہوا تھا معلوم نہیں یہ شجرہ کس کا ہے، شجرہ دیکھتے ہی صاحب شجرہ سے عشق پیدا ہو گیا۔ آخر ایک روز باتوں باتوں میں جناب حکیم محمد لطیف صاحب اور حاجی محمد حنیف نے فرمایا کہ ہمارا دربار شریف جانے کا ارادہ ہے، فقیر نے کہا میرا بھی حاضری کا ارادہ ہے، فقیر ان ہر دو صاحبان کی معیت میں پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا حضرت کی زیارت عالیہ سے مشرف ہوا۔ شیخ کامل کو دیکھتے ہی ان کی محبت دل میں متمکن ہو گئی لیکن باوجود اس کے فقیر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے پیش نظر بیعت کے بارے میں استخارہ کرنے کا ارادہ کیا۔ گھر آ کر استخارہ کیا اور خواب میں دیکھا کہ نہر بہہ رہی ہے جو کہ بہت گہری ہے نیچے اترنے کے لئے سیڑھی بنی ہوئے ہے، فقیر سیڑھی کے ذریعہ نیچے اترا تو فقیر نے دیکھا کہ حکیم محمد لطیف صاحب نہر سے منہ لگا کر پانی پی رہے ہیں فقیر نے بھی اسی طرح منہ لگا کر پانی پینا شروع کر دیا۔ جب آنکھ کھلی تو خواب کی تعبیر نکالی کہ جو حکیم محمد لطیف صاحب کا مشرف ہے وہی مشرف اختیار کرو، فقیر چند دن بعد دربار عالیہ حاضر ہوا اور شرف بیعت سے مشرف ہوا۔

حضور قبلہ عالم نے بیعت کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا کیا تم کہیں بیعت ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا بچپن میں حضرت مولانا نبی بخش صاحب رحمۃ اللہ مؤلف تفسیر نبوی ﷺ سے بیعت ہوا تھا، حضور قبلہ عالم نے بیعت فرماتے وقت نہایت کریمانہ انداز میں فرمایا کہ اللہ اللہ کا ذکرِ کثیر کیا کرو۔ اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے ایک رقعہ لکھ کر دوبارہ تشریف لائے۔ اِس رقعہ میں تحریر تھا۔

ہر چہ خوانی اسم ش را بخواں
اسم اللہ با تو ماند جاوداں

Marfat.com

صاحبزادہ سیّد حسین علیشاہؒ کو منازل سلوک طے کرانا

حضرت صاحبزادہ پیر سیّد حسین علی شاہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی عمر شریفہ جب تقریباً پندرہ برس ہو چکی تو رات کو حضور قبلہ عالم ﷫ نے صاحبزادہ صاحب کو نیند سے بیدار کر کے فرمایا کہ جاؤ ابھی ابھی وضو اور غسل کر کے میرے پاس آؤ، میں تم کو اللہ اللہ بتاؤں اور بیعت کر لوں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ﷫ فوراً آپ کے حکم کی تعمیل کر کے حاضرِ خدمت ہو گئے۔

اس مبارک رات کو آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت فرما کر نوجوان فرزندِ ارجمند کو اپنی خصوصی توجہات سے نوازا اور اسمِ ذات کی تلقین فرمائی، اوامر پر استقامت، نواہی سے اجتناب، اور سنت و محبتِ مصطفیٰ کریم ﷺ پر کاربند رہنے کا حکم فرمایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کی اس شب سے حضرت صاحبزادہ صاحبؒ ذکرِ الٰہی کے کیف اور محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نشے میں سرشار رہے۔ پھر جب حضرت صاحبزادہ ذیشان زیارت حرمین الشریفین سے مشرّف ہو کر واپس تشریف لائے تو حضور قبلہ عالم ﷫ نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور گلے سے لگا لیا۔ اس سے آپ کے باطن پر جو اثرات پیدا ہوئے احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

انہیں دیکھو تو خدا یاد آجائے!

آپ کا خلوص اور ایثار بے مثال تھا۔ عشق رسول مقبول ﷺ کا یہ عالم تھا کہ آپ کی آنکھیں پُرنم اور جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ یہ پیرِ کامل حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی خاص نگاہِ لطف کا ہی اثر تھا کہ اکثر اوقات آپ رسول اکرم ﷺ کی نعت خوانی میں عشق و مستی میں ڈوبے ہوئے اشعار بے ساختہ پڑھنے شروع کر دیتے۔ حاضرین اور سامعین کی خواہش یہی ہوتی کہ آپ اشعار پڑھتے جائیں اور وہ اشعار سنکر

Marfat.com

اپنے قلوب کو منور کرتے رہیں۔ آپ کے سماع کے دوران اکثر سامعین پر رقتِ قلب اور بے خودی کا غلبہ رہتا، جبکہ زائرین آپ کے چہرۂ انور کی زیارت کرتے تو بے ساختہ زبان و دل سے ذکر جاری ہو جاتا۔ حضرت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

خِيَارُكُمِ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان کی زیارت کی جائے تو اللہ عزّ وجلّ کی یاد آ جائے۔ (سنن ابنِ ماجہ، الترمذی، احمد بن حنبل)

سوز و گدازِ مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیض

ایک مرتبہ صاحبزادہ پیر سیّد حسین علی شاہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز نے تحدیثِ نعمت کے طور پر بیان فرمایا کہ آج رات حضور پُرنور علی نور احمد مجتبیٰ مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیت اللہ شریف کا غلاف پکڑے ہوئے ہیں اور آپ کی نورانی اور پیاری پیاری مبارک آنکھوں سے بکثرت آنسو مبارک بہہ رہے ہیں۔ اور میں نے آپ کے آنسو مبارک کو نوش کر لیا پھر کیا عالم تھا کہ میرے اندر اتنا سوز و گداز پیدا ہوا کہ آنسوؤں کے دریا بہہ گئے۔ اگرچہ یہ عالمِ خواب کا واقعہ ہے لیکن بیداری میں بھی وہی منظر آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور دل یہ چاہتا ہے کہ ہر چیز کو خیر باد کہہ کر کہیں خلوت میں چلا جاؤں۔ مگر کیا کروں حقوق العباد کا مسئلہ سامنے آ جاتا ہے۔

سراپا کرامت نقشِ قندھاریؒ

صاحبزادہ حضرت پیر سیّد حسین علی شاہ صاحبؒ وصال سے قبل آخری ایام میں سرتاپا نقشِ قندھاری بن چکے تھے۔ حضور قبلہ عالمؒ کے بزرگ مریدین کو صاحبزادہ والا شانؒ کی ہر ہر ادا اور عاداتِ شریفہ میں اپنے مرشدِ کامل کی جھلک نظر آتی تھی۔ زائرین

Marfat.com

میں کوئی شخص آپ کے رخِ انور کو نظر جما کر نہیں دیکھ پاتا تھا بلکہ سلف صالحین کی اس نشانی کو دیکھتے ہی زائر پہ رقت طاری ہو جاتی اور بے اختیار زبان و دل پہ اللہ اللہ جاری ہو جاتا۔ آپ انتہائی کریم النفس، تحمل مزاج، فقیرانہ طبع اور زہدِ پیغمبرانہ کے مالک تھے۔ ضعیف العمری اور طویل علالت کے باوجود آستانہ عالیہ پر زیارت اور عرس کے لئے آنے والے مریدین و متوسلین پر آپ نے ہمیشہ کرم فرمائی کی۔ صاحبزادہ حضرت پیر سیّد حسین علی شاہ صاحبؒ اپنے سلسلے کے عظیم صوفی حضرت باقی باللہؒ کی طرح فناء فی الشیخ کی منزل سے گزر کے نقشِ پیرِ قندھاری ہو چکے تھے۔ آپؒ نے اکیاسی (۸۱) سال کی عمرِ مبارک میں ۲۲ جون ۲۰۱۰ء میں بمطابق ۱۰ رجب ۱۴۳۱ھ بروز منگل وصال فرمایا۔ آپ اپنے والدِ گرامی و مرشدِ کامل کریمؒ کے مزارِ اقدس میں ہی آپ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

یادِ قصرِ عارفاں آید ہمی
یادِ یارِ مہرباں آید ہمی

جنہاں عشق نمازاں پڑھیاں اوہ کدی نئیں مردے
ولیاں دے درباراں اُتے ویکھ لے دیوے بلدے

(میاں محمد بخشؒ)

Marfat.com

وصال، تبرکات، اولادِ پاک اور خلفاء

حضور قبلہ عالمؒ کا وصال مبارک

ایک دفعہ چند عورتیں تیمارداری کے لئے حاضر خدمت ہوئیں مگر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ نے ان کو اندر آنے کی اجازت نہ عطا فرمائی۔ بلکہ فرمایا کہ اگر ان کو عقیدت ہے تو تین مرتبہ درودِ پاک اول آخر اور تین بار الحمد شریف اور سورۂ اخلاص پڑھ کر میری مِلک کر دیں، چنانچہ مستورات حکم کی تعمیل کر کے واپس چلی گئیں۔ بعد ازاں آپ ایک کتاب کا مطالعہ فرماتے رہے، اتنے میں رات کے تقریباً گیارہ بج گئے۔ آپ نے تھکاوٹ محسوس فرمائی تو آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گئے اور خدام کو بھی لیٹ جانے کا حکم فرمایا۔ رات کو تقریباً ایک بجے آپ پھر بیدار ہوئے، تو آپ نے درویشوں کو آواز دے کر جگایا اور فرمایا کہ اب بیدار ہو۔ نیز قہوہ تیار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قہوہ کے ایک دو گھونٹ نوش فرمائے۔ اور تھوڑی سی دیر کے بعد قضائے حاجت ہوئی قضائے حاجت سے فارغ ہوئے، تین چار مرتبہ قے آئی، کمزوری سی ہوگئی۔ اور پہلے کی طرح دوبارہ ہیضہ کی شکائت ہوگئی، شدّت کی اجابت ہوئی اور غنودگی طاری ہوگئی۔ صاحبزادگان اور اندرون خانہ اور چند عقیدت منداں اطلاع پا کر فوراً حاضرِ خدمت ہوئے۔ لیکن آپ نے سوائے صاحبزادگاں کے کسی کو حجرہ مبارکہ کے اندر رہنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ لیکن جوشِ عقیدت کی وجہ سے دیگر کئی عقیدتمنداں حجرہ مبارکہ کے باہر بے قرار تھے۔ غرضیکہ آپ کے مریدین کے لئے وہ بھیانک اور اندوہ گیں گھڑیاں آن پہنچی۔ وقتِ وصال آپ کی زبان مبارک پر اللہ اللہ باآواز بلند جاری ہوگیا۔ اور آپ

Marfat.com

سب کو غمگین چھوڑ کر اطمینانِ قلب کے ساتھ حالتِ ذکر میں، یک صد گیارہ (۱۱۱) سال کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے واصل ہو گئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

نشانِ مردِ مومن با تو گوئم
چو مرگ آید تبسم برلبِ اوست

آپ کی تاریخ انتقال اور مقام وصال

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۶۱ء بمطابق ۱۸ رجب المرجب ۱۳۸۰ھ، ۲۳ پوہ ۲۰۱۷ بکرمی بروز جمعتہ المبارک بوقت چار بجکر پندرہ منٹ علی الصبح اپنے حجرہ مبارکہ بمقام فیض آباد شریف چک نمبر ۴۱۱ گ ب نزد تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد ہے۔ آپ کے انتقال کی خبر چار سو آگ کی طرح پھیل گئی، جمعہ شریف کا دِن تھا دور دراز سے عقیدتمند حاضر ہو گئے۔ جناب صوفی محمد صدیق صاحب خلیفہ اوّل نے گیارہ بجے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور زائرین کے رش کی وجہ سے عشاء کے وقت آپ کے جسم اطہر کو روضہ مبارک میں رکھ کر سپردِ خاک کر دیا گیا۔

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ شوق یک دانائے راز آید بروں

....

دل و نگاہ ہیں ابھی تک مقامِ حیرت میں
جمالِ یار وہ زیرِ نقاب تھا کیا تھا

Marfat.com

تبرّکات

حضور قبلہ عالمؒ اپنی زندگی مبارک کے آخری دور میں سالانہ عرس پاک کے موقع پر ہر دو مخصوص چیزوں کی زیارت عام کرایا کرتے تھے۔

متبرک جائے نماز

ایک ریشمی جائے نماز جس کے بارے میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ پر خناق کی مرض کا شدت سے حملہ ہوا جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ آخر اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔ جب افاقہ ہوا تو حضور سیدنا رحمۃ للعالمین، سید الشافعین، خاتم النبین، علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی زیارت سے مشرّف فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے اس جائے نمار پر جلوہ فرمایا۔ بوقت رخصت آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اگر اجازت ہو تو غلام اس جائے نماز کی مریدین کو زیارت کرایا کروں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکمال شفقت و رحمت اجازت مرحمت فرمادی۔

شیشی مبارک

یہ سفید رنگ کی ایک چھوٹی سی شیشی تھی، تقریباً ایک انچ لمبی اور پون انچ چوڑی۔ اُس کی بھی آپ سالانہ عرس پاک پر زیارت کراتے۔ آپ اس متبرک شیشی کو اپنی ہتھیلی مبارک پر رکھ کر زیارت کرایا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کی طبیعت پر خاص کیفیت ہوتی تھی، آنکھوں سے آنسو چھم چھم ٹپکتے تھے جس کی اصل وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ خاص خدام کا بیان ہے کہ وصال سے تقریباً ایک دو رات قبل اپنی شیشی کو صندوق سے نکلوا کر دائیں ہاتھ میں لے کر مٹھی بنا کر بائیں پہلو کی طرف لیجا کر مٹھی کو کھول دیا تھا، جیسے کسی کو پکڑائی جاتی ہے۔ آپؒ نے ایسا کیا مگر شیشی پکڑنے والا کوئی نظر نہ آیا۔ لیکن واپسی پر ہاتھ مبارک شیشی سے خالی تھا۔ حاضرین کو شیشی کے غائب ہوجانے

Marfat.com

کے متعلق پوچھنے کی جرات نہ ہوئی۔ وہ شیشی اس دن سے غائب ہے مگر جائے نماز صاحبزادگان کے پاس محفوظ ہے۔

مردِ حق کے نعلین شریفین

حکیم محمد لطیف صاحبؒ لاہوری فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی نعلین شریفین بطور تبرک اپنے گھر لے گیا۔ خوب احترام کے ساتھ الماری میں تبرّک کے طور پر رکھ دیا۔ اور ایک روز زیارت کے لئے الماری کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ نعلین شریفین سے نور کی شعائیں ستاروں کی مانند نمودار ہو کر عالم بالا کی طرف پرواز کر رہی ہیں۔ کافی دیر تک میں اس منظر سے لطف اندوز ہوتا رہا۔

قبلہ عالم کے بال مبارک

فیض آباد شریف کے قیام کے دوران دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کبھی حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اپنے بال مبارک کٹواتے یعنی حجامت بنواتے تو کوئی بال مبارک بھی زمین پر گرنے نہ پڑتا تھا۔ مریدین معتقدین حضرات نہایت شوق سے تبرکاً اٹھا لیتے۔ وہ بال مبارک آج تک معتقدین کے پاس فرداً فرداً موجود ہیں۔

تیرا جوہر ہے نوری پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو
تیرے صیدِ زبوں افرشتہ و حور
کہ شاہینِ شہہِ لولاک (ﷺ) ہے تو

(علامہ محمد اقبالؒ)

Marfat.com

اولادِ پاک حضرت خواجہ سیّد فیض محمد شاہؒ

تین صاحبزادگان والاشان

۱۔ آپ کی عمر شریفہ جبکہ پچھتر (۷۵) سال تھی آپ کے ہاں ۱۹۲۵ء میں شاہدرہ لاہور میں صاحبزادہ والاشان سیّد عبدالکریم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اور دو سال کی صغرسنی میں ہی ان کا وصال ہوگیا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن)

۲۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے فرزند دوم ۱۹۲۹ء میں حاجی الحرمین الشریفین پیرِ طریقت، عارف شریعت، مجسمہ رشد و ہدائت، خلیفہ برحق حضرت خواجہ سیّد حسین علی شاہ صاحب نَوَّرَاللہُ مَرْقَدَہٗ (اول سجادہ نشین آستانہ عالیہ فیضیہ نقشبندیہ مجددیہ) تولّد ہوئے۔ اس وقت قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی عمر شریفہ اناسی (۷۹) سال تھی۔

۳۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کے فرزندِ سوم ۱۹۳۱ء میں صاحبزادہ عالی وقار شہزادہ عالی شان، پیکرِ اخلاص صاحبزادہ پیر سید عبدالغفور شاہ صاحب قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز کی ولادت ہوئی۔ جبکہ آپ کی عمر شریفہ اس وقت اکاسی (۸۱) سال تھی۔

تین پاکیزہ سیرت صاحبزادیاں

صاحبزادیوں میں سے آپ کی بڑی صاحبزادی صاحبہ ۱۹۲۷ء میں تولّد ہوئیں جبکہ آپ کی عمر شریفہ ستتر (۷۷) سال تھی۔ آپ کا عقد مبارک قبلہ وکعبہ پیر سیّد محمد انور شاہ صاحب نقشبندی سواتی سے ہوا جو کہ دربار عالیہ حمیدیہ کوٹ حلم خاں قصور کے سجادہ نشین تھے۔ دوسری صاحبزادی صاحبہ کی ولادت شریفہ ۱۹۳۴ء میں ہوئی جبکہ آپ کی عمر شریفہ چوراسی (۸۴) سال تھی۔ اوران کا عقد مبارک گرامی قدر عالی مرتبت پیر سیّد محمد حسین شاہ صاحب سے ہوا۔ تیسری صاحبزادی صاحبہ کی ولادت شریفہ ۱۹۴۰ء میں ہوئی جبکہ آپ کی عمر شریفہ نوّے (۹۰) سال تھی۔

Marfat.com

خلفائے حضرت پیر قندھاریؒ

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمتہ کے خلفائے عظام کے اسماء شریفہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حاجی الحرمین الشریفین، پیر طریقت، عارف شریعت، مجسمہ رشد وہدایت، نقشِ قندھاری صاحبزادہ والا شان پیر سیّد حسین علی شاہ صاحب نَوَّرَاللہُ مَرْقَدَہٗ (اول سجادہ نشین دربار عالیہ فیضیہ نقشبندیہ مجدّدیہ فیض آباد شریف نزد تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد)

۲۔ قدوۃ السالکین، سراج العارفین صوفی محمد صدیق صاحب علیہ الرحمتہ موضع مرولہ شریف نزد رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ

۳۔ استاذ العلماء، جامع معقول ومنقول حضرت مولانا خان محمد صاحب علیہ الرحمتہ موضع دھروڑ شریف نزد فیصل آباد

۴۔ منہاج العابدین، مخزن علم وحکمت حکیم محمد لطیف صاحب علیہ الرحمتہ چاہ میراں لاہور۔

۵۔ استاذ الکاملین، زینت القراء حافظ حکیم سیّد عبدالواحد شاہ صاحب علیہ الرحمتہ موضع مہلو کے ضلع اوکاڑہ۔

۶۔ صوفی باصفاء، ورع الزاہد مولانا سیّد طالب حسین شاہ صاحب علیہ الرحمتہ خطیب ومدرّس جامع مسجد موضع ٹانگو والی ضلع سرگودھا

۷۔ عمدۃ الزاہدین حضرت مولانا عبدالمجید صاحب موضع رکھ والہ نزد پتوکی ضلع قصور۔

۸۔ حاجی الحرمین الشریفین، سیّد العاشقین مولانا مولوی عبدالمجید صاحب بمقام کنری (سندھ)

خلفائے نقشِ پیر قندھاریؒ

(حضرت صاحبزادہ سیّد حسین علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے روحانی فیضان کو جاری وساری رکھنے کے لئے بزرگان کے حکم کے مطابق صاحبزادہ والا شان، نقشِ پیر قندھاریؒ پیرِ طریقت حضرت سیّد حسین علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل اصحاب کو خلعت خلافت سے نوازا۔

1۔ عالم باعمل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عالم صاحبؒ (مسجد دو دروازہ سیالکوٹ)

2۔ صوفی باصفا جناب صاحبزادہ پروفیسر عزیر شاہ صاحب کھگہ (اپر مال سکیم لاہور)

3۔ حلیم الطبع جناب صاحبزادہ سیّد عبدالواحد شاہ صاحب قندھاری فیض آباد شریف، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (حال: 131 گارڈن بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور)

4۔ قلندرِ جلالی جناب صاحبزادہ سیّد عبدالوحید شاہ صاحب قندھاری فیض آباد شریف، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (حال: پنجاب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور)

5۔ مستغرق عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب صاحبزادہ سیّد رضا حسین شاہ صاحب قندھاری فیض آباد شریف تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

6۔ مسافرِ حرمین صاحبزادہ الحاج سیّد پرویز قندھاری فیض آباد شریف تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد (حال: 128 علی بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور)

7۔ عمدۃ العاشقین خادمِ خاص جناب مقبول صاحب ساکن بورے والا ضلع وہاڑی (حال: دربار عالیہ فیض آباد شریف تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد)

Marfat.com

علم و عمل اور تعلیمات و معمولات

فقہ و اصولِ حدیث میں مہارت

مولانا حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ فقیر کو قبلہ عالم نَوَّرَ اللہُ مَرْقَدَہٗ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے فرض چھ ہیں تحریمیہ۔ قیام۔ قراءت۔ رکوع۔ سجود۔ اور مقدارِ تشہد آخر نماز میں بیٹھنا۔ ان میں سے پہلے پانچ کی فرضیت کے دلائل فقہاء نے قرآن سے پیش کئے ہیں۔ بتاؤ قعدۂ آخیرہ کی فرضیت کی کیا دلیل ہے؟ فقیر نے عرض کیا کہ اس کی فرضیت حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ صاحبِ ہدایہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث کو دلیل بنایا ہے اس پر حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ وہ حدیث تو خبرِ واحد ہے اور ظن کا فائدہ دیتی ہے اس سے فرضیت ثابت نہیں ہوسکتی، پس فقہاء نے کس طرح اس سے فرضیت ثابت کر لی ہے؟ فقیر نے عرض کیا کہ حضور اس کا جواب تو میرے ذہن میں نہیں ہے۔ حضور قبلہ عالم نے فوراً فرمایا کہ اقیمو الصلوٰۃ میں نماز کا حکم ہے اور اس کی ادائیگی کے لئے جو ضروری چیزیں ہیں وہ قرآن نے مختلف آیات ہیں بیان کر دی ہیں۔ لیکن نماز کے اختتام کے بیان کے بارے میں مجمل ہے اور خبرِ واحد جب مجمل کے اجمال کے بیان کے لئے آئے تو وہ فائدہ قطعیت کا دیتی ہے۔ حقیقت میں وہ حکم خبر واحد کی طرف منسوب نہیں ہوگا بلکہ وہ حکم نصِ قطعی کی طرف منسوب ہوگا جس کے اجمال کو اس نے رفع کیا۔ فقیر نے گھر آ کر ہدایہ شریف دیکھا تو یہ بات ہدایہ شریف کے حاشیہ پر لکھی ہوئی تھی، جس سے ثابت ہوا کہ آپ کو علم فقہ اور اصول حدیث میں مہارتِ تامہ تھی کیونکہ اس مسئلہ کا تعلق فقہ اور اصولِ حدیث سے تھا۔ بقول مولانا جامیؒ

خوشا مسجد و مدرسہ و خانقاہے ۔۔۔ کہ دروے بود قیل وقالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

علمِ کلام میں مہارت

مولانا حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ قیوم زماں حضرت پیر قندھاری رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی نے ایک روز اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق دریافت فرمایا کہ علمائے اہل سنت نے اس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ فقیر نے عرض کیا علمائے اہل سنت فرماتے ہیں کہ صفاتِ باری تعالیٰ نہ عین ہیں نہ غیر یعنی صفات اسی ذات ہی کا نام ہو۔ ایسا نہیں، اور نہ صفات اس ذات سے الگ وجود رکھتی ہیں۔ بلکہ اُسی ذات کی مقتضی ہیں۔ اور عینِ ذات کو لازم۔ حضورؒ نے فرمایا اس کی کوئی مثال؟ فقیر نے عرض کیا قبلہ عالم آپ خود ارشاد فرمائیں۔ فرمانے لگے جیسا کہ دھوپ نہ تو سورج کی عین ہے اور نہ سورج کی غیر۔ میں نے گھر آ کر دیکھا تو یہ مثال شرح عقائد کے حاشیہ پر لکھی ہوئی پائی۔ اس سوال وجواب سے علمِ عقائد میں حضور قبلہ عالم کی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔

معارفِ روحانی کا بیان

مولانا حافظ محمد عالم صاحب علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے مولانا رومیؒ کا شعر

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

پڑھ کر فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے، شیخ کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا سو سالہ بے ریا عبادت سے کیونکر بہتر ہو سکتا ہے؟ جبکہ عبادت میں قرآن خوانی نماز اور درود وسلام وغیرہ سب داخل ہیں۔ پھر فرمایا ہر وقت بیٹھنے کا یہ فائدہ نہیں جس کا شعر میں ذکر ہے، بلکہ گھڑی وہ ہوتی ہے جب شیخ مہربان ہو اور مرید پر نظرِ کرم فرمائے۔

Marfat.com

گیارہویں شریف کا حکم

انعقادِ گیارہویں شریف کے متعلق مریدین کو ہدایات دینے کے لئے چند مخلص مریدین صوفی محمد صدیق صاحبؒ، حکیم محمد لطیف صاحبؒ، حاجی محمد حنیف صاحبؒ، مولانا حافظ محمد عالم صاحبؒ اور حاجی فیروز دین مرحوم کو بلایا، صوفی تاج دین مرحوم بھی ساتھ چلے گئے۔ جب یہ حضرات آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے تو حجرہ شریفہ کا دروازہ کھولا۔ آپ کے ہاتھ مبارک میں شیشی تھی۔ فرمایا اِس حجرہ شریفہ کی زیارت کرو۔ شائد اس کے طفیل تمہاری بخشش ہو۔ اس وقت حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے اس امر کے متعلق زیادہ وضاحت نہ فرمائی۔ اس کے بعد احباب نے بالخصوص حاجی فیروز دین مرحوم نے اندازہ لگایا کہ یقیناً اس مصلّٰی پر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہوئے ہوں گے۔ بعد ازں حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ مہمان خانہ میں تشریف لائے اور ان سب احباب کی موجودگی میں ارشاد فرمایا کہ تم لاہور میں اکٹھے مل کر گیارہویں شریف کی مجلس منعقد کیا کرو۔ دیگیں نہ پکائیں چائے پکائیں۔ نیز ارشاد فرمایا کہ:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

دس ہزار مرتبہ پڑھا کرو۔ بعد ازاں آپ نے مریدین کو گیارہویں شریف اپنے اپنے مقام پر منعقد کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس میں دین و دنیا دونوں کا بھلا ہوگا۔ بعد میں کچھ مریدین نے عرض کیا کہ کبھی آدمی مجلس میں کم ہوتے ہیں اس لئے کیا درود شریف کے پڑھنے کی تعداد میں کمی ہوسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں! آپ کے اِس ارشاد پر اپنے اپنے مقام پر احباب گیارہویں شریف کی مجالس منعقد کرنے لگے۔ دربار عالیہ پر بھی ہر ماہ گیارہویں شریف کی مجلس منعقد ہونے لگی۔ اور ہر گیارہویں شریف پر عرس مقدس جیسا سماں بندھنے لگا۔ کافی تعداد میں دیگیں پکنے لگیں اور

Marfat.com

مریدین باہتمام وارشاد ہر ماہ آنے لگے۔ بعد میں آپ نے مریدوں کی آسانی کی خاطر فرمایا کہ اپنے اپنے مقام پر گیارہویں شریف کیا کرو۔ یہاں آنے کی ضرورت اور پابندی نہیں۔

مذکورہ درودِ پاک کے خصوصی ارشاد پر دربار عالیہ پر جو چند احباب حاضر ہوئے انہوں نے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی گفتگو سے یہ تاثر لیا کہ یہ وہ سلام ہے جو حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ نے حضور پُرنور شافعِ یوم النُّشُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالتِ بیداری میں زیارت کے موقعہ پر عرض کیا تھا۔ حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ سے صوفی فیروز دین صاحبؒ کے تجسس سے اس تاثر کی تائید حاصل ہوئی ہے۔

شریعتِ مطہرہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پاسداری

مولانا حافظ محمد عالم صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک روز آستانہ عالیہ پر قیلولہ کر رہا تھا۔ مجھے لیٹے لیٹے خیال آیا حضرت صاحب قبلہ کچھ نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں اور کچھ بغیر جماعت کے۔ میں اسی خیال میں تھا کہ حضور قبلہ عالمؒ آستانہ عالیہ پر تشریف لائے اور آتے ہی مجھے فرمایا اُٹھو جماعت کا وقت ہو گیا، جماعت سے نماز پڑھو۔ میں فوراً اُٹھا اور تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حضور علیہ الرحمۃ نے فرمایا وضو یہاں ہی کرلو۔ فقیر نے وضو کیا اور مسجد کی طرف روانہ ہونے لگا تو حضور قبلہ عالمؒ کی معیت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ حضور نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسی طرح مسجد تک پہنچ گئے۔ وہاں جا کر سُنتیں ادا کیں اور حضور نے فقیر کو فرمایا کہ جماعت کراؤ۔ فقیر نے عرض کیا کہ میں مسافر ہوں فرمایا جماعت کراؤ، سب مسافر ہی ہیں، باقی رکعت ہم اٹھ کر پڑھ لیں گے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد آستانہ عالیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور نے پہلے کی طرح اپنے دستِ مبارک میں میرا ہاتھ لے لیا اور فرمانے لگے "آج کل مولوی تو بیچی ہیں، ہر کام کرتے ہیں۔ اپنے امام ہونے کا کچھ لحاظ نہیں کرتے، نہ ڈاڑھی پوری رکھتے ہیں اور نہ قرآن صحیح

Marfat.com

پڑھتے ہیں، کیا کیا جائے، خیر مجھے تو کوئی فکر نہیں کیونکہ میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اور بوڑھوں کو شریعت نے اجازت دی ہے" گویا میرے دل میں جو وسوسہ آیا تھا آپ نے کمال بصیرت اور شفقت و حکمت سے اس کا شرعی حل پیش فرما دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!

که این گم کردہ را راہ بنمائی
گدا را رہ بہ گنج شاہ بنمائی

الفیض اگر نور کا مے خانہ ہے
تو حسین علی شاہ عشق کا پیمانہ ہے
دیتے ہیں وہ فیض محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) والا
اِن کا بھی تو انداز کریمانہ ہے

Marfat.com

تعلیماتِ تصوف وروحانیت

اجزائے شریعت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی قدس سرّہ فرماتے ہیں کہ شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ علم یعنی عقائد صحیحہ کی معلومات کتب عقائد یا علمائے ظاہر کی تعلیم سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ ان کے حصول کے لئے طریق تصوف کی حاجت نہیں۔

عمل یعنی عبادات، نماز، روزہ اور دیگر معاملات کی صورتیں خرید وفروخت وغیرہ یہ تمام فقہاء ومحدثین کی تعلیمات اور فتاویٰ سے دستیاب ہوسکتی ہیں ان کے لئے بھی تصوف کی چنداں ضرورت نہیں۔

اخلاص تیسری شق ہے جو جزو اعظم کی حیثیت رکھتی ہے، اور یہ علم وعمل کی جان ہے۔ اس کے حصول کے لئے عرفاء وصلحاء کی صحبت اشد ضروری ہے۔ باطن کا تزکیہ وتصفیہ اور

دولتِ صدق وصفا ایسے حضرات کے پاس رہ کر ہی حاصل کی جاسکتی ہے۔ جن کا سلسلہ درستی وصحت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک پہنچتا ہے اس کی طرف قرآن عزیز میں بھی ارشاد کیا گیا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ O (التَّوبَة، 9 : 119)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیت) میں شامل رہو o

(عِرفَانُ القُرآن)

بیعتِ طریقت

دولتِ اخلاص و احسان کے حصول کا ذریعہ عہدِ نبوی میں بھی بیعت ہی تھا اور آج بھی وہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر لوگ اپنے آباؤ اجداد کی تقلیدِ دین سے توبہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت اسلام کرتے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ کیمیا اثر کے ایک ہی التفات سے ایمانِ حقیقی اور اخلاص و احسان کے منتہا پر پہنچ جاتے تھے ان کے نفوس مزکیٰ اور مطہر ہو کر دوسروں کی تربیت و اصلاح کی صلاحیت بھی حاصل کر لیتے تھے۔

آج بھی ایمان تقلیدی اور آباء و اجداد کی رسوم سے نکل کر ایمان حقیقی اور اتباع سنت کے صحیح مقام کو سمجھنے کے لئے اہل اللہ سے رابطہ ضروری ہے۔ عرفان الٰہی کا حصول ان کے دامن سے وابستگی میں مضمر ہے۔ ان کے ہاتھ بیعت کرنا دین قیم اور جنابِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر ہمیشہ کاربند رہنے کا عہد استوار کرنا ہے۔ روحانیت کا یہی وہ پاکیزہ طریق ہے جس پر چل کر صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اولیائے امت کو ظاہری و باطنی کمالات کی لازوال نعمتیں میسر آئیں۔ رشد و ہدایت کا یہ فیضان سینہ اور سلسلہ بہ سلسلہ ابدالآباد تک جاری و ساری رہے گا۔

بآں گروہ کہ از ساغرِ وفا مستند
سلام ما برسانید ، ہر کجا ہستند

نجات یافتہ گروہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشینگوئی کے طور پر فرمایا ہے کہ میری اُمت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ جب کہ صرف ایک بڑی جماعت "ناجیہ" حق پر ہونگے۔ باقی سب کے سب فرقے جہنم کے مستحق قرار پائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

Marfat.com

نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وہ نجات پانے والے ناجیہ کون ہیں؟ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

هُمْ عَلٰى مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي (ابن ماجه، كتاب الفتن)

یہ وہ لوگ ہیں جو (عقیدہ وعمل میں) اس طریقہ پر ہوں گے جس پر خود میں اور میرے اصحاب گامزن ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصحابی کے لفظ سے یہ صراحت بھی فرمادی کہ میرے اصحاب کا طریقہ بعینہ میرا طریقہ ہے۔ چنانچہ علمائے اہل سنت والجماعت کے جس قدر طبقات ہیں وہ سب کے سب جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے اقوال و اعمال کو سرچشمہ ہدایت اور معیارِ صداقت تسلیم کرتے ہیں۔

مذاہب ومسالکِ فقہیہ

اہل السنت والجماعت جن میں سے چار مسالک حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنبلیہ رواج عام پاسکے، گو بظاہر مختلف فقہی مذاہب ومسالک پر منقسم نظر آتے ہیں مگر سب کا مطمعِ نظر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت اور صحابہ کرام کے عمل کی اتباع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام مسالکِ فقہیہ میں جو امتیازی شان اور دائمی قبولیت مسلک حنفیہ کو نصیب فرمائی وہ اس پر خصوصی فضل وانعام ہے۔ مگر جہاں تک حقانیت کا سوال ہے محققین کا فیصلہ ہے کہ حق ان مسالکِ اربعہ سے باہر نہیں اور انہی چار میں دائر وسائر ہے۔ لہٰذا چاروں فقہی مسالک حق ہیں۔ ان چاوں طرق میں قرآن وسنت کی بنیاد پر ہی استنباطِ مسائل میں جو اختلافِ رائے اور فرق ہے وہ امت کی آسانی کے لئے ہے کہ جس کی طبیعت کو جو طریقہ موافق آتا ہے وہ اسی کو اپنالے۔ حدیثِ مبارکہ کے یہ الفاظ اِخْتِلَافُ اُمَّتِي رَحْمَةٌ اسی حقیقت کی نشاندہی فرمارہے ہیں۔

Marfat.com

مسالک تصوف

سلوک وطریقت کے مسالک بھی اگرچہ بے شمار ہیں مگران میں چار طریقے نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ مقبولِ عام ہیں۔ان سب کا مقصدِ وحید زندگی کو پیروانِ کتاب وسنت کی صحبت میں گذار کر رضائے الٰہی اور قرب خداوندی حاصل کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ کے انعام واکرام کے اس حصول میں چاروں طریقے برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ کس طریقہ میں یہ مقصد سہولت اور سرعت کے ساتھ حاصل ہوتا ہے اور کس میں ریاضت ومجاہدہ درکار ہے۔مگر سب کا اصل الاصول کتاب وسنت کی اتباع اور آئمہِ مجتہدین کی پیروی ہے۔اگرچہ روحانیت کے ارتقاء میں ان کے افکار ونظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن مطلوب ومقصود حق تعالیٰ کی رضا ہے لہٰذا یہ چاروں طریقے حق پر ہیں۔ ان میں سے کسے اختیار کیا جائے یہ سالک کی قلبی مناسبت پر موقوف ہے جس طریقہ کے معارف سے اسے مناسبت ہو اس کو اختیار کرنا اس کے لئے مفید وموزوں رہے گا۔

اقرب واکمل طریق

یہ فیصلہ کرنا ہر کسی کا کام نہیں کہ تمام طریقہ ہائے تصوف میں کونسا طریقہ اور کونسا مسلک عرفانِ الٰہی کے حصول کے لئے قریب تر، کامل تر اور سہل تر ہے۔بلاشبہ یہ فیصلہ کرنا صرف اسی جامعِ کمالاتِ ہستی کا کام ہے جسے ان طریقوں پر کامل عبور حاصل ہو اور جس نے ہر طریقہ کے نشیب وفراز، درجات ومقامات اور معارف واسرار کا ذاتی مشاہدہ کیا ہو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ناقدانہ بصیرت اور عارفانہ فراست سے بھی نوازا ہو۔

Marfat.com

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا فیصلہ

سلاسلِ تصوف میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ طالبِ حق جس درجہ کی استعداد لے کر آئے فیوض و برکات سے محروم نہ رہے۔ مقام حسرت ہے کہ آج سالکانِ راہ میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ ان مشقتوں کو برداشت کر سکیں، جو حضرات متقدمین نے اُٹھائیں۔ اس لئے اگر کسی میں جذبۂ طلب پیدا بھی ہوتا ہے تو اس کی آرزو یہی ہوتی ہے کہ کسی سہل تر اور مفید تر طریق کو اختیار کرے جو اسے جلد ساحلِ مراد تک پہنچادے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیشوا و مقتدا حضرت امامِ ربانی مجدد الف ثانیؒ کو جزائے خیر عطا کرے اُنہوں نے تصوف کے جملہ مسالک پر عبور حاصل کیا اور وصول الی اللہ کے تمام مدارج و مقامات کی تفصیلی سیر کے بعد طریقہ نقشبندیہ کو اپنایا۔ آپ نے حسب ذیل الفاظ میں اس کی تعریف کرتے ہوئے طالبانِ حق کو اسے اختیار کرنے کی ترغیب دی۔

بدانکہ طریقے کہ اقرب است واسبق واوفق واوثق واسلم واحکم و اصدق واولیٰ واعلیٰ واجل وارفع واکمل واجمل طریقہ عالیہ نقشبندیہ است قدس اللہ تعالیٰ ارواح اُھالیہا واسرار موالیہا۔ ایں ہمہ بزرگواراں بالواسطہ التزام سنتِ سنیہ است علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السّلام و التحیۃ واجتناب از بدعتِ نامرضیہ

واضح ہو کہ سب طریقوں میں قریب تر، سابق تر، موافق تر، واثق تر، سالم تر، محکم تر، صادق تر، بہتر، عالی تر، جلیل تر، رفیع تر، کامل تر، اور جمیل تر طریقہ عالیہ نقشبندیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اکابر کی ارواح اور اس کے بزرگوں کے اسرار کو پاکیزگی عطا فرمائے۔ اس طریقہ کی یہ بزرگی اور ان اکابر کی سرفرازی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی سنتِ مطہرہ کے اتباع اور ناپسندیدہ بدعت سے پرہیز کے باعث ہے

Marfat.com

ایشانند کہ در رنگِ اصحاب کرام علیہم الرضوان من الملک المنان نہایتِ کار در ہدایت شان مندرج است وحضور و آگاہی ایشاں دوام پیدا کردہ و بعد از وصول بہ درجہ کامل فوقِ آگاہی دیگراں شدہ

(مکتوب ۲۹۰ دفتر اول)

حضراتِ نقشبندیہ ہی وہ بزرگ ہیں کہ صحابہ کرام ﷺ کی طرح سلوک کا انتہائی مقصود ان کی ابتدائی میں سمود یا گیا ہے انہیں دائمی حضور د آگاہی سے نوازا گیا ہے اور مقام کمال پر فائز ہونے کے بعد انکا حضور دوسروں سے سبقت لے گیا ہے

حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے ان چند مختصر اور جامع الفاظ میں طریقہ نقشبندیہ کی افضلیت و برتری کا جس طرح اظہار فرمایا وہ کوئی یک طرفہ فیصلہ نہیں بلکہ آپ نے نقشبندیہ سلوک سے پہلے چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، کبرویہ وغیرہ متعدد طریقہ ہائے تصوف کے طے کیا اور ان کے مقامات واحوال کا عرفان حاصل کیا۔ مزید یہ کہ آپ کو ان میں خلافت اور سندِ اجازت بھی مل چکی تھی۔ بلاشبہ ایسی ہی شخصیت کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ان طریقوں میں سے آسان تر اور مفید تر طریقہ منتخب کر کے طالبانِ حق کی رہبری کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَجزِہٗ عَنَّا جَزَاءً حَسَناً کَافِیاً مَرَافِیاً لِفَیضَانِہِ الفَائِضِ فِی الاٰفَاقِ۔

اگر مجدّد پاک علیہ الرحمتہ کے ان الفاظ کی شرح مقصود ہو تو مکتوباتِ امام ربانی کی تینوں دفتروں کا مطالعہ کرنا چاہئے، حضرتؒ نے طریقہ نقشبندیہ کی شان میں جن تیرہ (۱۳) صفات کا ذکر صیغۂ تفصیل کے ساتھ فرمایا۔ مکتوبات شریف کے دفتران کی تفصیلات سے لبریز ہیں۔ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ اس سلسلہ عالیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

تو نقشِ نقشبنداں را چہ دانی

تو طفلی و کارِ مرداں را چہ دانی

Marfat.com

آٹھ بنیادی اصطلاحاتِ سلسلہ

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کے مندرجہ ذیل آٹھ اصطلاحی کلمات میں جو طریقہ نقشبندیہ میں سنگِ میل کا درجہ رکھتی ہیں۔

ا۔ نظر برقدم

اس اصطلاح کے دو معنی ہیں۔ ایک ظاہری اور دوسرے باطنی۔ ظاہری معنی یہ ہیں کہ راستہ چلتے اور شہر و صحرا میں آتے جاتے سالک اپنی نظر کو پشتِ قدم پر رکھے کہ وہ نامناسب جگہ پر نہ پڑے اور پریشانی خیال کا موجب نہ بنے اور باطنی معنی یہ ہیں کہ سالک کی رفتار سیر و سلوک میں اتنی تیز ہونی چاہئے کہ جس مقام پر نظر پہنچے فی الفور قدم بھی وہاں پہنچ جائے۔ مولانا جامیؒ حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ کی شان میں فرماتے ہیں۔

بسکہ زخود کردہ بہ سرعت سفر باز نماندہ قدمش از نظر

یعنی منزلِ ہستی کو اتنی تیزی سے طے فرمایا کہ قدم نظر سے پیچھے نہیں رہا۔ جس مقامِ بلند پر نظر پہنچی قدم بھی وہاں فی الفور پہنچ گیا۔ سالک کو چاہئے کہ نیچی نظر رکھ کے چلا جائے۔

خوئے سگاں ہست بہر سُو نگاہ شیر سر افگندہ رَوَد سوئے راہ

یعنی کتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر طرف دیکھتے ہیں، شیر سر کو جھکا کر راستہ میں چلتا ہے۔

۲۔ ہوش دردم

اس سے مراد یہ ہے کہ جو سانس اندر سے باہر نکلے وہ حق تعالیٰ کی طرف توجہ، حضور اور آگاہی سے خالی نہ ہو۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی قدس سرّہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ اس طریق میں ذکر و شغل کی بنیاد سانس پر رکھنی چاہئے کہ کسی سانس کو ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ سانس کی آمد و رفت اس کا درمیانی وقفہ بھی ذاتِ باری تعالیٰ کے حضور میں گذارنا چاہئے تا آنکہ یہ کیفیت ایک ملکہ کی حیثیت اس طور پر حاصل کرلے کہ اس میں کسی تکلف اور تصنع کا عمل دخل نہ رہے۔

۳۔سفر در وطن

اس سے مراد سیر انفسی ہے۔ یعنی سالک کا اپنی ذات کے اندر سفر کرنا اور ناپسندیدہ صفاتِ بشریہ سے پاکیزہ صفاتِ ملکوتیہ کی طرف بڑھتے ہوئے مقاماتِ عشرہ یعنی توبہ، انابت، صبر، شکر، قناعت ورع، تقویٰ، تسلیم، توکل اور رضا پر فائز ہونا۔ سیر آفاقی بھی اس کے ضمن میں طے ہو جاتی ہے۔ رباعی

یارب چہ خوش است بے دہان خندیدن
بے واسطۂ چشم جہاں را دیدن
بنشین و سفر کن کہ بہ غایت خوب است
بے منتِ پا گردِ جہاں گردیدن

۴۔خلوت در انجمن

حضرت خواجہ بہاء الدین صاحب نقشبندؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے طریقہ کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ آپ نے فرمایا خلوت در انجمن پر یعنی ظاہر میں خلق کے ساتھ اور باطن میں حق تعالیٰ کے ساتھ زندگی کا اس انداز پر گذارنا کہ خلقِ خدا کے ساتھ روابط سالک کو مطلوبِ حقیقی سے باز نہ رکھ سکیں۔

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش
این چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

Marfat.com

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ

وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ... (النُّور، 24:37)

(اللہ کے اس نور کے حامل وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے o (ترجمہ عرفان القرآن)

۵۔ یاد کرد

شیخ نے مرید کو جو ذکر تلقین فرمایا ہے، اسم ذات ہو یا نفی و اثبات، لسانی ہو یا قلبی ہر وقت اس میں مشغول رہے اور یہ شعر اس کا ترجمانِ حال بن جائے۔

دائم ہمہ جا ، باہمہ کس ، درہمہ کار
می دار نہفتہ چشمِ دِل جانبِ یار

۶۔ بازگشت

اس سے مراد یہ ہے کہ ذاکر دورانِ ذکر جس طرح زبان دل سے اللہ اللہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ رہا ہے اسی طرح اپنے باطن میں خشوع و خضوع کے ساتھ کہے '' خداوندا مقصودِ من توئی و رضائے تو ، ترک کردم دنیا و آخرت برائے تو ، محبت و معرفتِ خود دِہ '' شروع میں اگر سالک خود کو اس قول میں صادق نہ بھی جانتا ہو تب بھی کہے۔ کیونکہ اس سے تضرع وزاری اور ندامت وخجالت کے احساس میں اضافہ ہوگا۔ پھر رفتہ رفتہ اس قول میں صداقت کے آثار انشاء اللہ آشکارا ہو جائیں گے۔

Marfat.com

۷۔نگاہ داشت

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک ذکر کی حالت میں خطرات و وساوس سے دل کی حفاظت کرتا ہے اور خیالاتِ پریشان سے دل کو متاثر نہ ہونے دے۔ ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے یا اس سے زائد وقت تک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خیال نہ آئے۔ اور اس کی مشق یہاں تک کرے کہ ماسوا اللہ بالکل فراموش ہو جائے۔

۸۔یاداشت

اس سے مراد یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف ذوقِ وجدانی کے طور پر دائمی حضور و آگاہی حاصل ہو جائے۔ اسی کو حضورِ بے غیبت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اہل تحقیق ذاتِ باری تعالیٰ کی محبت کے سلسلہ میں جس شہود اور غلبہ کے قائل ہیں اس سے بھی یہی ملکۂ یادداشت مراد ہے۔ اور نسبتِ خاصہ نقشبندیہ بھی اسی کو کہا جاتا ہے۔

لطائف کا بیان

حضور قبلہ عالمؒ خاص طور پر لطائف کے تزکیہ پر زور دیتے تھے۔ بیشتر آپ ان کی تشریحات اور وضاحت بھی فرمایا کرتے تھے۔

صوفیائے کرامؒ نے کائنات کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ عرش سے اوپر جس کو عالمِ امر کہتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ عرش سے نیچے جسے عالمِ خلق کہتے ہیں اور اس کی طرف قرآن حکیم میں اشارہ ہیں۔((اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ))۔ عالمِ خلق کو پانچ لطائف میں تقسیم کیا گیا ہے۔نفس اور اربعہ عناصر اور عالمِ امر کو بھی اسی طرح پانچ لطائف میں تقسیم کیا گیا ہے۔

Marfat.com

پہلا لطیفہ قلب

یہ بائیں پستان کے دو انگشت نیچے ہے۔ اس کا لقب صنوبر رکھا ہے اس لئے کہ صنوبر کے پھل کی طرح الٹا ہے۔ اس مقام میں سالک تمام افعال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس میں اللہ جل شانہ کے سوا اس کا تعلق سب سے منقطع ہو جاتا ہے اس لئے لحظہ بھر بھی خدا کے سوا کسی کی یاد نہیں کرتا۔

حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ اسی لطیفہ کے تزکیہ کی طرف زیادہ توجہ دیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے جس کا یہ لطیفہ درست ہو گیا اس کے لئے باقی لطائف آسان ہیں۔ یہ لطیفہ زیر قدم آدم علیہ السلام ہے۔ لطیفہ قلب سے ولائتِ آدم علیہ السلام کا تعلق ہے سالک اس راہ سے ہی خدا سے واصل ہوتا ہے اسے آدمی المشرب کہتے ہیں۔ یہ ایک درجہ ولایت کے پانچ درجنوں میں سے ہے۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ زرد ہے۔ جو سالک اس لطیفہ میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ اولیاء کی صف میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضور قبلہ عالمؒ فرمایا کرتے تھے جو اس لطیفہ کا سبق یاد کر لیتا ہے اس کی منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ اللہ تعالیٰ پوری فرما دیتے ہیں۔ اور اسی لطیفہ کے ذریعے آدمی اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ حضور قبلہ عالمؒ اسی کے مراقبہ پر زور دیا کرتے تھے، یعنی آدمی ہر وقت یہ جانے کہ وہ جو کچھ کرتا یا سوچتا ہے خداوند تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ ((اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی))

اور اسی لطیفہ قلب کی طرف حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے۔ جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اس کی تشریح فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ '' اَلَا ھِیَ الْقَلْب ''۔ (خبردار، وہ دل ہے)

Marfat.com

دوسرا لطیفہ روح

اس کا مقام داہنے پستان کے دو انگشت نیچے ہے۔ اس لطیفہ کا نور سرخ ہے اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اس لطیفہ میں کامیاب ہونے والے کو ابراہیمی المشرب کہتے ہیں۔ یہ ولایت کے درجوں میں دوسرا درجہ ہے۔

تیسرا لطیفہ سرّ

مقام وسطِ سینہ کے قریب قلب کی جانب ہے۔ اسکی ولایت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور اس کے نور کا رنگ سفید ہے۔ اس میں کامیاب ہونے والے کو موسوی المشرب کہتے ہیں یہ ولایت کا تیسرا درجہ ہے۔

چوتھا لطیفہ خفی

اس کا مقام روح اور وسطِ سینہ کے درمیان ہے اور اس کی ولایت زیر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اس میں کامیاب ہونے والے کو عیسوی المشرب کہتے ہیں۔ یہ مقام ولایت کا چوتھا درجہ ہے۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ سیاہ ہے۔

پانچواں لطیفہ اَخفیٰ

اس کا مقام وسطِ سینہ ہے۔ اور اس کی ولایت سیّد نا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ قدم ہے۔ اس مقام والے کو محمدی المشرب کہتے ہیں۔ اس لطیفہ کے نور کا رنگ سبز ہے۔ اس لطیفہ والے کا مقام ولایت کا پانچواں درجہ ہے۔

اسمِ ذات یا نفی اثبات سے تزکیہ

حضور قبلہ عالمؒ ان لطائف کے تزکیہ اور تہذیب کے سلسلہ میں فرمایا کرتے تھے کہ ان کا تزکیہ اسمِ ذات کے ذکر یا نفی اثبات کے ذکر سے ہوتا ہے۔ جس کا طریقہ آپ یوں بیان

Marfat.com

فرمایا کرتے تھے، آنکھیں اور کان بند کر کے اپنے خیال کو دل پر جمالو۔ اور دل پر خیال جما کر لفظ اللہ کا ورد پکائیں۔

اس ورد کے دوران سانس کے اندر اور باہر آنے کے متعلق حضور قبلۂ عالم "کچھ نہیں فرماتے تھے۔ صرف دِل میں اللہ اللہ کرنے کی تلقین فرماتے۔ اور فرماتے ذِکر میں زبان کو جنبش نہ ہو۔ ساتھ ہی آپ فرماتے تھے کہ شروع میں اپنے شیخ کا تصور کرو، اور بعد میں تمام ماسوا اللہ سے خیال کو منقطع کر کے ذاتِ الٰہی کے تصور میں مستغرق ہو جائیں۔

پھر جب لطیفہ قلب پورا ہو جائے تو لطیفہ روح پر توجہ دیں۔ بعد ازاں لطیفہ سر، لطیفہ خفی اور اخفی کی منزلیں طے کریں۔ اس کے بعد لطیفہ نفس کی طرف توجہ دیں جو چھٹا لطیفہ ہے۔ جس کا عالمِ خلق سے تعلق ہے۔ حضور قبلہ عالمؒ نے فرمایا اس کا مقام سر کے وسط میں ہے۔ گو بعض لوگوں نے پیشانی کا وسط یا زیر ناف بھی بتایا ہے۔ اس کے بعد لطیفہ قلب کی طرف توجہ ہو۔ جو اربعہ عناصر سے مرکب ہے، جس کا مقام تمام بدنِ انسانی ہے۔ اور اس کے ذریعہ جسم کے ہر بال اور تمام عروق سے اللہ اللہ سنائی دیتا ہے۔ اس کو سُلطَانُ الاَذکَار بھی کہتے ہیں۔

سلسلہ نقشبندیہ میں تزکیۂ لطائف

سلسلۂ نقشبندیہ میں سیر کی ابتداء قلب سے ہے جو عالم امر سے ہے۔ بہر خلاف باقی مشائخ کرام کے، جو شروع میں تزکیہ کی ابتداء نفس سے کرتے ہیں، قالب یعنی وجود عنصری کو پاک فرماتے ہیں بعد ازاں عالمِ امر میں آتے ہیں۔ لیکن سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی تعلیم یہ ہے کہ پہلے عالمِ امر کے پانچ لطائف کا اچھی طرح سے تزکیہ کر کے عالمِ خلق کے پانچ لطائف نفس اور اربعہ عناصر کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اس لئے کہ جب عالم امر کے پانچ لطیفوں کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو عالمِ خلق کے لطائف کا تزکیہ خود

Marfat.com

بخود ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عالمِ خلق کے لطائف نفس اور اربعہ عناصر ہیں۔ اصل ان کی وہی لطائف امر ہیں۔ اس طرح پر کہ نفس کی اصل قلب ہے اور ہوا کی اصل روح ہے اور پانی کی اصل سِر ہے اور آگ کی اصل خفی ہے۔ خاک کی اصل اخفی ہے۔ یعنی جب پانچ لطائف کا تزکیہ ہو جائے گا تو نفس اور اربعہ عناصر کا تزکیہ خود بخود ہو جائے گا۔ اسی لئے بزرگانِ دین فرماتے ہیں باقی سلاسل کی جو انتہاء ہے سلسلہ نقشبندیہ کی ابتدا ہے۔

نفلی مسنون عبادات

تہجد

حضور قبلۂ عالم مریدین کو تہجد کی ترغیب دیتے تھے کیونکہ قبلۂ عالم کا منشا یہ تھا کہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضرِ خدمت ہوئے میں بھی حاضر ہوا۔ جب میں نے حضور کے چہرہ کو غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ منہ جھوٹوں کا منہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی یہ ہے، ''فرمایا اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز (تہجد) پڑھو جب لوگ سوتے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے''

اس سلسلہ میں حضرت مولانا حافظ محمد عالم صاحبؒ نے عرض کیا کہ تہجد پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک دفعہ قُلْ شریف پڑھتے ہیں اور آخری رکعت میں بارہ مرتبہ اور بعض لوگ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ پڑھتے ہیں اور آخر رکعت میں ایک مرتبہ۔ حضور قبلہ عالمؒ نے فرمایا لیکن میں کہتا ہوں ہر رکعت میں تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی

Marfat.com

جائے تا کہ ہر رکعت میں قرآن ختم ہونے کا ثواب حاصل ہو۔ نیز آپ نے فرمایا یہ ضروری نہیں کہ سورۃ اخلاص ہی پڑھی جائے، اگر بارہ رکعتیں نہ پڑھی جائیں تو آٹھ رکعت بھی کافی ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کی آٹھ (۸) رکعت بھی ادا فرماتے تھے۔

اشراق، چاشت اور اوّابین

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ تہجد کے علاوہ نمازِ اشراق، چاشت اور مغرب کے ساتھ اوّابین کے نوافل بڑی پابندی اور خضوع وخشوع سے ادا فرماتے تھے۔ اور مریدین کو بھی مذکورہ بالا نمازوں کی ادائیگی کی تلقین فرماتے تھے۔

ذکر و مراقبہ

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے عقیدت مندوں میں بیٹھتے تو اکثر مراقبہ میں رہتے اور مریدین بھی بالکل خاموشی سے بیٹھتے، کبھی کبھی بات چیت بھی فرماتے۔ حضور قبلہ عالمؒ فرائض وواجبات اور سنن کے بعد نفلی عبادتوں میں مراقبے کو ترجیح دیتے اور فرماتے باقی نفل عبادتوں سے ثواب ملتا ہے جبکہ مراقبہ سے خدا ملتا ہے۔

درود وسلام کی کثرت

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی وقت خدا کی یاد اور ذکر وفکر سے خالی نہیں گذرتا تھا آپ اپنے معمولات و وظائف نہایت پابندی سے ادا فرماتے۔ جب سے جنابِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس عاشقِ صادق کی تیمارداری کے لئے حالتِ بیداری میں کرم فرمائی کی تب سے آخری عمر تک حضرت پیر قندھاریؒ نے اپنے وظائف میں درود وسلام کی تعداد بہت زیادہ کر لی تھی۔ آپ کی اس متبرک خلوت گاہ کو صاحبزادگان نے گوشہ درود کی عظیم یادگار بنا دیا ہے۔

Marfat.com

ختم مبارک خواجگانِ نقشبندیہ

1- الحمد شریف ______ ۷ مرتبہ

2- درود شریف ______ ۱۰۰ مرتبہ

3- سورہ الم نشرح ______ ۷۹ مرتبہ

4- قل شریف ______ ۱۰۰۱ مرتبہ

5- درود شریف ______ ۱۰۰ مرتبہ

6- الحمد شریف ______ ۷ مرتبہ

ثواب اس ختم شریف کا مشائخ نقشبندیہ کی ارواحِ طیبات کو بخش کر ان سے امداد طلب کی جائے۔ تین روز کے اندر انشاء اللہ المولیٰ مدعا پورا ہوگا۔ رفع حاجات، مہمات، دفع دشمن، ردِ بلا وقحط، ظالم کے ظلم سے حفاظت اور کشائشِ رزق کے لئے ختم خواجگان نقشبندیہ بہت مئوثر ہے پڑھ کر ہزاروں حاجات پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ!

تین ہزار مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن

اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف از حد نافع ہے۔

Marfat.com

نماز قضائے حاجات

چار رکعت نماز قضائے حاجات کا پڑھنا از حد مفید اور نافع ہے، ترکیبِ نماز یوں ہے۔

پہلی رکعت میں: سورۂ فاتحہ اور سورۃ ملانے کے بعد ایک سو (۱۰۰) دفع ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ))

دوسری رکعت میں: اسی طرح ایک سو مرتبہ ((رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ))

تیسری رکعت میں: سورت ملانے کے بعد ((وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ))

چوتھی رکعت میں: اسی طرح سو مرتبہ ((حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ))

بعد از سلام: سجدہ میں ایک سو مرتبہ ((رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ط))

دعا میں: اس کے بعد بارگاہِ ربُّ العزت میں خضوع وخشوع سے دعا مانگی جائے۔ انشاء اللہ المولیٰ بطفیلِ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی مشکلات بہت جلد حل ہو جائیں گی۔

Marfat.com

فیض کا طالب ہوں میں یہ فیض کی سرکار ہے
فیض ظاہر فیض باطن فیض کا دربار ہے

پیر قندھاری تمہارے فیض کا طالب ہوں میں
ہم گداؤں پر تمہارا فیض گوہر بار ہے

فیض کا طالب ہوں دنیا سے غرض مجھ کو نہیں
فیض مل جائے تو سمجھوں میرا بیڑا پار ہے

بابرکت شجرۂ طریقت پڑھنے کی شرعی دلیل

لَوْ قُرِئَ هٰذَا الْاِسْنَادُ عَلٰى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ (ابنِ ماجہ: حدیث نمبر ٦٥)
اگر (مبارک ناموں کی) یہ سند پڑھ کر کسی پاگل پر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔

Marfat.com

شجرۂ طیّبہ نقشبندیہ مجدّدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ و اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ - اَمَّا بَعْدُ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَتِیْ مِنْ مَّشَائِخِیْ فِی الطَّرِیْقَۃِ النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ الْمُجَدِّدِیَّۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ - اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدُنَاؔ وَ مَوْلَانَاؔ وَ مَأْوٰنَاؔ وَ مَلْجَاْنَا حَضْرَتْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ - اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ خَلِیْفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ حَضْرَتْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ - اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ سَلْمَانَ فَارِسِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ - اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ قَاسِمْ بِنْ مُحَمَّدْ بِنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ - اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ اِمَامِ جَعْفَرْ اَلصَّادِقْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ - اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ سُلْطَانِ الْعَارِفِیْنَ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ بَایَزِیْدْ بُسْطَامِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ - اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ اَبُوْ الْحَسَنْ خَرْقَانِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ - اِلٰھِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ اَبُوْ عَلِیْ فَارْمَدِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ -

Marfat.com

أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ اَبُوْ یُوْسُفْ هَمَدَانِی رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ -
أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ عَبْدُ الْخَالِقْ غُجْدَوَانِی رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ -
أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ مُحَمَّدْ عَارِفْ رِیْوْ گَرِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ -
أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ مَحْمُوْدْ اَنْجِیْر فَغْنَوِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ -
أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ عَزِیْزَانِ عَلِیْ رَامِیْتَنِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ -
أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ مُحَمَّدْ بَابَا سَمَّاسِیْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ -
أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ سَیِّدْ اَمِیْر کُلَالْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ -
أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَۂ الْخَوَاجْگَانِ پِیْر پِیْرَانِ حَضْرَتْ سَیِّدْ
شَاہْ بَهَاؤُالدِّیْن شَاہِ نَقْشبَنْدْ بُخَارِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ
حَضْرَتْ خَوَاجَہْ عَلَاؤُالدین عطّارْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ
حَضْرَتْ خَوَاجَہْ مَوْلَانَا یَعْقُوب چَرْخِی رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ
حَضْرَتْ خَوَاجَہْ عُبَیْدُ اللهِ اَحْرَارْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ
حَضْرَتْ خَوَاجَہْ مُحَمَّدْ زَاهِدْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ
خَوَاجَہْ دَرْوِیْش مُحَمَّدْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ
مَوْلَانَا اَمْکَنْگِی رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ بَاقِیْ
بِاللهِ دِهْلَوِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَیْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ خَوَاجَۂ
الْخَوَاجْگَانِ أَمَامِ رَبَّانِیْ مُجَدِّدْ اَلْفِ ثَانِیْ اَلشَّیْخ اَحْمَدْ فَارُوْقِیْ سَرْهَنْدِیْ

Marfat.com

رَحْمَةُاللهِ عَلَيْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ قَيُّوْمِ الثَّانِیْ عُرْوَةِ الْوُثْقٰی حَضْرَتْ خَواجَهْ مُحَمَّدْ مَعْصُوْمْ سَرْهَنْدِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَيْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ مِيَاں عَبْدُ الْحَكِيْم قَنْدَهَارِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَيْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ نُوْرُ مُحَمَّدٍ قَنْدَهَارِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَيْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ شَيْرُ مُحَمَّدٍ قَنْدَهَارِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَيْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ مُلّا مُحَمَّدْ عَالِمْ قَنْدَهَارِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَيْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ مُلّا رَاحَمْ دِلْ قَنْدَهَارِیْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ زُبْدَةِ الْأَصْفِيَاءِ سَيِّدِ الْأَتْقِيَاءِ سُلْطَانِ الْعَارِفِيْنَ مَظْهَرِنُوْرِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سَيِّدِیْ وَ مُرْشِدِیْ وَ شَيْخِیْ وَإِمَامِیْ مَقْبُوْلِ حَضْرَةِ الصَّمَدِیْ سَيِّدُنَا وَ مَوْلَانَا حَضْرَتْ خَوَاجَهْ پِيْر سَيِّدْ **فَيْض مُحَمَّدْ شَاهْ** صَاحِبْ بُخَارِیْ نَقْشَبَنْدِیْ قَنْدَهَارِیْ عَلَيْهِ رَحْمَةُاللهِ الْبَارِیْ - أَلٰهِیْ بِحُرْمَتِ حَضْرَتْ اَلْحَاجّ پِيْر سَيِّدْ حُسَيْن عَلِیْ شَاهْ نَقْشَبَنْدِیْ قَنْدَهَارِیْ رَحْمَةُاللهِ عَلَيْهِ - اَللّٰهُمَّ زِدْنَا فُيُوْضَ هٰذِهِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ الْمُجَدِّدِيَّةِ وَعَلٰی رُؤُسِ الْمُسْتَرْشِدِيْنَ وَ الْمُتَوَسِّلِيْنَ - يَا نُوْرُ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ بِحُرْمَةِ خَوَاجْگَانِ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الشَّرِيْفَةِ الطَّيِّبَةِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ-

Marfat.com

(فارسی) شجرہ شریفہ

مشائخ نقشبندیہ مجدّدیہ رضی اللہ عنہم

الٰہی عاصی و مسکین زارم   غریب و بے کس و بس خاکسارم

بحقِ ذاتِ خود بخشی خطایم   بدرد و غم سراپا کن فنایم

طفیلِ سیدِ فخرِ دو عالم ﷺ   بچشمِ مرحمت بنگر بحالم

طفیلِ حضرتِ صدیق صادق   طفیل حضرت سلمانؓ عاشق

مرا در عشق خود دیوانہ سازی   بشمع روئے خود پروانہ سازی

طفیلِ قاسم و جعفر بہر حال   بود حالم موافق گشتہ باقبال

طفیل بایزیدؒ بادشاہے   طفیل بوالحسنؒ عالم پناہے

طفیلِ بوعلیؒ صاحبِ ناز   طفیل یوسفؒ گنجینہ راز

طفیل عبد خالق غجدوانیؒ   طفیل عارفِؒ سر معانی

طفیل خواجہ محمودؒ کامل   عزیزان علیؒ صاحبِ دل

طفیل خواجہ بابا سماسیؒ   الٰہی عفو کن جملہ معاصی

طفیل خواجہ میر کلالؒ   بنورِ معرفت بخشی کمالم

طفیل نقشبند یعقوب چرخیؒ   گنہ گارم خداوندا بہ بخشی

طفیل خواجہ احرارؒ و زاہدؒ   طفیل خواجہ درویشؒ و عابد

طفیل خواجۂ امکنگیؒ پیر   منم افتادہ مسکیں دستِ من گیر

Marfat.com

طفیل خواجہ نور محمدؒ | ببخشی جلوہ از نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
طفیل شیر محمدؒ خواجہ قیوم | طفیل ملا عالمؒ سِرِّ مکتوم
طفیل ملّا راحمؒ مقتدائے | ہمی خواہم ز تو یا رب لقائے
طفیل عالمِ علمِ شریعت | طفیل مخزنِ رازِ طریقت
طفیل نورِ چشمِ اولیائے | عزیز خاطرے کل اصفیائے
طفیل شیخ حقانی پیرم | بکارِ دین و دنیا دست گیرم
طفیل سیّد فیض محمدؒ | ز سرتا پا غریقِ عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
طفیل شہ حسین علی مکرم | دلم را پاک کن از حبِ عالم
بسوزی آں چناں ز آتش درد | کہ گردد از غمِ دنیائے دوں سرد
مرا بخشی دلے نور علی نور | کز ہر لمحہ آید جلوۂ طور
خدایا از طفیل خواجگانم | بدہ از مکر نفسانی امانم
الٰہی سر بسر غرقِ گناہم | ترحّم آر بر حالِ تباہم
ز بد کرداری خود سینہ ام چاک | سر از شرمندگی افگندہ بر خاک
الٰہی جز تو کس ہرگز ندارم | کہ بخشد جرم ہائے بے شمارم
طفیل باقی باللہؒ آں شہِ ہند | طفیل شیخ احمدؒ و قیومِ سرہند
طفیل شاہ عبدالحکیمؒ پر نور | ز قلبم خوابِ غفلت جملہ کن دور

مرا ہر چند جرم از حد بروں است
مگر دانم کہ عفوِ تو فزوں است

Marfat.com

منظوم شجرہ مبارکہ (اردو)

خاندانِ نقشبندیہ مجددّیہ رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

فضل کر یا رب محمد ﷺ مصطفیٰ کے واسطے ۔ صدق دے صدیق اکبرؓ باصفا کے واسطے

دور کر رنج دلی ہے سخت مجھ کو بے کلی ۔ حضرت سلمانؓ و قاسمؓ اولیا کے واسطے

پیر کی سچی محبت دل میں بس جائے میرے ۔ جعفرِ صادقؓ امام الاولیاء کے واسطے

میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پر نظر ۔ بایزیدؒ و بوالحسنؒ نور الہدےٰ کے واسطے

پیر کی الفت سے پیدا میرے دل میں جزب ہو ۔ یوسفؒ ہمدانی مجذوبِ خدا کے واسطے

جذب سے ہوجائیں طے سارے مقاماتِ سلوک ۔ عبدِ خالقؒ خواجہ عارف حق نما کے واسطے

الفتِ دنیائے دوں دل سے نکل جائے میرے ۔ شیخ محمود علیؒ پیرِ ہدیٰ کے واسطے

نفس و شیطاں کے فریبوں سے الٰہی لے بچا ۔ خواجہ بابا سماسیؒ باوفا کے واسطے

دل ہو روشن اور ہو ذکر اللہ وردِ زبان ۔ شاہ کلالؒ و نقشبندؒ با خدا کے واسطے

دم بدم بڑھتا رہے دل میں میرے شوق اللہ ۔ شاہ علاؤالدینؒ و چرخیؒ رہنما کے واسطے

اسوۂ حسنہ رہے ہر دم میرے پیشِ نظر ۔ خواجہ احرارؒ و زاہدؒ مقتدا کے واسطے

عشق احمد ﷺ میں رہے جلتا یہ میرا جان و دل ۔ شیخ درویش محمدؒ ماہ لقا کے واسطے

پیر کی الفت سے ہو وے سِرِّ وحدت آشکار ۔ خواجہ امکنگیؒ طالب رضا کے واسطے

ذکر و شکرِ اللہ سے غافل نہ گزرے ایک دم ۔ شیخ باقی باللہؒ اس شیخ الوریٰ کے واسطے

شاہ مجدّد الف ثانیؒ خواجۂ معصوم حق ۔ شیخ سرہندی حبیب کبریا کے واسطے

دشمنان راہ حق سے یا اللہ محفوظ رکھ — حضرت عبد الحکیمؒ با صفا کے واسطے

حشر میں حاصل ہو مجھ کو ساتھ اپنے پیر کا — خواجہ نور محمدؒ ماہ لقا کے واسطے

پیر کی نظر کرم سے زندہ ہو یہ دل میرا — حضرت شیر محمدؒ با نوا کے واسطے

درد و عشق پیر میں کیجیو عطا مجھ کو کمال — عالم ملا راحمؒ پُر عطا کے واسطے

فیض کے ہاتھوں سے مجھ کو میوہ مقصد کھلا — حضرت فیض محمدؒ مقتدا کے واسطے

میری قسمت میں بھی کر دید حسین ابن علیؑ — صدقہ حسین علی شاہؒ بادشہ کے واسطے

حال میرا قال کے یا رب موافق کیجیو — انبیاءؑ و اولیاء و اصفیا کے واسطے

اس غلام خستہ جاں کی سن لو اب فریاد کو — دست بستہ ہے کھڑا یہ التجا کے واسطے

کر قبول اب تو دعا میری یہ اے رب رحیم — سہروردی ، قادری و چشتیا کے واسطے

عاجز و مسکین ہوں میں عاصی و خاطی بھی ہوں
بخش مجھ کو اے خدا سب اولیاء کے واسطے

یا اللہ امداد کر اب وقت ہے امداد کا
پیر قندھاری حضرت فیض محمدؒ ماہ لقاء کے واسطے
یا الٰہی دے حضوری صدقہ حسین ابن علی
حضرت حسین علی شاہؒ بادشاہ کے واسطے

Marfat.com

ختم شریف باجازت

سیّدُ الاتقیاء، زُبدۃُ الاصفیا، امام الاولیاء، سلطانُ العارفین، مظہرِ نورِ ربُّ العالمین، مقبولِ بارگاہِ صمدی، غوثِ دوراں، قیومِ زماں، قبلۂ عالم، سیدنا و مرشدنا، شیخنا و اِمامنا، حضرتنا و مولانا خواجہ سیّد پیر فیض محمّد شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی قندھاری رحمۃ اللہ علیہ الباری

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، بسم اللہ شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورہ فاتحہ ۱۰۰ بار، سورۂ اخلاص ۱۰۰ بار، کلمہ طیبہ ۱۰۰ بار، اسمِ ذات ہزار ۱۰۰۰ بار، درود شریف ۱۰۰ بار، شجرہ شریف ایک بار

شجرہ شریف باجازت

سراج الصوفیاء، زبدۃ الفقراء، نقیب العرفاء، راہبر شریعت و طریقت، محبوبِ مشائخ، مخدومِ خلائق، مردِ مقبول، فناء فی الرسول ﷺ، صاحبِ حضوری، نقشِ پیر قندھاری جناب صاجزادہ الحاج سیّد پیر حسین علیشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی (اول سجادہ نشین) فیض آباد شریف چک ۲۱۱ گ ب، نزد تاندلیانوالا، فیصل آباد

Marfat.com

غوثِ دوراں، قیومِ زماں، قبلہ عالم خواجہ سید پیر فیض محمد شاہ صاحب بخاری نقشبندی مجددی المعروف حضرت پیر قندھاریؒ

Marfat.com

سراج الصوفیاء، نقیب العرفاء، راہبر شریعت وطریقت صاجزادہ الحاج سید
پیر حسین علیشاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

Marfat.com

صاحبزادہ الحاج سید پیر حسین علیشاہ صاحب نقشبندی مجددی قندھاری
اوّل سجادہ نشین آستانہ عالیہ فیضیہ قندھاریہ فیض آباد شریف، تاندلیانوالہ

فیضِ قندھاری

خلفائے کرام صاحبزادگان والاشان (مدظلہم العالی ودامت برکاتہم)

Marfat.com

صاحبزادہ الحاج سید پیر حسین علیشاہ صاحب نقشبندی مجددی قندھاریؒ
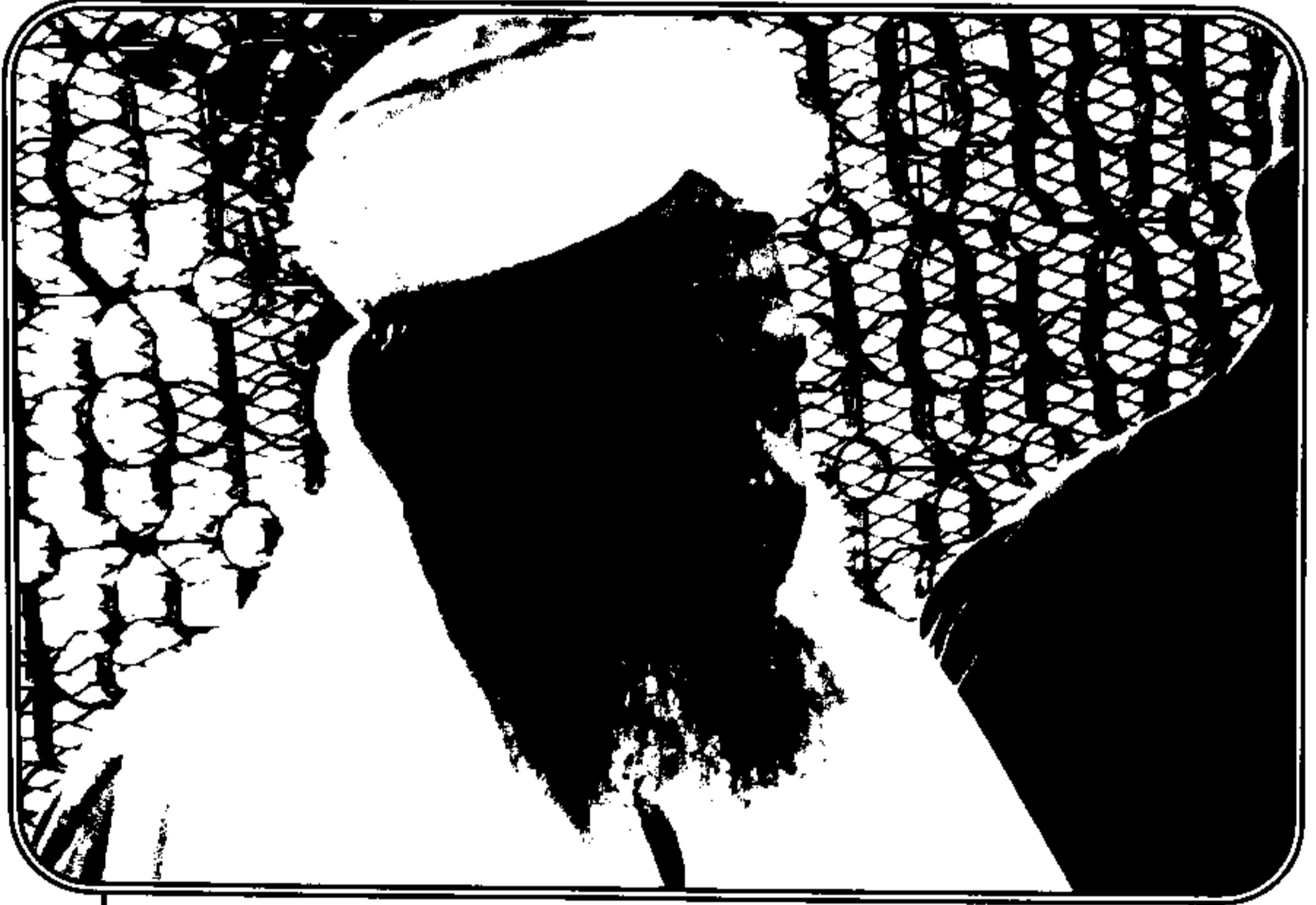
فیضِ قندھاری

حلیم الطبع پیرِ طریقت صاحبزادہ عبدالواحد شاہ قندھاری صاحب مدظلہ
(131 گارڈن بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور)

Marfat.com

صاحبزادہ الحاج سید پیر حسین علیشاہ صاحب نقشبندی مجددی قندھاریؒ
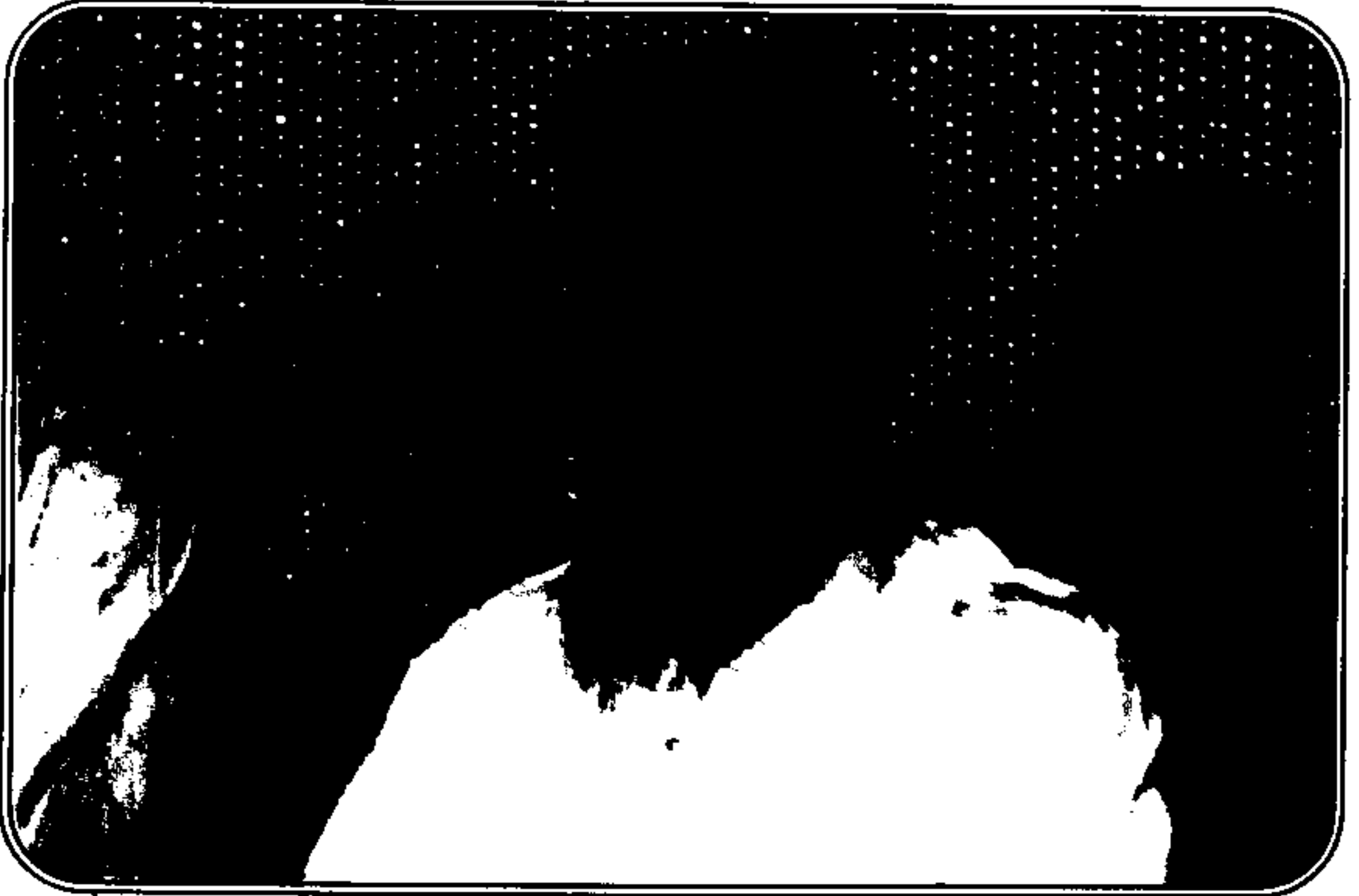
فیضِ قندھاری

قلندر جلالی پیرِ طریقت صاحبزادہ عبدالواحد شاہ قندھاری صاحب مدظلہ
(پنجاب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور)

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید حسین علی شاہؒ اپنے مرشد حضرت پیر قندھاریؒ کے پہلو میں آرام فرما ہیں

فیضِ قندھاری

مستغرق عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صاحبزادہ پیر رضا حسین شاہ قندھاری صاحب مدظلہ (مہتمم جامعہ فیضیہ قندھاریہ آستانہ عالیہ فیض آباد شریف)

Marfat.com

قلندرِ قندھاری حضرت صاحبزادہ سید پیر عبدالغفور شاہ صاحبؒ نقشبندی مجددی قندھاری مزارِ اقدس آستانہ عالیہ فیضیہ قندھاریہ فیض آباد شریف

فیضِ قندھاری

ابنِ قلندر مسافرِ حرمین خلیفۂ نقشِ قندھاریؒ صاحبزادہ سید پیر پرویز شاہ صاحب قندھاری مدظلہ العالی دامت برکاتہ (128 علی بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور)

Marfat.com

قبلہ پیر سید حسین علی شاہؒ کی زیرِ صدارت محفل عرس کا نورانی سماں

Marfat.com

of Marola Sharif.

May his would rest in eternal peace in heaven in nearness to Allah.

The tomb of Hazrat Sayyed Muhammad Faiz Shah (R.A.) is located at Faizabad and is the visiting centre of devotees and disciples from every nook and corner of the country. They are profusely rewarded with spiritual grace and blessings of the Saint. The holy Urs is held on October 17th every year and pilgrims flock, thereto in thousands to participate in the holy function.

Indeed they die not who die in the way of Allah. Hazrat Pir Qandhari's spirit still seems to proclaim:-

Foreget not yet the tried intent,

Of such a truth as I have meant, My great travail so gladly spent Forget not yet.

Marfat.com

3. Hazrat Maulana Khan Muhammad of Dharor (R.A.) (Faisalabad).

4. Hazrat Hakim Muhammad Latif (R.A.) of Chah Miran, (Lahore).

5. Hazrat Qari Sayyed Abdul Wahid Shah (R.A.) of Village Mehlokee (Okara).

6. Hazrat Moullana Sayyed Talib Hussain Shah of Village Tangowali (Sargodha)

7. Hazrat Moullana Abdul Majeed (R.A.) of Kunree (Sindh).

8. Hazrat Moullana Abdul Majeed (R.A.) OF Rakhwala Near Pattoki (Kasur)

SAD DEMISE

On 6th January 1961 (18th of Rajab) Friday at about mid-night Pir Sahib awakened the dervishes commanding them to keep awake. He took a draught two of coffee. He was much weakened on account of vomiting and motions. He kept repeating the name of Allah and passed away to eternal rest at quarter past four, in the small hours of the morning.

His dead body was given immediate washing and his funeral prayer was led by Sufi Muhammad Siddique

Marfat.com

Hazrat Faiz Muhammad Shah agreed to his wedding at the age of seventy by a close devotee, the step also being in conformity with the Sunnat of the Holy Prophet (Allah's blessing and peace be upon him and his progeny), was blessed with three sons and three daughters. The eldest born Sayyed Abdul Karim Shah died young. The second son Pir Sayyed Hussain Ali Shah is at the *monastery* while the third Sayyed Abdul Ghafoor Shah alive are the Shrine Superior.

Hazrat Faiz Muhammad Shah first settled down at Shahdara, a suburb of Lahore. He first found it hard to reconcile himself to a settled life after 50 years wandering as a roving mendicant, but soon he came round to it. He was a man of *scanty* means whereas his guest-room was also crowded with disciples and visitors. Later he shifted to Faizabad Chak No. 411 GB Tandalianwala in Faisalabad district which is so-named after him, and gave himself upto preaching and guiding people in the way of Allah with his mystic knowledge and spiritual attainment.

Spiritual Successors:

1. Pir Hazrat Sahibzada Sayyed Hussain Ali Shah Sahib, Kandlari, at Faiz Abad, Tandlianwala, Faisalabad.
2. Hazrat Sufi Muhammad Siddique, at Marola Sharif (Okara).

Marfat.com

warmth of Ahrar (his spiritual ancestor - Hazrat Khawaja Abaid Ullah Ahrar).

He is the protector of the faith's heritage in which Allah did caution him at the right moment.

During his sojourn[1] Sayyed Faiz Muhammad Shah (R.A.) visited many holy Shrines of highly venerated[2] Saints performing Chilla or forty day seclusion[3] for mystic communion[4] at most of them namely Hazrat Kaka Sahib (R.A.) N.W.F.P. Hazrat Data Ganj Bakhsh (R.A.), Hazrat Mian Mir (R.A.), Hazrat Shah Muhammad Ghaus (R.A.) at Lahore, Hazrat Musa Pak Shaheed at Multan, Hazrat Baqi Billah (R.A.), Hazrat Mehboob-i-Ilahi (R.A.), Hazrat Amir Khusro (R.A.) etc., at Delhi, Hazrat Khawaja Mueen-ud-Din Chishti (R.A.) at Ajmer and gained a lot of spiritual beneficence. He visited Sirhind for a second time to pay homage to his *patron* saint as Head of his own Order.

As a wandering mendicant he went roaming through the provinces of Baluchistan, Sind, the Frontier, the Punjab, C.P. and U.P. He also visited the states of Bahawalpur, Patiala, Jaipur, Jammun and Kashmir etc. Throughout his journey he inspired thousands of devotees and disciples thirsty for truth and guidance who wanted to reform themselves.

1- Temporary Stay.
2- Considesred Worthy or regarded with deep respect.
3- Privacy avoidance of intercourse
4- Sharing, participantion, fellowship(esp. between branches or body professing one faith.

Marfat.com

various branches of knowledge and learning. He followed the unorthodox way of a malang or wandering ascetic mendicant and in 1870 undertook a journey to India to visit the Shrine of Mujaddid at Sirhind.

Hazrat Fiaz Muhammad Shah at Sirhind.

The young *ascetic* reached Sirhind via Rawalpindi and Jhelum where he stayed for one month each. He spent the Chillah i.e. forty days' seclusion for mystic communion at the Shrine of Hazrat Mujaddid-alf-Sani (R.A.) (the Renovator of the Second *Millennium* of Islam) and was eminently enriched by the spiritual Faiz of the great Saint.

Hazrat Mujaddid-Alf-i-Sani (R.A.) enjoys a unique place in the Naqshbandi Mujaddidia order and Ulema and Sufi of all orders bow their heads in acknowledgement of his piety, spiritual eminence and his devotion and service to Islam.

Iqbal has paid the following homage the illustrious saint Before the Mujaddid (R.A.);

I presented myself at the tomb of Sheikh Mujaddid, the dust which is all sunshine under the sky; the stars get dimmed before these particles of dust as this dust entombs the great mystic who refused to bow before Emperor Jehangir; (and) in whose heated breath is the

Marfat.com

Hazrat Faiz Muhammad Shah (R.A.) was a born-sanit. He was barely five years old when it was discovered to the deep concern of his parents and the whole family that he secretly slipped away every night from his sleeping-bed to offer prayer and perform spiritual exercise by the riverside. The terrified parents tried to check this dangerous trend in the child but later they gave up the attempt after their repeated failures.

Right from his child-hood days young Faiz Muhammad was reserved by nature and took no interest in idle sports and vain[1] pursuits. He was given to contemplation and mediation and the remembrance of his Real Master throughout day and night.

He left his home in the way of Allah in quest of a saint-guide seeking augury[2] from spiritual dreams. Hazrat Mulla Rahem Dil (R.A.) appeared to him twice in dream and guided him. The zealous disciple soon discovered the spiritual guide, revealed to him in his dream, in a small mosque in a village called Sofa Ghazala many miles away from his own native village.

Sayyed Faiz Muhammad was already well-versed in the Quranic lore[3] and elements[4] of Islamic literature when he set out for abroad to satisfy his thirst for

1- Useless or to no purpose.
2- Pertaining to (anticipation) 2 significant of the future ceremony promise.
3- Doctrine, facts on subject.
4- Dements or first principles of a of knowledge or some subject

Marfat.com

Sayyed Faiz Muhammad Shah (R.A.)

Rightly belongs to the band of such luminaries of Islam as dedicated their whole lives for the cause of Allah and Islam

Biographical Sketch: (birth and Family Background)

Born into a Sayyed family with both his father and mother being Hasni Sayyed by caste, Sayyed Faiz Muhammad Shah (R.A.) first saw the light of day in 1850 in village 'Qilla Sayyedan' in the mofussil of the famed city of Kandhar in Afghanistan. His revered father Sayyed Amir Muhammad Shah (R.A.) and his grand-father named Sayyed Khan Muhammad Shah (R.A.) before him were Muslims of saintly character known for their piety and devotion.

Sayyed Faiz Muhammad Shah (R.A.)'s great grand-father had earlier migrated to Qilla Sayyedan (at forty miles' distance from Kandhar) from Bukhara. He settled their in and took to farming as his ancestral profession. He also adopted gardening in keeping with the new environment and its convention. He set aside a vast plantation for growth of musk-melon, pomegranate, vine and other indigenous fruits and these orchards still flourished at the time young Faiz Muhammad Shah migrated to India (now called Indo-Pak Sub-continent) in 1870 at the age of twenty. As a wandering dervish he spent fifty long years (1870 - 1920) in travel, trouble and travail[1] of spiritual and mystic experience and inner truth.

1- Painful or laborious efforts

Marfat.com

been given the status equal to that of the Prophets of Bani Israel (surname of Hazrat Yaqub - on him be peace) and the presence of Ulema as holy mentors and spiritual guides has been regarded sufficient as a substitute for the prophets. For the past 14 centuries these Ulema (saints, *divines* and *seers*) have been playing the role of the messengers of Allah in spreading Islam and purifying the hearts of mankind by bringing them out of darkness into light.

A short period (spent) in the company of God friends is better than sincere worship of a hundred years.

Ibn-i-Arabi says "ilm" belongs to the intellect and ma'arif or initiative knowledge to the soul.

The traveller on the path of 'Shariat' is the knower, the follower on the path of the 'Tariqa' is the perceiver, and the traveller on the path of 'Haqiqa' is the taster.

If it were not for thee, o Muhammad, We would not have created the heavens". (Al Quran):

* If the Ruhe-Azam had not manifested itself, the arwah of the world could not have manifested themselves.

(MUJADDID-ALIF-I-SANI R.A.)

The man who revives a 'sunnat' that has fallen into obsolescence gets the recompense of a hundred years. Imagine the reward of one who revives a Farz or a Wajib". (Mujaddid Alif-i-Sani R.A.)

Marfat.com

BISMIL-LAA HIR-RAHMAA-NIR-RA-HEEM

Hazrat Pir Faiz Muhammad Shah (R.A.)

(born 1850 - died 1961)

Lives of great men all remained us,

We can make our lives sublime,

And departing leave behind us,

Footprints on the sands of time.

Footprints that perhaps another,

Sailing over life's solemn main.

A forlorn and ship-wreaked brother,

Seeing shall take heart again. (Long fellow)

Need of a Mentor (Spiritual Guide)

It is the belief of the Muslims that Islam is the last code of life revealed to Hazrat Muhammad (Allah's blessing and peace be upon him and his progeny), and that he is the Last Prophet (Khatim-un-Nabi' in) in the series of one lac and twenty four thousand prophets sent by Allah from time to time before him; that in the nations (Ummat) of the past, prophets used to be sent to renew religion. In this nation i.e. (Islam) which is the last of all nations, when the Prophet of Islam is the last Messenger of Allah, its Ulema have

Marfat.com

SAYINGS OF THE HOLY PROPHET

(Allah's blessing and peace be upon him)

Knowledge of God is my Capital

Reason is the root of my Faith;

Love is my Foundation;

Enthusiasm is my House,

Remembrance of God is my Friend;

Firmness is my Treasure;

Sorrow is my Companion;

Science is my Weapon;

Patience is my Mantle;

Contentment is my Booty;

Poverty is my Pride;

Devotion is my Art;

Conviction is my Power;

Truth is my Redeemer;

Obedience is my Sufficiency;

Struggle is my Manner; and

My pleasure is in my Prayer

(Translated by a German Scholar)

Marfat.com

DEDICATION

Lo: my worship and my sacrifice,

And my living and my dying

Are for Allah, Lord of the Worlds.

Cattle (AL-QURAN)

THANKS - GIVING

(HAMD)

Without you o Beloved, I cannot see;

Your goodness towards me I cannot reckon;

Tho' every hair of my body becomes a tongue,

A thousandth part of the thanks due to you,

I cannot tell.

Abu Saeed Fazal Ullah

bin Abdul Khair

(Born 1 Muharram 357 A.H.)

Marfat.com

A LIFE – SKETCH OF

HAZRAT SAYED FAIZ MUHAMMAD SHAH
(R.A)

Known As

PIR KANDHARI
(Allah's Mercy be upon him)

of

FAIZABAD

NEAR TANDLIANWALA
DISTRICT FAISALABAD
PUNJAB (PAKISTAN)

Marfat.com